U324

Title - FAZL REHMANI

Creator - Shah Sayyed Tajmal Hussain Azeem Abadi.

Publisher - Matba Shah Jamani (Bhopal).

Date - 1897

Pages - 179

Subjects - Tazkira Mashaheer - Bahar; Tasawwuf - Malfoozaat - Fazlur Rehman.

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

الحمد للہ کہ ملفوظات بابرکات حضرت قبلہ عالم مولانا میاں صاحب مولانا شاہ فضل رحمن قدس اللہ سرہ

# فضل رحمانی

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
الحمد للہ کہ ملفوظات بابرکات حضرت قبلۂ عالم و عالمیان سیدنا و مولانا شاہ فضل رحمن رضی اللہ عنہ
فضل رحمانی
مصنفہ و مؤلفہ عالم باعمل فاضل اکمل واعظ بے بدل
باہتمام فطانت دستگاہ متانت آگاہ منشی حافظ کرامت اللہ مہتمم مطابع ریاست
در مطبع شاہجہانی واقع بھوپال طبع شد

نقل عبارت از حضرت قبله قدس سره که بر پیشانی کتاب از دست خود نوشته اند

اللهم انی اسألک من فضلک ورحمتک فانه لا یملکها الا انت

هر که این دعوات ورد نماید بفضله تعالی انجام او بخیر شود

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي انزل الشرائع والاحکام • والصلوة علی النبي الامي الذي فصل بین الحلال والحرام وعلی آله الذین امران یتمسك بهم الانام واصحابه الذین اوجب اقتداءهم علی الخواص والعوام • اشعار نعتیه

نو بدین جمال و خوبی بر طور گر خرامی ‖ ارنی بگوید آنکس که بگفت لن ترانی

اختر انیکه بشب در نظر ما آیند ‖ پیش خورشید محال ست که پیدا آیند

همچنین پیش وجودت همه خوبان عالم اند ‖ گرچه در چشم خلائق همه زیبا آیند

ما نداریم غم دوزخ و سودای بهشت ‖ هر کجا خیمه زدی اهل دل آنجا آیند

فرمودهٔ حضرت قبله قدس سره

یک بت ز چین بصورت آن نازنین نخاست ‖ چین یکطرف ز کلک جهان آفرین نخاست

**فہرست کتاب فضل رحمانی**

پاسِ ادب ببین کہ بکویت شہید عشق
باہیئتی تپید کہ گرد از زمین نخاست

## اشعار متعلق توحید

عجب است با وجودت کہ وجود من بماند
تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

دوست نزدیکتر از من بمن است
وین عجب تر کہ من ازوی دورم

ایکہ در دیر و حرم مست کرم می آئی
دل چہ دارد کہ درین غمکدہ کم می آئی

## مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ

خالق افلاک و انجم بر علا
مردم و دیو و پری و مرغ را

[illegible]ب را و خاک را برہم زدی
ز آب و گل نقش تن آدم زدی

[illegible]بتش دادی بجفت [illegible]ال و عم
با ہزار اندیشہ و شادی و غم

[illegible]فظ ہر چیز و [illegible] ہر مکان
رازق ہر جانور اندر جہان

[illegible]وار [illegible] م و سما
ہم پدید آرندۂ گل از گیا

[illegible] ہمیر بندگان
حاکم و جبار بر گردنکشان

[illegible]ہر بادشاہی بادشا
حکم او را یفعل اللہ ما یشا

[illegible] بعضے را رہائی دادہ اند
واز غم و شادی جدائی دادہ اند

ای خدای فضل تو حاجت روا
بے تو یاد ہیچکس نبود روا

میر[illegible]ن نے اس کتاب کے لکھنے پر مجبور کیا [illegible] پہلا اصرار جناب مولانا محمد علی صاحب کانپوری کا ہوا کہ تمہارے پاس ملفوظ تو جمع ہیں کیوں نہیں چھپواتے

دوسرا سبب یہ ہی کہ گویا اسکو مین حکم حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا خیال
کرتا ہون کہ اشارتًا اشاعت کا حکم ہوا تہا اصل پرچہ کی پیشانی پر حضرت
قبلہ قدس سرہ نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا تہا ہر کہ این دعوات
وردنماید بفضلہ تعالی انجام او بخیر شود - تیسرا بہت بڑا باعث یہ ہوا کہ
جب مین بہوپال پہونچا تو نواب نور الحسن خان عرف نور میان بہت مصر
ہوئے کہ آپ اس کتاب کو فراہم کیجیے یعنے تکمیل کو پہونچائیے مین ضرور
چہپوادونگا - اور نام اس کتاب کا **فضل رحمانی** رکہا گیا

| زنسیم جانفزایت دل مردہ زندہ گردد | بکدام باغی ای گل کہ چنین خوشست بویت |
|---|---|

اب یہ کتاب پانچ باب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے **مقدمہ** ثبوت توحید
وجود باریتعالی کے بیان مین ہی وہ یگانہ ہی وہ یکتا اوسے کون دیکہہ سکتا +
جو دوئی کی بو بہی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا نہین جانتے ہم وجود و شہود +
یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہی جلوہ گاہ ذات ہین و منظر ایوان دل +
عرش سلطان محبوب این کرسی امکان دل + **نقل** حضرت جنید یا شبلی رحمۃ
اللہ علیہ کو وعظ کے لیے مریدون نے بہت کہا کہ جامع مسجد مین وعظ فرمائے
آپ منبر پر کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ ای لوگو لا الہ الا اللہ کے کہنے والے بہت
ہین مگر دل سے کہنے والے بہت کم ہین **شعر** بیخودی میگفت در راہ خدا +
کای خدا آخر درے بر من کشا + رابعہ آنجا مگر بنشستہ بود + گفت ایغافل

کے ایندر بستہ بود + در کشا دست ای پسر لیکن تو رو + سوی ایندر کن بپا ذر جستجو +

دیگر

| اندرون آمد ذاکین در ز بیرون بستہ اند | دل در وصلش ہمیشہ زتا کہ بکشاید مگر |
|---|---|

## تقریر عقلی

ای حضرات مسلمان ہونا مرید ہونا سب اسپر موقوف ہی کہ دل مین جمائے کہ خدا ہی اور ایسا جمائے کہ تصور تصدیق ہوجائے چونکہ انسان کی عادت چشم ظاہر سے دیکھنے کی ہی اور یقین بغیر اسکے نہین لاتا ہی اسلیے ذات حق باری تعالی کو بھی اسی چشم ظاہر سے دیکھنا چاہتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنے بن دیکھے ہمارے نبی سے سنکر ایمان لائے ہین یہ حصہ حضرات صوفیۂ کرام کو نصیب ہے کہ ریاضت کرکے یقین ذات حق پر کرتے ہین اور اوسکے فراق مین تڑپتے ہین۔ مخفی نرہے کہ خود انسان ہر چیز کو مخلوق مین سے نہین دیکھتا ہے بلکہ بعض کو ہاتھہ سے چھوکر کے یقین لاتا ہے کہ گرم ہے یا سرد کبھی چکھتا ہے تو جانتا ہے کہ ترش ہے یا تلخ ہے کبھی سونگتا ہی تو یقین لاتا ہے کہ خوشبو ہے یا یہ بدبو ہے آنکھہ انسانی کثیف ہوکر اللہ لطیف کو کیونکر دیکھہ سکتی ہے ہان قلب خاص اللہ کے دریافت کے لیے آلہ بنا ہوا ہے درویشون کی صحبت سے البتہ حاصل ہوتا ہے اور اپنی بو سے مست کردیتا ہی مثنوی

| لیک کس را دید جان دستور نیست | تن زجان و جان زتن مستور نیست |
|---|---|

مطلب اس شعر کا یہ ہی کہ باوجود قرب تن اور روح کے بدن روح کو نہین دیکھہ سکتا ہی

ہواکو دیکھیے کہ سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین مگر ہوا پر سب کا یقین ہے ہم بولتے ہین لوگون کے کان سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین ہم بدنصیبون کا معاملہ حضرت حق سے دیکھیے کب درست ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ دل ہمارا خود بیمار ہے شعر

| | |
|---|---|
| سرمۂ عشق بوالہوس را ندہند | سوز دل پروانہ مگس را ندہند |
| جمال دوست بہر شش جہت تماشا کن | خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن |
| نہ کوئی حاجب نہ کوئی دربان نہ چہرہ اوسکا نقاب مین ہے | نظر جو اپنی نہین پہونچتی تو ہم یہ سمجھے حجاب مین ہے |

## بیان قدرت کا یعنی تجلی افعالی کا

ایک روز حضرت قدوۃ السالکین مولانا فضل رحمان قدس سرہ کے سامنے ایک شخص آئے اور اونہون نے مسئلہ توحید دریافت کیا بلکہ اوسمین اپنے مرض کو ظاہر کیا کہ دل جمتا نہین کہ خدا ہے آپنے زور سے چیخ ماری کہ گو مین اونکو نہین دیکھتا ہون مگر اونکی قدرت کو ضرور دیکھتا ہون فرمایا کہ دیکھو میان تجلی حسین اس چھوٹی سی آنکھ مین سارا آسمان زمین سما جاتا ہے حضرت مولانا کی نگاہ جب عوام پر پڑتی تہی تو گہبرا کر جلد رخصت کرتے تہے اور جب عاشق مزاجون کا سامنا ہو جاتا تہا تو نہایت خوش ہو ہو کر اشعار پڑہتے تہے ایکمرتبہ جب شروع مین مین گیا تب یہ شعر پڑھا

| | |
|---|---|
| دل کسکی چشم مست کا سرشار ہو گیا | کسکی نظر لگی جو یہ بیمار ہو گیا |

قرآن شریف کا نزول ہونا دلیل اوسکی قدرت کی ہے کہ تمام اہل عرب زبان دانی

مان لیا کہ خدا کا کلام ہے امت کو خدا اور پیغمبر کے ثبوت کے لیے
بہت کافی ہے اولیاء اللہ یعنی سچے عاشقان خدا کی حیات حیات
ابدی تا بقیامت ہوتی ہے اونکی زندگی مین مخلوق الٰہی اونپر جان
دیتی ہے بعد مرنیکے اونکے مزار پر میلہ رہتا ہے ؎ ہر کہ گوید بندہ ام
سلطان کند + بلکہ در گفتن نیاید آن کند + یہ سب نشانیان رب کی ہین ؏
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید    کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے قوم اجنہ کو اور ہوا کو اپنا مطیع بنایا-
جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور بادشاہون پر فتحیابی پائی جیسے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ فرعون سے مقابلہ کیا فتح پائی- حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائبون نے بڑی بڑی
سلطنتین سلاطین سے چھین لین باوجودیکہ انکے پاس جنگ کے لیے
نہ مال تھا نہ اسباب مگر خوف ان بزرگون کا سب پادشاہونکے دلون پر
غالب تھا ؎ ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید + ترسد از وی جن و انس و ہر کہ دید
نقل فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

| عاقلان از بیم ادبہای خویش | باخبر گشتند از مولای خویش |
|---|---|

## حکایت عبد الرحیم دہری

جناب سید صاحب اور مولوی اسمعیل صاحب علیہما الرحمہ جب کلکتہ پہونچے تو

مولوی عبدالرحیم سے وجود باری تعالی مین گفتگو ٹہری مولوی اسمعیل
صاحب نے کہا کہ مین اور تم دونون شاگرد شاہ عبدالعزیز صاحب کے ہین
گفتگو مین کوئی ہاریگا نہین مگر دو دو باتین ہمسے تمسے ہو جاوین -
بہلا ہم پوچھتے ہین کہ تم وجود باری تعالی کے قائل نہین ہو اگر قیامت ہے
اور خدا بھی ہے اوسوقت اگر نماز وغیرہ تمسے طلب ہوئی اور تمہارے پاس کچھ
نہین ہوا نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ توحید ہے کیا حال تمہارا ہوگا - اور اگر نہ
قیامت ہے نہ خدا ہے تو فقط ہماری نماز وغیرہ عباد تین ضائع ہوئین
دوسری حکایت ایک بزرگ سے کسی نے شبہہ بیان کیا کہ ہمکو
یقین نہین ہوتا ہی کہ خدا ہے آپنے فرمایا کہ آپکو بڑا بہاری مرض ہے
آپ کسکے صاحبزادے ہین اونہون نے بتایا کہ میان خدابخش صاحب
کے بیٹے ہین اون بزرگ نے فرمایا کیونکر آپکو یقین ہے کہا کہ تمام دنیا ہی
کہتی ہے فرمایا کہ اہل دنیا کو کیسے یقین ہوا کہ میان خدابخش صاحب کے
آپ لڑکے ہین آخر آپکی والدہ نے کہا ہوگا اسلیے کہ ماں کیطرف سے
آدمی یقینی ہوتا ہے باپ کیطرف سے ظنی ہوتا ہے - بعد اسکے اون
بزرگ نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار نبی آئے لکہو کہا
معجزے دکہلائے ملک کا ملک مسلمان ہوگیا آپکو اونکے بیان پر یقین
نہین ہوا کہ اونہون نے بیان کیا اور سڑی سی ماں کہنے پر یقین ہوا

اوس شخص سنے توبہ کی یہ دولت جسکو نصیب ہو مثنوی

| | |
|---|---|
| گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است | من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست |
| در زمین و آسمان و عرش نیز | من نہ گنجم این یقین دان ای عزیز |
| در دل مومن بگنجم ای عجب | گر مرا جوئی دران دلہا طلب |

حکایت دیگر ایک روز دہریون نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو گھیرا کہ آپکو شہید کرینگے اگر جواب عمدہ نہ دینگے فرمایا کہ پوچھو دہریون نے کہا کہ وجود خدا کا کہانسے ثابت کرتے ہو اور کیا دلیل ہے کہ وہ موجود ہے فرمایا کہ ایک بڑا دریا ہو اور طوفان سخت ہو اور ہوا مخالف ہو ایسی حالت مین کشتی بغیر ملاح کے سیدھی جاسکتی ہے دہریون نے کہا کہ نہین اسپر امام صاحب نے فرمایا کہ اتنی بڑی دنیا اسکو کون چلاتا ہے کبھی بادشاہ سے رعیت بگڑ جاتی ہے سنبھالتے نہین بنتا ہو سوای خدا کے کسکا کام ہے کہ کروڑہا خلقت صاحب قوت کو ایک ضعیف بادشاہ کے مطیع کردیتا ہے شعر

| | |
|---|---|
| یار بے پردہ ہے آنکھون پہ پڑی ہین پردے | پوچھتا ہے درِ جانان پر یہ گھر کسکا ہے |

اشعار اردو و فارسی

| | |
|---|---|
| جامی بزیر خرقہ خود یافت دوست را | زان رو کشید پای بدامان و سر بجیب |
| گرچہ گاہے نظر نہ آئے | لیکن از دل بدر نہ آئے |
| چہ کنم باکہ توان گفت کہ او | در کنار من و من مہجورم |

## ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

ملنے نملنے کا تو وہ مختار کارہی ۔ پر چاہیے تجھے کہ تنگ و دو لگی رہے

## ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

اونکے آنیکا بندھا رہتا ہو دہیان ۔ بیٹھے بٹھلائے اوٹھا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان ۔ ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہین ہم
یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون ۔ دل لگانے کی راہ کرتا ہون

## ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ

ایک مرتبہ ہمنے زمانۂ ابتدا مین مولانا و مرشدنا نور اللہ مرقدہ سے شکایت وسوسہ کی کی کہ خطرات قلب پر برے آتے ہین کہ وہ خلاف توحید مین آپنے فرمایا کہ اگر تمکو برا معلوم ہوتا ہے تو نشانی ایمان کی ہو فرمایا کہ تمنے لکھا پڑھا سب چوپٹ کیا تمنے حدیث مین نہین پڑھا ہے کہ صحابہ کو وسوسہ ہوتا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ یا رسول اللہ ایسے خطرات آتے ہین کہ ہم کوئلا ہو جاتے تو بہتر تھا آپ تشفی دیتے تھے تقریر راقم حضرت قبلہ قدس سرہ کی غرض یہ تھی کہ بشریت جبتک ہو خطرہ آنا ضرور ہے بشر اسکی طرف متوجہ نہو سمجھے کہ دل ایک سڑک ہو کہ جسپر سب طرحکے لوگ چلتے ہین کافر مسلمان علاوہ اسکے سب چال مین سمجھے کہ اوسیکی طرف سے ظہورات شیونات کی تجلی ہے جب لطف آوے اور ذوق تو سمجھے کہ وہ متوجہ ہوا اور جب غفلت

اور خطرات آوین تو سمجھہ لے کہ اسوقت خالق میرا متوجہ نہین ہے

| | |
|---|---|
| دلم فکر در و دربان ندارد | نگہبان خانۂ ویران ندارد |

## ایضاً از نور میان صاحب سلمہ

| | |
|---|---|
| خطرونکا بھی گذر نہ ہی دلکی آس پاس | کیا انتظام ہی تری منزل کے آس پاس |
| رہی ہذ نظر ای بدگمانی آبرو دل کی | نہ آنا دل مین خطرہ کا ہی تہذیب اوسکی محفل کی |

## ایضاً در حالت بیخودے

| | |
|---|---|
| بیخود ہون کچھہ ایسا کہ نہین اپنی خبر آج | بیٹھے ہب کسی بدمست نے بہکی ہی نظر آج |
| کی مشق تماشا جو رخ مہر پہ اک عمر | مدت مین ہوئی قابل دیدار نظر آج |
| منظور لبھانا ہے ستم کا ہی بہانا | کچہ صلح کا پہلو ہی کہ لڑتی ہی نظر آج |
| رہنے نہین دیتا کہین دیوانہ پن اپنا | کافی ہے ترے گوشۂ دلمین وطن اپنا |
| آنیکا ثمر ہی یہی گلزار جہان مین | ہو جاے کسی طرح سے وہ گلبدن اپنا |

## ایضاً بیان اوسکی قدرت کا

وَفِیٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ارشاد ہوا کہ مجھے کہان ڈہونڈہتے ہو اپنے آپ ہی مین مجھکو دیکھہ لو کہ صدہا ہزارہا قدرتین اسی جسم مین موجود ہین ایک زبان ہے کہ جسمین تمام رات دن مثل دریا کے پانی روان ہے چٹنا بھنا ہوا اور سلونا پیسا ہوا کھاتے جایئے اور وہ اوس پانی مین سونتا چلا جاتا ہے دل ہے کہ اختیار ہی مین نہین ابھی کسی سے دوستی ہے ابھی فوراً بگاڑ ہے

پوچھیے تو کوئی وجہ نہین سوای اسکے کہ خدا اوسے راضی نہین ہے ایک وقت ہی
کہ تمام مخلوقات اوسکو سلام کرتی ہے دوستان زمانہ سلام باداے محبت کرتے ہین
پھر خدای برتر جو اوس سے کنارہ کش ہوا تو سب کنارہ کش ہین حکیمون سے
انسان کی سب قدرتونکا حال پوچھیے کہ بدن مین کیسی کیسی رگ اور کیسی کیسی ہڈی
وگوشت کس کس نفع کے لیے بنائی ہے بچہ مانکے شکم مین کس طرحسے پرورش
پاتا ہے اور ایسی تنگ جگہہ سے کیونکر خود بخود اپنے زور سے باہر ہوتا ہے

## بیان قدرت علمی

آدمی گو ایک ہی صورت کے سب ہین اور اوسی کتاب کو سب نے پڑھا مگر ایک
کی طبیعت وہ غضب ہے کہ قوت اجتہاد یہ اوسکو حاصل ہے ہزار ہا نکتہ بول رہا ہی
اور دوسرا طالب العلم ایسا غبی ہے کہ معمولی بات اوسکے ذہن مین نہین
آتی ہی وہ صاحب تصنیف کب ہوگا صنعت کا خصوصًا اس زمانہ مین یہ حال ہی
کہ ہر سال نئی ایجاد ولایت سے آتی ہے معلوم ہوا کہ دل تو ایک ہی مگر تجلی کا
فرق ہے کسیکے دلپر صنعت کی تجلی ہوئی کہ تار برقی ریل کلین وغیرہ بنا کر ایجاد
کر رہا ہے دوسرا صنعت علمی دکھلا رہا ہی کہ طرح طرح کی تصانیفات مین
دست اندازی کر رہا ہے ؎ چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین + بیان رزاقی مین دیکھا گیا ہی
کہ اوسمین کسی قسم کی لیاقت عربی فارسی کسی بات کی نہین ہی مگر کوئی ایسا

سبب پیش ہوا کہ اوسکو کوئی بڑا عہدہ ملگیا یا کسی بادشاہ یا امیر کی توجہ ایسی ہوئی کہ وہ بڑا امیر کبیر ہوگیا اور پہر ایسی آفت آئی کہ دم بہر مین خاک ہوگیا **مثنوی**

| | |
|---|---|
| خواجہ میداند کہ روزی دہ دہد | این نمی داند کہ روزی دہ دہد |
| شاہ مارا دہ دہد منت نہد | رازقِ ما رزق بے منت دہد |
| بنا دان آنچنان روزی رساند | کہ دانا اندران حیران بماند |

## بیان معجزۂ قرآن مجید

قرآن بہیجکر اشتہار دیا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا اسکا مطلب یہ ہی کہ اگر جنات اور انسان سب جمع ہوجاوین کہ ایک آیت قرآن شریف کی بناوین ہرگز نہین بنا سکتے ہین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین **مثنوی**

| | |
|---|---|
| خشک تار و خشک چوب و خشک پوست | از کجا می آید این آوازِ دوست |

حضرات آپ جب اس قرآن شریف کو عرب مین بچون کے مونہہ سے لحن مصری مین سنیے تب اس شعر مثنوی کا مطلب آپ پر کہلے **نقل** حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یون تو چارون کتابین آسمانی ہین مگر قرآن کو کلام الٰہی کہنا چاہیے کہ اسکی بلاغت سے تمام عالم حیران ہے بقیہ کتب آسمانی کو زبان فرشتہ سمجھنا چاہیے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

## بیان اطمینان قلب کا

بڑی نشانی رب کی یہ ہی کہ کسی طرح سے رنج و غم ہو مگر جب اللہ کا ذکر بندہ کرے جس قاعدہ سے کہ صوفیون نے ظاہر کیا ہی بیشک سب وہ غم جاتا رہیگا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ترجمہ یاد رکھو کہ مومنین کی یاد مین دلکو آرام ہوجاتا ہے

| | |
|---|---|
| پس ازسی سال این معنی محقق شد بخاقانی | کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی |

پھر ارشاد ہوا کہ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اوتارا اللہ نے سکینہ کو اپنے پیغمبر کے اور مسلمانونکے دلوپر اللہ تعالی اپنی نوازش کو صحابہ پر بیان کرتا ہی سکینہ کے معنے یہ ہین کہ بیفکر ہوجانا مثل شب اول دولہا دولھن کے یعنی ذاکرین خدا کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ جب اوسکی یاد مین خلوص نیت سے گوشہ تنہائی مین بیٹھکر مشغول ہوتے ہین تب غم دنیا و ما فیہا سے فارغ البال ہوجاتے ہین پس یہ سب نشانیان ہین رب کی گروہ صوفیہ کے لیے باقی عوام کے لیے بہت نشانیان ہین منجملہ اوسکے مسخر ہوجانا جانورونکا مثل ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کے۔ اشعار مذاقیہ مضمون بالا پر مثنوی

| | |
|---|---|
| ہیچ کنجے بے دد و بیدام نیست | جز بخلوتگاہ حق آرام نیست |

## اردو کا شعر

مجھے کیا کہ ہزارون چمن ہون ہرے مجھے کیا کہ ہزارون ثمر ہون بھرے
میرے غنچۂ دل کو شگفتہ کرے وہ نسیم نہین وہ صبا ہی نہین

## بیان علاج قلب کا

دنیا مین جھگڑنیسے دل ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ بعضے مجنون ہو گئی یعنی خبط ہو گئے کہ کسی دنیا کے حکیم سے اونکی صحت نہین ہو سکی خواہ علما کا باہمی جھگڑا ہو خواہ دنیا دار عوام یا خواص کا تھکم فضیحتی ہوتی ہو اوسکے باب مین ارشاد ہوا وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝ اس آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ لوگونکی کج بحثی سے تمہارے سینہ مین جو تنگی و تکلیف آگئی ہے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھ لیجیے اور عبادت کی انتہا یون تعلیم فرمائی کہ جبتک تمکو یقین اپنے رب پر نہ آجائے جسکو مقام نبوت اور ولایت کہتے ہین مخفی نرہے کہ تمام دنیا کی سلطنت او اونکی دربار نبست و نابود ہو گئی مگر اللہ والون کا قانون مثل اذان و نماز و وظیفہ و مساجد کہ یہ سب قیامت تک باقی رہین گے صدہا برس سے خانقاہ چشتیہ نقشبندیہ قادریہ وغیرہ باقی ہے اور رہیگی مناجات

| | |
|---|---|
| ای خدا ای قادر بیچون و چند | از تو پیدا شد چنین قصر بلند |
| من بعصیان صرف وقت خود کنم | بینی و از حلم می پوشی برم |
| جرم ہا بینی و خشمے ناوری | ای بقربانت چہ نیکو داوری |
| گر مرا این بار ستاری کنے | توبہ کردم من ز ہرنا کردنے |

یار و خویشانم مرا بگذاردند | زار در دست غم بسپاردند
جمله می بینی نگیری انتقام | از در حلم و کرم آئی مدام
قطرهٔ دانش کہ بخشیدی زپیش | متصل گردان بدریاہای خویش
این قدر ارشاد تو بخشیدهٔ | تا بدین پس عیب ما پوشیدهٔ

## بیان معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرحبا سید مکی مدنی العربی | دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم | اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بو العجبی
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را | برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام | زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور | زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت | بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ ترجمہ پاک ذات ہی وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھین تا کہ دکھاوین اوسکو اپنی قدرت کے نمونہ وہی ہی سنتا دیکھتا شعر

ز سر سینہ اش جامی الم نشرح لک بر خوان | ز معراجش چہ میپرسی کہ سبحان الذی اسری

حکایت معراج کی پوری حالت سورۂ والنجم مین ہے یہان اسقدر ذکر
ہے کہ اللہ تعالی لیگیا اپنے حبیب کو مکہ سے مسجد اقصے تک یعنی بیت المقدس
تک اور پھر وہان سے آسمان پر لیگیا جب ابو جہل کو خبر پہونچی کہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیت المقدس جانیکا دعوی کرتے ہین اور وہان سے آسمان پر
تب کہا کہ اس لڑکے نے بیت المقدس کبھی نہین دیکھا ہے کیونکہ ایام طفلی
سے بسبب قرابت قریبہ کے مین خوب جانتا ہون کہ نہین گئے ہین پھر
جاکر حضرت سے پوچھا کہ بیت المقدس کی مسجد کو تونے دیکھا ہوگا فرمایا
کہ ہان پھر ابو جہل نے پوچھا کہ محراب کے پاس اور فلان ستون کے پاس کس
قسم کا نقشہ اور پھول ہین آپکو تامل ہوا کہ شب کو دیکھا تھا حضرت جبرئیل
علیہ السلام بحکم خدا مسجد اقصے کو مسلم اوٹھا کر لے آئے اور حضرت کی سامنے
رکھدیا اب جو سوال اوسکی عمارت مین ہوتا ہی اوسکا جواب آپ دیتے ہین

## شعر جناب مولوی محمد کامل صاحب مد ظلہ

سکھی رین سہاون دھوم مچی ۔ دلہن آوت ہین پیا کی نگری
کرنا رسنگار طیار ہین ۔ او نجیاری بھئی سنیان کی نگری

## مثنوی

گفت معشوقے بعاشق کای فتا ۔ تو بغربت دیدۂ بس شہر ہا
پس کدامین شہر زانہا خوشترست ۔ گفت آن شہر یکہ دروی دلبرست

## دیگر اشعار

| | |
|---|---|
| ای صدر ایوان رسل وی شمع جمع انبیا | خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا |
| طٰہٰ ویٰس نام تو انا فتحنا کام تو | قرآن ز حق پیغام تو ای آفرینش را بہا |
| ہم صدر بدر عالمی ہم تاج فخر آدمی | ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبا و مقتدا |
| نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی | ہر خستہ را مرہم توئی ای درد دلہا را دوا |
| جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو | وی از گل رخسار تو فردوس اعلی را بہا |

## بیان سیر آسمان کا

آپ جب آسمان پر تشریف لیگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام ساتھہ تھے بتاتے چلے گئے طرفین سے سلام علیک ہوئی۔ اور انبیا علیہم السلام نے بلفظ اخ صالح کے کہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلفظ ابن صالح کے کہا اللہ تعالی نے مقام قرب مین بلاکر باتین کین اور جنت و دوزخ کو دکھلادیا۔ علما کا اسمین اختلاف ہی کہ اس چشم ظاہر سے اللہ تعالی کو دیکھا یا نہین بعض علما قائل ہین کہ نہین دیکھا اور بعض قائل ہین کہ ان آنکھون سے خدا کو دیکھا۔ احسان رب کا کہ موسی علیہ السلام کو آواز آئی کہ لَن تَرَانِي تم ہمکو نہین دیکھہ سکتے ہو کہ اور حضورؐ نے اس چشم ظاہر سے دیکھا جیسے حضرت ابن عباس کی روایت مین ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آنکھون سے خدا کو دیکھا تھا کسی شاعر کا شعر ہے

| ان نینن کھول کیو درشن | تب سنکھ جوت مین جوت پڑی |
|---|---|

## فارسی کا شعر

| | |
|---|---|
| ارنی و لن ترانی ناز و نیاز باشد | این ہر دو پیش عاشق دریای راز باشد |
| از فروغ رب ارنی روی جانان ساختند | لن ترانی نقد جنبش را نگہبان ساختند |
| دارد آن آفت جان حسن و جمال عجبی | باشکوہی عجبی جاہ و جمال عجبی |
| او بتاراج دلم مائل و من مائل او | او بفکر عجبی من بخیال عجبی |

ایضاً

| کسکی چھٹکی چاندنی اور کسکا چمکا نور | ذرہ جو خورشید بنا ٹھکری بنگئی طور |
|---|---|

سورۂ والنجم سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی درجہ کی نشانیان اپنے رب کی دیکھین جیسے عین پردہ کے پاس سے کسی پردہ نشین سے کوئی باتین کرے راقم کہتا ہے کوئی بڑی بات نہین ہے کہ آپ نے خدا کو دیکھا ہو اسلیے کہ یہی آنکھ ہے کہ وہ دیکھ کر کہہ رہی ہے کہ دیکھو دو چار جن ہمارے پاس کھڑے ہین اور جس پر جن مسلط نہین ہے وہ کچھ بھی نہین دیکھتا اسی طرح سے حضور کی آنکھ مبارک مین ایسی قوت بخشی ہو کہ آپ دیکھ سکتے تھے

| | |
|---|---|
| بوی جانان سوی جانم میرسد | بوی یار مہربانم میرسد |
| ما بلبلیم نالان گلزار ما محمد | ما نرگسیم حیران دیدار ما محمد |
| قمری بسرو ناز د بلبل بگل فریبد | ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد |

| اندر تمام عمرم معراج خویش دانم | باشد شبی چو یارب مہمان ما محمد |
|---|---|

تقریر راقم چونکہ معراج بہی ایک نشانی رب کی ہے اسلیے ذکر ثبوت وجود باری تعالی مین کیا گیا کہ حضور پر نور نے ایک سفر دور دراز فرماکر علم تصوف سیکہا اور پہر اس عالم مین مدرسی کرکے سب کو تصوف سکہا یا یہان تک کہ وہ علم آسمانی ہم لوگون تک پہونچا آپکی مدرسے کے بڑے طالب العلم حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمرؓ وحضرت عثمان غنیؓ وحضرت علی کرم اللہ وجہہ

## پہلا باب سوانح عمری مین حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ کے اور تعریف صوفی مین

مخفی نرہے کہ صوفی وہ ہی جسکے قلب مین سوائے خدا کے کچہہ نہو نقل ہے کہ عالم روحانیات مین حضرت رابعہ بصری سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون رابعہ مجھے یاد نہین کرتی ہو اوسوقت دو شعر مین حضرت رابعہ بصری نے جواب دیا شعر

| لبیک در من دوستے جاکرد ورفت | شور عشقش مست وشیدا کرد ورفت |
|---|---|
| کہ ترا ہم نیست گنجایش درو | تو ہم اصلا درنے آئے درو |

حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اللہ کا ہوا ہوگا اللہ اوسکا ہوا پہر سب مخلوق اوسکے تابع ہین چنانچہ ارشاد ہوا مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

ترجمہ جو ہر کو نجھے سو ہر کا ہوی شعر

| | |
|---|---|
| سمایا ہے جب سے تو نظرون مین میرے | دلون مین سبھونکے سمایا ہوا ہون |
| ملامت عشقبازیکی اوٹھاوی کون تیرے مین | ترابؔ اسکام کا تو ہی کہ ہر کار وہر مرد ہے |

مقولہ ایک شخص کا ہی کہ تصوف حکیم بنکر آیا اور فقیر بنکر رہا اور پادشاہ ہوکر گیا جب آپ ایک حکیم بنکر دیکھینگے تو تصوف کو جنگ اور خونریزی سے دور اور حکمت اور فقر کی سلطنت ظاہری اور باطنی نعمتونسے مالا مال پائینگے کم سے کم بنا ہوا صوفی ہی ایک ایسا فقیر نظر آویگا جو ایک بادشاہی نشان کے ساتھہ رہتا ہوگا اوسکی رعایا نہایت خوشی سے نذرانہ پیش کرتی معلوم ہوگی اوسکے مرید بغیر تنخواہ کی فوج سے زیادہ حکم بردار پائے جائینگے - اور جو روحانی سلطنت پر قبضہ پائے ہوئے ہین اونکی آزادانہ حالتین ایسی ہی ہین کہ اون کی نسبت پابندان شریعت کو جتنا رشک ہو تھوڑا ہے مثنوی

| | |
|---|---|
| چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت | چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت |

انھین کی شان مین آیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ یعنی عینکین آپکو خدا کی طرف سے آئین لگائیگا تو خدا کو دیکھیگا ورنہ اندھے رہیے گا اسی لیے آگے ارشاد ہوا کہ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

مقولہ ہندی جیکو درشن ایت نہین اوکو ابت ترت منا جات

| | |
|---|---|
| ہر چند تو شاہ ما گدائیم | دامن مفشان کہ مبتلائیم |

ازکدامی سحر و افسون مهربان سازم ترا
انچه میخواهد دل من آنچنان سازم ترا

کرده ام خالی حریم سینه را از غیر تو
بر تمنائیکه روزی میهمان سازم ترا

خلوتی نبود ترا غیر از حریم جان من
آرزوی جان من انیست جان سازم ترا

## سوانح عمری

آپ سنه ۱۲۰۸ ہجری مین پیدا ہوے اور سنه ۱۳۰۰ ہجری مین آپکا انتقال ہوا اور بروایت جناب احمد میان صاحب سجادہ نشین دام ظلہ کے سنه ۱۲۰۰ ہجری مین پیدایش ہوی فقیر راقم الحروف سے بہی جناب مولانا قدس سرہ نے نام اپنا تاریخی فرمایا تہا پس اوس حساب سے آپکی پیدایش سنه ۱۲۰۸ ہجری کی ہوئی آپ کی تاریخ وصال مین یہ شعر ہے

**شعر**

گفت ہاتف سال وصلش چون ز دنیا پا کشید
واصل حق شد ز راہ قرب آن قطب زمان

**ایضاً**

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
بزم برہم خورد و می باقی نماند

وہ جو بیچتے تہے دوائے دل وہ دوکان اپنی بڑہا گئے
وہ عجب گھڑی تہی کہ جس گھڑی وہ ہمین یہ روگ لگا گئے

**ایضاً دیگر**

ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

چہ خوش ست عاشقی را اجلی رسیدہ باشد
ز جفا و جور یارش ستمی کشیدہ باشد

ز فراق و وصل جانان ز خودش خبر ندارد
کہ چو نیم مرغ بسمل بزمین طپیدہ باشد

| | |
|---|---|
| شب ہجر عاشقی را اجلی رسیدہ باشد | بچہ حال مردہ باشد کہ ترا ندیدہ باشد |

## دیگر از مثنوی مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ

| | |
|---|---|
| چونکہ گل رفت و گلستان درگذشت | نشنوی زین پس ز بلبل سرگذشت |
| چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب | بوی گل جوییم از کہ از گل آب |
| خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود | کہ مرا با تو سر و سودا بود |
| ہر کجا تو با منی من خوشدلم | گر بود در قعر گوری منزلم |
| بر سر تربت یہ آکر کہگئے | حشر میں اوٹہنا ہی آرام کر |

## بیان وقت وصال کا

آپ نے علالت میں وصیت کی تہی کہ ہمارے مرنے کے وقت بہی حدیث پڑہی جاوے کہ روح ہماری حدیث سنتے سنتے نکل جاوے۔ چنانچہ بعض آدمیوں نے حضور کے نزع کے وقت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی تہی

**نقل** حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے بہی وقت وصال کے فرمایا تہا کہ میری جنازہ کے سامنے آیت کا پڑہنا بے ادبی ہے یہ شعر پڑہنا شعر

| | |
|---|---|
| مفلسانیم آمدہ در کوی تو | شئی للہ از جمال روی تو |

لوگوں نے پوچہا آپ کہاں دفن ہونگے فرمایا کہ جہاں میں بیٹہا ہوں ورنہ جہاں احمد میاں کہیں وہیں دفن کر دینا راقم کہتا ہے کہ جناب

احمد میان صاحب کو وارث اتم بنا گئے کہ میت کا اختیار وارث اتم کو ہوتا ہے
اور مشہور ہے کہ کاملین کی نگاہ اخیر وقت ہوتی ہے کہ جب آنکھہ بند
کر لیتے ہین پہر چلتے وقت جسکا ہاتہہ پکڑ کر اوسپر آنکھہ کہولدیتے ہین
تو نسبت اونکی اوس مین جا رہتی ہے سنا گیا ہی کہ جناب احمد میان
صاحب کے کان مین کچھہ باتین کہین اور ہاتہہ پکڑ لیا گویا چلتے وقت بیعت
لی پہر سنا ہے کہ عبد القادر خان روئے کہ ہملوگونکو آپ کس پر چہوڑے
جاتے ہین فرمایا کہ گہٹتا بہر خاک مین جاکر بہول جاؤنگا اور کئی آدمیون
سے مثل ردولی والون کے اور دوسرون کے بہی نزدیک تہے
فرمایا کہ کون مہینا ہے لوگون نے کہا کہ ربیع الاول تو فرمایا مین ابہی نماز آپ پڑہ لیتا ہون [1]

[1] اسکی تفصیل تواریخ [illegible] مین [illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] نماز جنازہ پڑہ دو اور [illegible] مین خود پڑہ لیتا ہون [illegible] اور [illegible] فرمایا [illegible]

## بیان مین نسب نامہ کے

جناب افضل المحدثین قطب زمان مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ اولاد
مین حضرت مصباح العاشقین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تہے جنکا مزار
اور خانقاہ جس مین ایک مسجد عالیشان ہے موضع ملانوان مین ہے
انکی وصال کو پانچسو برس کے قریب ہوئے آپ سکندر لودی بادشاہ
دہلی کے عہد مین تہے انکے اولاد مین اکثر بزرگ ہوئے ہین سلسلہ
نسب یون تہا کہ جناب مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ بن شاہ
اہل اللہ بن شیخ محمد فیاض رحمہ اللہ بن شیخ برکت اللہ رح بن شیخ نور محمد

رحمہ اللہ بن شیخ عبداللطیف رحمہ اللہ بن شیخ عبدالرحیم
رحمہ اللہ بن شیخ الشیوخ حضرت محمد رحمہ اللہ المعروف بہ حضرت
مصباح العاشقین محمدی صدیقی چشتی اس موضع ملانوان
مین آپکی پیدائش ہے اور مدت دراز تک یہین مقیم رہی نانہیال
آپکا سندیلہ مین ہے اور اسی بستی مین حضرت شیخ حیدر علی
شاہ صاحب خلیفہ اعظم اعلے حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ
کے تہے آپکی یعنی حضرت پیر و مرشد کی عادت تہی کہ بعد فراغ
نماز صبح پہلے مزار پر حضرت جد امجد کے مراقب رہتے تہے بعد
اوسکے مزار پر حضرت حیدر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
دیر تک مراقب رہتے تہے - ایک مرتبہ حضرت مجدد الف
سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سے حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ نے شکوہ کیا کہ آپنے ہمارے
ایک لڑکے کو چہین لیا مگر تعلق چشتیت کا آپکے ساتہہ ہمیشہ رہا ایک
شخص کو چشتی طریقہ مین مرید کرکے اوسکو شجرہ سلسلہ حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ کا دیدیا تہا اسیطرح حضرت
مولانا شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مین تہا کہ آپ خلفائے
طریقہ کا شجرہ دیتے تہے اور آبائی طریقہ مین مجددیہ تہے تو آبائی طریقہ کیطرف سے بہی شجرہ دیتے تہے

## بیان حالات طفلی کا

آپ ملانوان مین سڑک پر لڑکون کے ساتھہ کچھہ کھیل مین مشغول تھے کہ
گاڑی آئی اور آپ اوسکے پہیے کے نیچے دب گئے قدرت خدا کی
کہ آپکے سارے چہرے مبارک و سر پر سے گاڑی کا پہیا چل گیا
مگر حیات باقی رہی فقط اسقدر رہوا کہ ایک کان آپکا اوس پہیے سے
کٹ گیا کہ جسکو سب صاحبون نے دیکھا ہے کہ ایک کان تھا آپکی قدر اپنے
بزرگون مین لڑکائی سے تھی آپ کے لڑکپن کی بہت سے حکایتین
مشہور ہین کہ شریعت کے مطابق باتین آٹھہ برس کی عمر کے وقت سے
سرزد ہوتی تھین اسلیے تمام بزرگان آپکے آپکی تعظیم کرتے تھے ایک
مرتبہ آپ اپنے والد کے ساتھہ ملانوان سے چلے ہاتھہ مین آپکے والدکی
ایک پنجرہ تھا جس مین طوطی تھا آپ جب کوئین کے کھیت پر پہونچے
تو آپ کے والد نے کوتی یعنی کاکن کے درخت کا ایک خوشہ توڑکر جانور کو
پنجرہ مین دیدیا مولانا مرحوم نے منع کیا والد نے آپکے خفیف سمجھہ کر
نہین مانا اور چلے گئے جب آپ کے والد بیس پچیس قدم گئے تو دیکھا
کہ مولانا مرحوم میرے پیچھے نہین ہین بلکہ وہین کھیت پر کھڑے ہین
پکارا کہ آؤ کیون کھڑے ہو آپ نے فرمایا کہ جب مالک کھیت کا آویگا تو
اوس سے معاف کراکر آؤنگا کہ خوشہ پنجرہ مین ہمارے ہی آپکے والد نے

کم سنی کے سبب سے نہین چہوڑا اور کہا کہ لو ہم نہین لیجاتے ہین پنجرہ
کہولکر خوشہ کو پہینک دیا تب آپ وہان سے تشریف لیچلے جب آپ بڑے
ہوئے آپ کی شادی ہوئی دو بیٹے جناب میان عبد الرحیم و جناب میان
عبد الرحمن صاحب مرحوم جنکی اولاد موجود ہین ہوئے مقام ملانوان
مین مقیم ہین جب آپنے عرصہ دراز تک وہان تشریف رکہی اور سفر
دہلی کا ہوا غلبۂ شریعت آپ پر بہت تہا تعزیہ مین آگ لگادی نواب
لکہنو کے یہ خبر سنکر آپکے تکلیف دینے پر آمادہ ہوئے چودہریان سندیلہ نے
آپکو بچایا اور بڑی کوشش کی اسکے بعد اوسکے آپکی بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا اور اہل
بستی نے حسب عادت قدیم جو انبیا اور اولیا کے ساتھہ چلی آتی ہے
کچہہ تکلیف پہونچائی آپ ملانوان کو چہوڑکر مرادآباد مین آئے اور عقد کا
عزم ہوا آپ کی بی بی کے چچا نے کہ وہ مردم شناس تہے اپنی بہتیجی
کا آپ سے عقد کرنا چاہا مگر آپکے سالے جانی دشمن ہوگئے کہ ایک فقیر
سے شادی کرنا چاہتے ہین اور جناب احمد میان صاحب کی والدہ صاحبہ کو
منع کیا کہ تمہارا عقد چچا نے ایک فقیر مفلس سے کرنا چاہا ہے آپ
بہی مکدر ہوئین مگر چچا نے سمجہا کر عقد کر دیا چونکہ اس مراد آباد کی زمیندار
اور رئیس آپکی سسرالی لوگ تہے اسلیے حقیر سمجہتے رہے غربت ایسی
آپکو پیش ہوئی کہ مہینون اروی اوبال کرسکے کہاتے تہے مگر نوکری

یا پیشیہ نہین کرتے تہے کیونکہ مقام آپکا تارک کا تہا آخرین فتوح بکثرت
آئی جسکو سب صاحبون سنے ملاحظہ کیا آپ کے بطن سے جناب احمد میان
صاحب مدظلہ ہین اور اونکی ہمشیرہ صاحبہ جو بیس برس ان سے زائد ہین
جنکی ایک لڑکی مولوی عبد الکریم صاحب سے بیاہی گئی ہے

## بیان آپکے مسجد مرادآباد مین مقیم ہونیکا

جب آپ نے رئیسہ مرادآباد سے عقد فرمایا تو اونکو اونکے مکان سے
جدا کر کے متصل مسجد جو آج حویلی جناب احمد میان صاحب کی سے ہے
اوس مین مقیم کیا اور طریقہ یاد الٰہی کا اون کو سکہایا۔ آپ سنے
صحن مسجد مین جو ایک گنبد ہے کہ آج بہی موجود ہے قیام رکہا اسطرح پر
کہ ایک چارپائی رسی یعنی بانڈہ کی بنی ہوئی بچہاون اوس پر ندارد اور
اوسکی بغل مین کلوخ کے ڈہیلونکا ڈہیر اور ایک لوٹا مٹی کا وضو کرنے کا
موجود رہتا تہا اور ایک تین ہاتہہ کی چوکی جسپر چٹائی کہجور کی بچہی
رہتی تہی اوس مین مدت گذاری در ونکو مٹی سے بند کر دیا تہا فقط
دو در کہلے رکہے تہے کواڑ نہین لگایا تہا چونکہ شام تک پیسا کوڑی اور
اسباب بیش قیمتی نہین رکہتے تہے اسلیے کواڑ لگانیکی حاجت نتہی
پہر آپ متوجہ ہوئے مسجد مین کہ نماز با جماعت ہو تو وہان اولا کوئی
نمازی نہین تہا فقط ایک موذن البتہ دو روپیہ معاش وقف شدہ

سے یا ورثۂ اہل مقبرہ سے پاتا تہا کہ فقط اذان دیکر چلا جاتا تہا نماز نہین پڑہتا
تہا مسجد مین ایک طرف تعزیہ رکہا رہتا تہا آپ نے تعزیہ کو جدا کرنا چاہا خوانین
مراد آباد نے یورش کی چنانچہ متصل مسجد ایک خان صاحب کہ اسوقت نام اونکا
مجہے یاد نہین ہا لکہنؤ مین نواب وقت کے یہان شاید سعادت علی خان کا وقت تہا
کہ جاکر درخواست دی کہ مولانا فضل رحمن صاحب نے تعزیہ کو پہینک دیا ہے
اور بڑی بی ادبی کی ہے چنانچہ اسپر حکم ہوا کہ فوج سلطانی جاکر اونکو گرفتار کرلاوے چنانچہ
تلنگے آئے اور زیادہ حصہ اونکا ملیح آباد مین رہگیا آپ اوس روز ملانوان تشریف
لیگئے وہان دوڑ تلنگون کی پہونچی اور دشمنون نے وہان تلنگون کو پہونچوا دیا پہر
تلنگون نے گرفتار کیا اور بیڑی لوہے کی پیر مبارک مین ڈالی اور ملیح آباد تک
چہاونی مین فوج کے لے آئے اس درمیان مین محمد جعفر خان ایک صاحب سندیلہ
کے جو اوسوقت راجہ گوالیار کے میر منشی تہے اونہون نے لکہنؤ کے نواب
سعادت علی خان یا جو شخص ہون اسوقت خوب یاد نہین اونکو خط لکہا کہ مولوی
فضل رحمن صاحب کہ ہمارے تمہارے اوستاد کے نواسہ ہین اونکو چہوڑ دیجیے
نواب نے منظور کرکے آپکی رہائی کا حکم بہیجا آپ ملیح آباد تک پہونچے بیڑی پیر
مبارک سے کاٹی گئی بیڑی کاٹنے والے کو آپنے پانچ روپیہ انعام دیے مخفی نرہے
کہ آپکے کسی بزرگ ننہیال کے کہ ساکن سندیلہ تہے شاگرد رشید یہ دونون صاحب
تہے یعنی انکا نام محمد جعفر علی خان تہا یا فقط محمد جعفر خان نام ہو کہ ریاست گوالیار کے

میر منشی تھے اوس زمانہ مین بطور وزیر کے عہدہ تھا اور نواب لکھنؤ بھی اسلیے انکی عظمت نواب لکھنؤ کے دلمین آگئی تھی الغرض مسجد مرادآباد کی آپکے دخل مین آئی اور جو دشمن آپکے ہوئے تھے تباہ ہوگئے پھر آپنے مدتون اوس مین بسر کی اب آپ کے کاروبار کے لیے صحن کا کنوان کہ غالباً اوسی زمانہ کا ہوگا بڑا شور تھا یعنی پانی اوسکا بہت کھارا تھا خدا نے اوسکو میٹھا کر دیا ایک مدت تک یہ مسجد شکستہ بے مرمت رہی پھر جناب نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر نے مبلغ دو ہزار روپیہ واسطے درستی اور مرمت مسجد شریف کے بھیجا از ان بعد ایک اہل دل نے اوسکو دیکھکر کہا کہ مسجد کے ویرانہ پن مین ہر ہر اینٹ مین جو نور تھا اب باقی نہین رہا اوسوقت ہزار ہا اشعار نفیس نفیس اوس پر دو ڈہائی سو برس سے لکھے چلے آتے تھے وہ سب مٹ گئے +

## بیان اہل مزار کا جو قبہ کے نیچے ہے جہان آج مزار مولانا قدس سرہٗ کا ہے

مزار آپکا اب صحن مسجد مین جو قبہ ہے اوس مین ہے اور وہ جو دوسرا مزار اوس مین ہے وہ ایک بڑے بزرگ کا ہے کہ صاحب نسبت ہین حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ کہ آپ صاحبزادہ حضرت قطب زمان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اونکے وہ اہل مزار مرید ہین شاید انکا نام شیر مراد خان ہے ان کے چار لڑکے تھے مرادآباد انہین بزرگ کے نام سے آباد ہوا یہ دیوان شاہ عالمگیر کے تھے راقم نے ایک مرتبہ حضرت مولانا مدظلہ سے سنا ہے کہ یہ مزار اہل نسبت

کاسہے تمام عمر آپ اسی قبہ مین رہے اب آپکا خود مزار اوس مین ہے باقی تمام
قبرین پختہ جو صحن مین ہین اونکی باب مین فرماتے تہے کہ اہل دنیا کی ہین

## بیان آپکے صدیقی ہونے کا

ایک مرتبہ ترجمہ قرآن یا حدیث کا ہو رہا تہا کہ کسی موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا
کہ اولاد ابی بکر صدیق رضؓ کو سید کہنا درست ہے ہمنے کمال شوخی سے عرض کیا
کہ ہمارے ایسے سید ہونگے کہ مین اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پہر ارشاد
ہوا کہ اولاد ابی بکر کو بہی سید کہہ سکتے ہین اسی طرح جب پوتی کا عقد میان شاہ نیاز احمد
صاحب سے ہونے لگا تو آپنے مجہے تلاش کیا لوگون نے کہا کہ اسوقت حاضر نہین
ہین آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو چودہری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ مسجد مین
تلاش کو آئے مین سوتا تہا آخرش اوٹہایا اور حاضر خدمت شریف ہوا ارشاد ہوا
کہ تم میری چارپائی پر بیٹہو عرض کیا کہ بہتر آپنے فرمایا کہ یاد رکہو کہ مین اولاد ابی بکر
سے ہون اور پہر فرمایا کہ تم خوش ہوئے کہ احمد میان کی لڑکی کا عقد ہوا عرض کیا کہ خوش ہوئے

## بیان اوقات تمام دن کا حضرت قبلہ کے

بعد فراغت نماز صبح تہوڑی دیر ذکر مین مشغول رہتے تہے پہر کچہ دیر تک مراقب
رہتے تہے ہملوگ بہی پیچہے بیٹہکر توجہ لیتے تہے آپ نے فرما دیا تہا کہ جب میرے
حجرہ مین یا جب میرے پاس بیٹہو میرے قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹہو راقم شب
کو جاکر توجہ لیتا تہا آپ لیٹے لیٹے کبہی توجہ دیتے کبہی بیٹہ کر یہ ذکر اسوقت کا ہے

جب آپ خود امامت کرتے تھے اور مسجد مین نماز پڑہتے تھے اور حجرہ مین مسجد کے
رہتے تھے یا مقبرہ موجودہ جو صحن مسجد مین ہے اوس مین رہتے تھے اور کبھی
ایسا ہوتا تھا کہ طلوع آفتاب تک آپ مسجد مین مشغول رہتے تھے نماز اشراق
ادا کر کے آتے تھے اور کبھی نماز پڑہ کر حجرہ مین آکر مشغول اذکار مین ہوتے تھے
اور وہین مراقب رہتے تھے مگر جب سے آپکو ضعف ہو گیا تھا مسجد مین آنا موقوف
ہو گیا اور باہر احاطہ مسجد کے قبل از وصال ایک سال سے زاید اوس مین رہے
اور پانچ چھہ برس مسجد کے متصل جو حجرہ ہے اوس مین تشریف رکھی بعد اشراق
کے درس حدیث شریف کا ہوتا تھا اور دس برس پہلے فقط صحت قرآن شریف
کی ہوتی تھی اور اوسمین کچھہ ترجمہ ہوتا جاتا تھا پھر نکتے عجائب اور غرائب بیان ہوتے نحو اور
مسائل فقہ اور حدیث کے بکثرت بیان ہوتے تھے اب آخر زمانہ مین تمام دن
حدیث ہوتی تھی آپ لفظ سے فیض لیتے تھے

## بیان آپکی کیفیت طاری ہونے کا

ایک بار مولانا محمد علی صاحب وغیرہ سب کا مجمع تھا قرآن شریف کا ترجمہ شروع ہوا
رکوع یہ تہا کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ؕ
اسکا ترجمہ فرمایا بعد اسکے وہ آیت پڑہی گئی جو حضرت اسمٰعیل کے بیان مین ہے
وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ترجمہ فرمایا کہ تہا اپنے رب کا پیارا یہ فرماکر آپنے چیخ ماری
اور آپ پر گویا کیفیت مدہوشی کی طاری ہوئی اس واقعہ کے بعد آپ دو مہینہ

سخت علیل رہے اسیطرح ایک مرتبہ جب اس آیت کا ترجمہ پیش ہوا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ تمنے آدمیون سے کہدیا تہا کہ ہمکو اور ہماری مان کو خدا سمجھین اور خدا کو خدا نہ سمجھین پہر عیسی علیہ السلام کا گہبرا کر یہ فرمانا کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی غفور الرحیم کا موقع تہا مگر عزیز الحکیم فرمایا اوسوقت واقعہ قیامت گویا سامنے ہوگیا اور کیفیت مصیبت قیامت کی سب پر طاری ہوئی مجکو خیال آتا ہے کہ زیادہ حضرت نے اس آیت سے اوس آیت پر چیخ ماری کہ سب کو پل صراط پر سے ایک روز اوترنا ہوگا غرض جس چیز کا بیان مجلس مین ہوتا تہا پہلے آپ پر کیفیت آتی تہی بعد اوسکے بطور عکس موافق استعداد سبکے سب پر طاری ہوتی تہی چنانچہ ایک روز حدیث ہو رہی تہی کہ خشیت صحابہ کا یہ حال تہا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم پر غلبہ خوف سے پسلی چٹکتی تہی اسوقت قاری سبق کو وسوسہ ہوا کہ عجب بات ہے آپ پر پہلے سے کیفیت طاری تہی قاری سبق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ صحبت رسول سے ایسا ہی ہوتا تہا اس کلام کے ساتھہ ہی اونپر وہی کیفیت طاری ہوئی کہ پسلی چٹکنے لگی حجرہ مین جا کر گرے تین دن پڑے رہے اور مولوی صاحب کہتے تہے کہ نور حجرہ مین معلوم ہوتا تہا

## بیان سبب جذب کا مولانا صاحب کی

ایک روز جناب مولانا محمد علی صاحب کو آپنے بلایا اور فرمایا کہ اللہ کے معنے

زبان ہندی مین جانتے ہو فرمایا کہ حضور ہی فرماوین ارشاد ہوا کہ ولہ یلہ سے اللہ مشتق ہے اسکے معنے من موہن کے ہوئے یعنے دل کا موہنے والا اور یہ فرماکر ہیچ ماری کہ سب حاضرین لوگون پر کیفیت طاری ہوگئی اور ہیر مولوی صاحب کو شبہہ ہوا کہ نقشبندیت مین سکون اور قرار ہے پہران کو جذب اور اضطراب کیسا ہے اوسپر یہ قصہ فرمایا کہ ہماری سلسلہ خاندان مجددیہ مین سے حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ تین سال تک ایک مجذوب کے ساتہہ ساتہہ دامن کوہ وغیرہ مین پہرا کیے اوسیکا اثر تہا کہ جذب آجاتا تہا اور حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ اکثر اوقات آہ آہ فرماتے تہے

نقل مشہور ہے کہ بعد انتقال خلیفہ اول یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپکے مکان پر تشریف لیگئے جب اوس حجرہ کو جاکر دیکہا جس مین آپ رہتے تہے دیکہا کہ چہت اوسکی سیاہ ہوگئی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ آپ کی آہ سے جو دہوان نکلتا تہا تو چہت سیاہ ہوگئی

شعر

| | |
|---|---|
| یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون ٭ | دل لگانے کی راہ کرتا ہون |
| بلبل برگ گل خوش رنگ در منقار داشت | واندران برگ و نوا خوش نالہ ہای زار داشت |
| گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست | گفت مارا جلوۂ معشوق در این کار داشت |
| چشم حافظ زیر بام قصر آن حورین سرشت | شیوۂ جنات تجری تحتہا الانہار داشت |

| | | |
|---|---|---|
| زب ہے فرقت مین بخیر انجام کر | ایضاً | اور دل تو ہی دوا کا کام کر |
| ہجر مین کیسا یاد مجکو آگیا | | رہگیا مضطر کلیجا تھام کر |

## بیان اوقات شب مین مولاناؒ کے

بعد نماز مغرب اذکار و اشغال سے فرصت فرما کر حجرۂ مسجد مین کچھ دیر
مراقبہ مین رہتے تھے اکثر مراقبہ محبت کا فرماتے تھے اور کبھی دوسرا مراقبہ
بھی فرماتے تھے اسلیے کہ بعض مریدون سے ارشاد فرمایا کہ مراقبہ محبت
بیچون وبیچگونہ کا کرتا ہون پھر آپ حویلی مین جا کر طعام تناول فرماتے تھے
آپ کے کھانے مین اکثر باجرہ کی روٹی کہ بہت محبوب ہوتی تھی اور کبھی
مونگ کی یا ماش وغیرہ کی دال بھی ہوتی تھی قلیل سا کھا لیتے تھے اور کبھی
کھچڑی اور گوشت نہین کھاتے تھے اتفاقاً کبھی کھا لیتے ہون مگر ہمنے نہین دیکھا
بلکہ آپ جب سنتے تھے کہ فلان مشائخ گوشت کھاتے ہین تو آپ افسوس کرتے
تھے ایک مرتبہ مولانا محمد علی صاحب کانپور سے مراد آباد آئے تو پوچھا کہ کیون جی
شاہ عبد الحق بہت گوشت کھاتے ہین کیونکر فقیری کرینگے آپکی غرض یہ تھی کہ
تلذذ نفسانی نہو مٹی کے برتن مین ہمیشہ آپ کھاتے تھے اور بوریے پر بیٹھتے تھے
عشا کی نماز بہت ہی سویرے ہوتی تھی بعد ادائے نماز پھر لیٹ
جاتے تھے پھر کلام نہین کرتے تھے اور ہمیشہ آپ حجرہ کے سائبان
مین سوتے تھے اتفاقاً اندر حجرہ کے آرام فرماتے تھے راقم نے دریافت کیا تو بعض دانشمندون نے

معلوم ہوا کہ فقط بخیال بیداری شب یہان سوتے ہین اور ہوا کی تکلیف اوٹھاتے ہین کہ شب کا اندازہ معلوم ہوتا رہے

## بیان وقت تہجد کا

جب آپ ایک بجے رات کو بیدار ہوتے تھے تو پوچھتے تھے کہ اسوقت کتنی رات ہے اور کسی کے پاس گھڑی ہے سب نے کہا کہ نہین ہے اوسوقت آپ بہت خفا ہوتے تھے کہ نمازی ہو کر گھڑی نہین رکھتے ہو پھر مین نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس گھڑی موجود ہے وقت دیکھتا ہون پھر خود ہی آپ شفقتاً فرماتے تھے کہ مین وقت کہدون ہم عرض کرتے ہے فرمایئے آپ ٹھیک اوتنی ہی رات فرماتے تھے جو گھڑی مین ہوتی تھی پھر آپ تہجد اور معمولی وظیفہ پڑھ کر بیٹھتے تھے اوسوقت بہ نسبت تمام دن کی بہت خوش رہتے تھے اسلیے کہ وہ وقت وہ ہے کہ جسکی شان مین نازل ہوا یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ الخ + اوسوقت ہملوگون سے فرماتے تھے کہ اٹھو جاگا کرو اور استغفار پڑھو کہ اسوقت کا جاگنا بڑی فضیلت ہے جاگنے مین آیت صریحی وارد ہوئی اور شاید یہ بھی پڑھا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور اس موقع مین جو دعا و استغفار پڑھنے کو فرمایا اوسکو باب اذکار و اشغال مین بیان کرینگے المختصر تہجد کے وقت عشاقون کا مجمع آپکی پاس ہوتا تھا اور کبھی ہم تنہا ہوتے تھے اوسوقت اشعار عاشقانہ

جناب حضور خود پڑہ پڑہ کر سناتے تھے اور کبھی مضامین تصوف از قسم
نصیحت یا حکایت بزرگان بیان کیا کرتے تھے کبھی توحید کا ذکر اور کبھی
اذکار اشغال کا ذکر بیان فرمایا کرتے تھے اور اشعار اس قسم کے پڑہا کرتے تھے

## مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

صحبت یک ساعتت با اولیا | بہتر از صد سالہ طاعت بی ریا
گفتہ او گفتہ اللہ بود | گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

## دیگر اشعار اردو

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کرین تجہہ پر | مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہین
ارض و سما کہان تری وسعت کو پاسکے | میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے

آپ کو تہجد اور بیداری کا اسقدر اہتمام تہا کہ تمام عمر سائبان مین سردی
ہو چاہے گرمی سب حالت مین وہین آرام فرماتے تھے فقط اسی واسطے
تہا کہ غفلت شب کو نہو جاوے اور شب کی پہچانن مین فتور نہو جاوے جب
شب تمامی پر ہوتی تہی کچہہ لیٹ کر کے بیدار ہوتے تھے او سوقت سے اہتمام
نماز صبح کے ہوتے تھے اور پہر پوچھتے تھے کہ کہو میان کچہہ شب ہے یا نہین
کسی نے کہا کہ شب ہے کسی نے کہا کہ نہین ہے آپ فرماتے تھے کہ اب شب نہین
ہے بعض وقت فرما دیتے تھے کہ اسقدر شب ہے پہر ذرا سا بہی طہارت مین اگر آپکو
شبہہ ہوتا تہا تو کسی طرح کا جاڑا ہو مگر فوراً بدن پر سے دولائی اُتار کر

غسل خانہ چلے جاتے تھے پھر صبح صادق کے وقت نماز صبح کی
اذان دلواتے تھے نماز موافق مذہب حنفیہ کے اول وقت جماعت
سے پانچون وقت تمام عمر ادا کی البتہ وصال سے پہلے تھوڑے دن بسبب
علالت کے اور نیز بہ سبب باہر ہو جانے احاطۂ مسجد سے جماعت سے
نہین پڑھتے تھے مگر کسی کسی وقت دو آدمی آپکی ساتھہ شامل ہو کر جماعت سے
نماز پڑھ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ مریض پر جماعت اور جمعہ سے معاف ہے

## بیان آپکے رخصت کرنے کا مسافران مسجد کو

بعد طلوع آفتاب اور کبھی قبل طلوع آفتاب مسافران مسجد رخصت
کیے جاتے تھے بعض آدمی عذر بھی کرتے تھے کہ مجھے اجازت ملے
کہ مین دو چار روز ٹھہرون مگر آپ فرماتے تھے کہ اگر دو دن سب مسافرونکو
ہم روک رکھین پھر جگہہ یہان نہین ملے کہ لوگ عافیت سے رہین
چنانچہ آخر زمانہ مین یہ کثرت ہوئی کہ دس دن اور بیس دن کی راہ سے
لوگ آتے تھے اور فوراً رخصت کر دیے جاتے تھے اسلیے اس راقم
الحروف کو مونگیر کے رئیس لاتے تھے کہ جس مین تین چار دن رہنا
میسر ہو حضرت میری خاطر سے تین دن رہنے دیتے تھے فقیر کو یہ ذریعہ
آمد شد کا ایسا تھا کہ جسکے سبب سے بعض مرتبہ مہینہ مین دو بار اتفاق
جانے کا مرادآباد مین ہوتا تھا اور کبھی رمضان شریف مین اپنی فراتی

حاجت کے لیے یعنی طلب خدا مین جب گیا ہون قریب ایک مہینہ کے
آپکی خدمت مین ٹھہر کر شب و روز دریافت علم اذکار اور اشغال کا کیا
کرتا تھا ایک مرتبہ سات آٹھہ رئیس ہمارے ساتھہ گئے ارشاد ہوا کہ آج
شمار کرو کہ مسجد مین اور احمد میان صاحب کے مکان مین کتنے آدمی
ٹھہرے ہین ہمنے جاکر عرض کیا کہ قریب ڈیڑہ سو آدمی کے اسوقت
موجود ہین باوجودیکہ بہت سے آدمی رخصت کر دیے گئے ارشاد ہوا
کہ تمہارے ساتھہ کتنے آدمی ہین عرض کیا کہ آٹھہ آدمی ہین فرمایا کہ اب
اونکو رخصت کرو عرض کیا کہ ہمسے زاید چودھری نصرت علی صاحب رئیس
سندیلہ کے ساتھہ ساٹھہ آدمی ہین اسلیے کہ اونکے ساتھہ کئی
پالکیان جسمین وہ خود اور اونکے صاحبزادہ اور بہت عورتین اور رتھہ
اور گھوڑے ہین اور شاید ہاتھی بھی ساتھہ تھا اور آٹھہ سات سپاہی اور
خدمتگار اور اسی طرح بہت آدمی ہین ارشاد ہوا کہ اونکی بھی جانیکو کہو
مگر چونکہ وہ علیل ہو گئے تھے اسلیے حضرت احمد میان صاحب نے اونکو اپنا
مہمان کر لیا مولانا نور اللہ مرقدہ نے جو واسطے تحقیقات تعداد مسافرین
کے مجکو معین کیا فقط اسمین یہ مصلحت تھی کہ مجکو آگاہ کرنا تھا حقیقت مین
میرے اوس خطرہ کے جواب تھا جسمین مجکو خیال آتا تھا کہ مسافر کیون اسقدر
جلد جلد رخصت کر دیے جاتے ہین مخفی نرہے کہ قبل علالت کے آپکی عادت تھی

کہ دروازہ مسجد تک مسافرونکو پہونچانے آتے تھے اور بعض بزرگان دین
کو بستی سے باہر تک بھی پہونچانے جاتے تھے۔ ایک بزرگ بہت
ضعیف صورت ڈاڑہی اونکی بڑی بڑی مسجد کے حجرہ سے اونکو
پہونچانیکو چلے وہ بہت زار زار روتے تھے کہ اونکی ڈاڑہی پر آنسو
بہتے تھے اور مولانا صاحب اشعار بکثرت اون بزرگ کی رخصت
کیوقت سناتے جاتے تھے اوسمین سے ایک شعر راوی نے بیان کیا
عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست + کار عاشق جز تماشای
جمال یار نیست + مولانا جان علیصاحب محدث فرماتے تھے
کہ جب مین مرادآباد گیا تو مولانا صاحب نے میری بہت خاطر کی
اور مجکو مرادآباد کی ندی تک پہونچانے آئے اور فرماتے تھے
کہ مین مرید بھی ہوگیا اور بوقت رخصت صالحین کے اس قسم کی رباعی بھی پڑہتے تھے

| | |
|---|---|
| آنانکہ خواص درگہ تکریمند | دہشت زدگان عالم تسلیمند |
| نومید مشو کہ ناامیدی کفرست | مغرور مشو کہ خاصگان در بیمند |

اور بوقت رخصت جو چیز آپکے پاس موجود ہوتی تھی جیسے کپڑا
یا برتن یا کھانیکی چیز مسافرون کو دیدیتے تھے ایکمرتبہ فقیر بھی
رخصت ہونیکو حجرہ مین گیا تو میری زبان سے یہ شعر نکل آیا شعر

| | |
|---|---|
| نہو دیدار میسر تو نہو + | در جانان کی زیارت ہی سہی |

| تہو قسمت مین مرے ساغر می | ترے میخانہ کی خدمت ہی سہی |
|---|---|

آپ اوسوقت مشغول اذکار اشغال مین تہے آپ نے سر اوٹہایا کچہہ
آیت پڑہ کر سینہ پر دم کر دیا اور یہ شعر فرمایا شعر

| دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست | تا نہ پنداری کہ تنہا میروی |
|---|---|

اور فرمایا کہ بس اب جاؤ مجکو دو کوس تک غلبہ محبت آلہی مین گریہ
تہمتا نہین تہا اور بیخودی از حد طاری تہی چونکہ قبل طلوع آفتاب کے
مین رخصت ہوا اسلیے آپ حجرہ سے باہر نہین ہوئے ورنہ دروازہ سے باہر
ہوکر اپنے سامنے سوار کراتے تہے اور تعلیمًا اسباب مسافرت پر تجسس
فرماتے تہے تمہارے پاس لوٹا اور ڈوری بچہاون تینون چیزین ہین یا نہین
ہمارے پاس تو بفضلہ تعالے ہمیشہ رہتا تہا مگر مولانا عبد الغنی مرحوم کے
پاس نہ ڈوری تہی نہ لوٹا یا شاید اونکے پاس لوٹا تہا ڈوری نہین تہی
آپ بہت خفا ہوئے اور اپنے پاس سے منگا کر ہمراہ کی اور فرمایا کہ نمازی
آدمی کو سب اسباب نماز اور طہارت کا ہونا چاہیے اور کسی کو چلتے
وقت لوٹا اور ڈوری عنایت فرماتے تہے اور جسکے پاس خرچ راہ نہین
ہوتا تہا تو آپ خرچ راہ اپنے پاس سے دیتے تہے اور مخفی نرہے کہ جو لوگ
محض طلب خدا مین آتے تہے جلدی اپنی زبان سے نہین فرماتے تہے
کہ چلے جاؤ بعض وقت بلکہ کتنی مرتبہ ہمنے خود رخصت ہونا چاہا آپ

فرماتے تھے کہ جلدی کیا ہے ٹھیر و حدیث ابوداود شروع ہوئی ہے
اور کبھی پہونچنے کے ساتھہ ہی آپ بہت خوش ہو کر مجھسے فرماتے تھے
کہ اچھا ہوا کہ تم آئے حدیث شروع ہوئی ہے اور ایک مرتبہ عرصہ
ہوا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے او سوقت بھی فرمایا کہ اچھا ہوا کہ تم آئے
مولوی عبد الکریم بھی آئے ہوئے ہین ہمنے عرض کیا کہ کیا پڑہنے کو
آئے ہین ارشاد ہوا کہ پڑہنے سے کیا ہوتا ہے صحبت مین رہنے کو آئے ہین
راقم الحروف کہتا ہے کہ فی الحقیقت صحبت عجیب صفت ہے کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
باوجود صفت علمی کے مشہور ساتھہ صفت صحبت کے ہوئے یعنی صحابی
کہلائے اور مولانا مولوی ابوبکر نہین کہلائے **شعر**

| | |
|---|---|
| از کنز و قدوری نتوان یافت خدا را | در مصحف دل بین کہ کتابی بہ ازین نیست |

حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے جب مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی کو
بعد مہمان کرنے کے جب مراد آباد سے رخصت کیا
تو حضور نے اونکے رخصت کے وقت ایک شعر پڑھا اور فرمایا
کہ اسکو پڑھا کرو وہ شعر یہ ہے **شعر**

| | |
|---|---|
| سیاحی دل کن کہ دیارے بہ ازین نیست | در یاد خدا باش کہ کارے بہ ازین نیست |

اب سنیئے کہ بھوپال سے ایک بڑے محدث تشریف لائے حضرت قبلہ
درس حدیث دے رہے تھے محدث صاحب نے بعد ختم کے فرمایا کہ آپ
ہمارے لیے دعا کیجیے کہ قرض ادا ہو جائے اور تنخواہ بڑہ جائے آپنے
دعا کی اور تھوڑا ٹھیر کر فرمایا کہ بس اب جاؤ ہر چند اونھوں نے
اپنے قیام کے لیے زور مارا مگر قبول نہوا اور رخصت کر دیے گئے تمام
مسافران مسجد کو بہت حیرت ہوئی کہ ایسا بڑا محدث آدمی اور فورًا
رخصت کر دیا جائے مولوی عبد الکریم صاحب نے لوگوں کی
تشفی کی کہ محدث صاحب صرف دنیا کے کام کے واسطے تشریف
لائے تھے اس لیے جلد رخصت کر دیے گئے۔

## بیان ملاقات اور رخصت مولانا عبد الحی محدثؒ اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ وغیرہ کا

جب مولانا عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپکی ملاقات کو تشریف
لائے تو اتنے بڑی خوشی آپکو تمام عمر نہیں ہوئی تھی اور آپ نے اپنی
چارپائی پر بٹھایا اور تعظیم کی اور فرمایا کہ مینے بوڑھا ہو کر تمہاری
تعظیم بسبب علم تمہارے کے جو کی ایسی مثال ہے کہ جیسے حضرت
عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کی تھی اور
جناب احمد میاں صاحب کو بلا کر فرمایا کہ تمکو انکے آنے سے خوشی ہوئی یا نواب

مجھے یوں ہے کہ [illegible] حضرت عمر عبد اللہ بن عباس کی تعظیم [illegible] تھی

حیدرآباد کے آنے سے حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا کہ انکے ملنے
سے مین خوش ہوا حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے نئے مکان کے دالان مین چارپائی
بچھاؤ کہ یہان مسجد مین زمین پر تکلیف ہوگی اور کھانا انکے واسطے اچھا
اچھا طیار کرو اور چونکہ حضرت کی عادت ہر علم مین چھیڑ چھاڑ کی تھی
اسلیے آپ نے عند الملاقات مولانا عبد الحی صاحب سے پوچھا بھلا
تم تو بڑے فقیہ ہو ہدایہ کا حاشیہ تمنے خوب لکھا یہ تو بتاؤ کہ تمنے راستہ
مین نماز مسافرت کی موافق مذہب حنفیہ کے کیون نہین پڑھی یعنی قصر
نماز کیون نہین کی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ نے ہملوگ آٹھ نو آدمی کے
سامنے اس حکایت کو لکھنؤ مین بیان کیا تھا اوس مین کئی رئیس مونگیر مثل
شاہ احمد سعید اور شاہ محمد وغیرہ بھی تھے مولانا عبد الحی علیہ الرحمۃ فرماتے تھے
کہ یہ سب کشف فقط سنت پر عمل کرنے سے حاصل تھا المختصر مولانا عبد الحی
رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا نور اللہ مرقدہ کو اوس مسئلہ قصر کا یہ جواب دیا
کہ مین لکھنؤ سے سندیلہ کے نیت سے چلا تھا وہان آکر عزم ہوا کہ آپکی
زیارت حاصل کرین یہ دو سفر ہو گئے تین منزل نہین ہوئے آپ نے
اوسپر ارشاد فرمایا کہ بھائی تم تو بڑے محقق ہو مگر تحقیق مسئلہ یون ہی ہے
کہ فقہا نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ جب دو سفر کو جمع کیا جائے اوسپر
حکم تین منزل کا ہوگا اون دونون سفر کو سفر واحد سمجھا جاوے گا

مولانا عبدالحی صاحب مرحوم فرماتے ستھے کہ واقعی مین نے جو
کتابون کو دیکھا تو ترجیح اسی مسئلہ کو تھی پھر آپ رخصت ہوئے
اشعار مذاقیہ بوقت رخصت اس قبیل کی پڑہتے تھے شعر

| | |
|---|---|
| سرسبز ہو جو تیرا پائمال ہو | ٹھیری تو جس شجر کی تلے وہ نہال ہو |
| ہجوم داغ نے پھیری یہ گلفشانی کی | کہ اوس نے آپ تماشے کو مہربانی کی |
| دن مین سو سو بار وان جانا مجھے | اس مین سودائی کہا کوئی دیوانہ مجھے |

جب مولانا احمد علی صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے انکے آنے مین بھی
آپ نے بہت خوشی کی اسلیے کہ آپ مولانا شاہ اسحاق صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کے شاگرد ستھے جناب مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بخاری شریف چھاپ کر بہت عمدہ خوشخط ایک جلد آپ کی بھی تحفہ لائے
چونکہ آپکی عادت شریف تھی کہ جو کتاب مطبع سے لوگ نذر لاتے تھے اوسکو آپ
چند ورق ادھر اودھر کے اولٹ کر غلطی بتا دیتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ جیسے پہلے دیکھہ رکھا ہو غرض اس بخاری شریف مین کئے جگہہ ورق
بانداز اولٹ دیے اور فرمایا کہ یہ غلطی ہے اور وہ غلطی ہے اوستادی
حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث علیہ الرحمۃ بہت متعجب ہوئے کہ
مین آٹھہ برس سے اس کتاب کو درست کر رہا ہون غلطیان نظر نہین آئی تھین
آخر پھر غور کر کے کئے ورق کا غلط نامہ بخاری شریف مین چھاپکر لگایا گیا

پہر آپکو بہت خوشی سے باعزت رخصت کیا اسی طرح سے مولوی
امیر احمد صاحب سہسوانی جب تشریف لائے اور یہ اوستاد ہین مولانا
عبد الکریم صاحب کی جو مقیم مراد آباد ہین حضرت آپکی آنے پر بہی بہت
خوش ہوئی چونکہ علم ادب مین انکا زیادہ شہرہ تہا اسلیے بوقت سبق
بخاری شریف کے کہ بڑا حلقہ اہل علم کا تہا مولوی امیر احمد
صاحب سے جابجا لغت وغیرہ استفسار فرماتی رہی مولوی صاحب موصوف
بتاتے گئے مولانا نور اللہ مرقدہ آپ سے بہت خوش ہوئی اور کیون نہو
کہ یہ پرانی مدرس تہی پہر آپ تنہائی مین جاکر مرید ہوئے اور کہا کہ آج سے ہم
مقلد ہوتی ہین اور ہملوگون سی کہا کہ ہم مقلد ہوئی ہین مولوی صاحب موصوف
نی ہملوگون سے یہ بہی کہا کہ آپ لوگ طبقہ اولے کے فقہا کی تابع رہیے کہ اونکی
مسائل مین گنجایش مخالفت کو گفتگو کی نہین ہے اور اصول مستنبطہ امام
ابو یوسف صاحبؒ اور امام محمد صاحبؒ کہ طبقہ ثانی کی فقہا ہین جنکی
کتاب کیسانیات اور ہارونیات ہے کہ یہ سب امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے اصول سی مستنبط ہوئے ہین اونکے فروعات
مین گو اختلاف ہو مگر اصول مین سب امام متفق ہین راقم کہتا ہے کہ
جیسے تمام انبیا علیہ الصلواۃ والسلام کے جزئیات مین اختلاف ہے
مگر امور کلی مین اتفاق ہے بالآخر مولوی امیر احمد صاحب رخصت کیے گئے

اس طرح پر کہ مولوی عبد الکریم صاحب کئی برس سے مسجد مین معتکف
تھے اور احاطۂ مسجد سے باہر نہین ہوئے تھے مگر اوس روز اونکو حکم ہوا کہ مولوی
عبد الکریم صاحب بستی کے باہر تک اپنے اوستاد کے ساتھہ پہونچانیکو
جاوین ایکبار مولوی امیر احمد صاحب نے مولوی عبد الکریم صاحب کو خط لکھا
تھا مولوی عبد الکریم صاحب کا دستور تھا کہ کوئی کام بے اجازت حضرت
قبلہ کے نہین کرتے تھے وہ خط حضرت کی خدمت مین پیش کیا حضرت
نے فرمایا کہ اس کے جواب مین لکھدو

| الا حدیث دوست کہ تکرار می کنیم | ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم |
| --- | --- |

اسیطرح مولانا سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ اوستاد مولوی
ابراہیم صاحب وغیرہ کے کہ اونکے ہزارہا شاگرد ہوئے ہین یہ جب مراد آباد
تشریف لیگئے اونکے ساتھہ مولوی اکرم صاحب محدث بھی ہمراہ تھے
تو حضرت قبلہ اوسوقت چادر اوڑہ رہے تھے آپ نے پوچھا کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑہتے وقت کون دعا پڑہتے تھے
کئے علما تھے مگر کسی کو یاد نہین تھا اون عالمون نے کہا کہ اسوقت یاد
نہین آپ نے فرمایا کہ مجھے ساٹھہ برس ہوئے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑہی تھی بعد اوسکے آپ نے
ڈیڑہ ورق کے قریب کئی حدیث مع راویون کے سلسلہ وار بیان کرکے

دعا چادر اوڑہنے کی پڑہی سب لوگ حیران ہوئے مولوی سعادت حسین
صاحب نے اپنے مجمع مین بیان کیا کہ اس قدر ادعیات او رمعمولات
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد نہین ہے بیشک مولانا
فضل رحمن صاحب قبلہ کو بہت حفظ ہی فقط محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ بات حاصل ہے بعض اہل علمون سے قراء سبعہ کے
اختلاف قراءۃ لفظی کو پوچہتے تہے بعض وقت مجہسی بہی سوال فرماتے تہے
کہ اس لفظ کو قرآن کی کس کس طرح سے پڑہنا آیا ہے مثلاً مالک یوم الدین
یا ملاک یوم الدین غرض کہ علم قرآن جس کے متعلق اختلاف قراءۃ
اور ترجمہ لفظ کا زبان ہندی وغیرہ سلیس اردو مین اور عجائب
عجائب نکتہ قرآن شریف کے فرمانا آپ پر ختم تہا۔

## بیان آمد مجذوبون کا

دس پندرہ برس پہلے جب آپکو خود بہت جذب تہا اوسوقت
مجذوبون کو ٹہہرنے نہین دیتے تہے چنانچہ ایک مرتبہ دوپہر کا وقت تہا
کہ ایک مجذوب اندر گہس آئے اور آپ گنبد کے نیچے جہان آج مزار
مبارک ہی تشریف رکہتے تہے ایکبار آپ نے شور مچایا کہ چور گہس
آیا سپاہی کو بلواؤ ہم اور مولوی عبد الکریم صاحب اور ایک بزرگ
اطراف ردولی کے رہنے والے تہے مسجد سے دوڑے دیکہا کہ ایک

مجذوب صفت آپکے درکے سامنے چت پڑے ہوئے ہین اور اونکا
لوٹا مٹی کا ٹوٹا پڑا ہی اور آپ اونکو بار بار پیر مارتے اور اوٹھاتے ہین
اور دھکاتے ہین مگر مارتے نہین ہین آپ نے ہاتھہ پکڑا اور ہم سب
آدمیون نے کسی نے ہاتھہ اور کسی نے پیر پکڑا اور اونکو اوٹھاے ہوئے
بطور مردہ کے سڑک پر ڈال آئے پہر جب حضرت آکر بیٹھے تو امام علی
مرحوم خادم سے فرمایا کہ کواڑ بند کرو اوسوقت مسجد مین مسافرون مین سے
ہم فقط دو آدمی تھے خادمون مین سے فقط امام علی تھے اور تیسرے
مسافر جو اوسوقت وہان حاضر تھے وہ باہر مسجد کے ٹہیرے ہوئے تھے
اوس زمانہ مین کوئی تین منٹ سے زیادہ نہین ٹہرتا تھا مگر چیدہ لوگ بالآخر
تھوڑی دیر کے بعد امام علی سے پوچھا کہ وہ مجذوب کیون آئے تھے
کیا چاہتے ہین امام علی خود مجذوب الحال تھے اوس سے کچھہ ادا نہین ہوتا تھا
تو آپ اونپر بہت خفا ہوتے تھے امام علی کئی مرتبہ کی آمد شد مین کچھہ پیام
مولانا صاحب کی نزدیک لائے پہر اوس مجذوب کو آپ کی کہانا کہلوا دیا
اور لوٹا جو اونکا ٹوٹ گیا تہا دلوا دیا اور رخصت کیا آخر زمانہ مین جب
جذب آپکا مغلوب ہو گیا تھا اور سلوک غالب تھا تو پہر مجذوبون کو
آپ شب بہر ٹہیراتے تھے چنانچہ ایک مجذوب صاحب آئے حضرت
نے اونکی بہت خاطر کی اور مقبرہ مین ٹہیرایا اور رہلوگون سے

کہا کہ انسے چھیڑ چھاڑ نکرو یہ مجذوب ہیں کسی وقت کی نماز مجذوب صاحب نے نہیں پڑہی مگر حضرت نے اون سے کچھہ نہیں کہا بلکہ ہنس ہنس کر باتیں کرتے تھے جب صبح ہوئی تو چلتے وقت کئی جوڑی کپڑے نئے دیے آخر رات کو مجذوب صاحب نے چیخ ماری اور یہ غزل پڑہی غزل

| | |
|---|---|
| یہ منادی ہے کشور عشق میں اب | کوئی بوالہوس اس میں رہا نکرے |
| جو رہے تو صاحب درد رہے | کوئی درد کے اوسکی دوا نکرے |
| دل زار ہو گرچہ برنج تعب | اوسی کامل عشق میں جانونگا تب |
| کہ ہزار جفا کرے غیر سبب | کبھی یار کا اپنے گلہ نکرے |

چند بار جناب حاجی وارث علی شاہ صاحب تشریف لائے اور اونکے ساتھہ ڈیڑھ سو آدمی نعرہ لا الہ الا اللہ کا مارتے ہوئے داخل مراد آباد ہوئے اور سب کے سب پیادہ پا گویا حقیقت میں وہ احرام مکہ شریف کا باندہے ہوئے تھے ایک بار عجب اتفاق ہوا کہ نماز کا وقت تھا کہ شاہ صاحب موصوف تشریف لائے تو حضرت مولانا صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ ہمنے سنا ہے کہ تمنے نماز خدا کی چھوڑدی حاجی صاحب نے فرمایا کہ جی نہیں پڑہتا ہوں پھر حاجی صاحب نے مسجد میں وضو کیا اوسوقت مولانا صاحب امام ہوئے اور حاجی صاحب نے آپکے پیچھے نماز ادا کی۔

## بیان نصارے کی آمد کا

آپکی خدمت مین دو بار لفٹنٹ گورنر صاحب آئی ایک ابتدای ولایت
مین آپکی جسکو قریب پچاس برس کی عرصہ ہوا اور ایک مرتبہ حال مین آئی
تھے پہلی مرتبہ جو آئی تو غالبا چودھری صاحبان سندیلہ بھی ساتھہ تھے حضور سے
پوچھا ہماری سلطنت سی آپ خوش ہین فرمایا کہ ہان خوش ہون تمنی سڑکین
عمدہ بنوائین لوگونکو چلنے مین آرام ہی دوسری کچہری عدالت بنوائی جسمین
مظلوم و بیوہ لوگ اپنی حق کو پہونچتے ہین تیسرے شفا خانہ تمنی دوائی
مفت تقسیم کرنیکو بنوایا پھر پوچھا کہ آپ کسی بات سے ناخوش بھی ہین
فرمایا کہ ہان تمہارے عہد مین رشوت بہت ہی اسکا انتظام کرو اور قریب زمانہ
وصال کی جو لفٹنٹ گورنر صاحب آئی تو فقط آپکی عمر کا حال دریافت کیا اور
نیز روشنی چشم کا حال دریافت کیا آپنی فرمایا کہ مین بفضلہ تعالی چاندنی رات
مین عبارت پڑہ لیتا ہون ڈاکٹر جو ساتھہ تھی مونڈہے سے اوتر کر آپکی
آنکھہ کو کہ آپ چارپائی پر بیٹھے تھے دیکھنے لگی بہت تعجب کیا پھر آپکی تصویر کھینچنے
کا ارادہ کیا تو آپ راضی نہین ہوئے پھر دریافت کیا کہ آپکے بعد کون
گدی نشین ہوگا بڑا لڑکا یا چھوٹا لڑکا آپ نی سکوت کیا مگر ایک رئیس نے
حضرت احمد میان صاحب کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہونگے پھر مجلس برخاست
ہوگئی اسی طرح کمشنر جج کلکٹر صاحبان ہمیشہ آیا کرتے تھے اونکو آپ نصیحت
فرمادیا کرتی تھی کہ دیکھو ظلم نکرنا مخلوق خدا تمہاری ماتحت کی گئی ہی اور بعضونکو

اونکی عورتون کے باہر نکلنے پر منع فرماتے تھے کہ تم بڑی بے شرم ہوا یکمرتبہ
الہ آباد سے ہائیکورٹ کا افسر اس تحقیق کے لیے آیا تھا کہ آپ کے پاس مجمع
ہر ملک کے لوگونکا اسقدر کیون رہتا ہی کیونکہ اوسی زمانہ مین حیدر آباد سے
نواب خورشید جاہ حضرت کے پاس آئے تھے آپ نے فرمایا کہ تو بہ کی لیے لوگ
آتے ہین ہم اونکے گواہ ہو جاتے ہین تم بھی توبہ شرک سے کرو ہم گواہ ہو جاتے
پھر وہ انگریز بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپکے خرچ خانقاہ کے لیے اگر فرمائے
تو ملکہ کے پاس لکھون آپ نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی ہمارے پاس خدا کے
فضل سے دو جوڑی کپڑے اور دو لوٹے مٹی کے اور دو گھڑے
موجود ہین مجھے کیا ضرورت ہی وہ انگریز رخصت ہو گیا الغرض کہ
خلقت کی آمد شد کے بیان سے یہ غرض ہے کہ آپ قطب الارشاد تھے اسلیے
ہر فرقہ کے لوگ آپکی طرف رجوع ہوتے تھے اور اپنی حاجت کو وقت پریشانی کے
سب پیش کرتے تھے **مثنوی**

| ہر کہ مست عالم عرفان گشت | برہمہ خلق وجہان سلطان گشت |
|---|---|

## بیان آپ کے خلوت گزین ہونے کا

آپکو تخلیہ سے ہر وقت الفت تھی پہلے زمانہ مین تو خلوت محض تھی
جب آپکی درویشی کی بو مثل گلاب کے تمام عالم مین پہونچی تو مخلوق خدا
بحکم خالق ارض وسما سب محبت کرنے لگی حدیث مین آیا ہی کہ جب خدا

کسی بندہ سے خوش ہوتا ہے تب آسمان پر اور زمین پر منادی کیجاتی ہے کہ فلان شخص کو ہمنے دوست رکھا تم لوگ بھی دوست رکھو الغرض مصداق اس شعر کی ہو گئی شعر

| | |
|---|---|
| شہر مین اپنے لیلی نے منادی کر دی | کوئی پتہر سے نہ مارے مرے دیوانہ کو |

بہرکیف زمانہ آخر مین آپ کو خلوت در انجمن زیادہ حاصل تھی کبھی تو لیٹ جاتے تھے اور چادر اوڑھ لیتے تھے اور جب کسی نے کچھ عرض کرنا چاہا تو خدام یا صاحب حاجت پیر دباتا تھا آپ اوٹھہ بیٹھتے تھے مگر اوس بیداری مین بھی خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تھا اسلیے باتون مین آپ سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی دوسرے سے متوجہ ہین بہ تکلف ہماری طرف متوجہ ہین خط کے جواب مین فقط سلام و دعا پر ختم کرتے تھے اور کبھی کوئی جملہ بھی لکھدیتے تھے اور ہر وقت کے کلام مین بھی عجب انداز تھا خود آپ نے کبھی کسی بات کا سوال کیا اوسکا جواب ہمنے دیا اوسپر خفا ہوجاتے تھے کہ کیا بک رہے ہو عرض کیا گیا کہ آپ نے جو پوچھا تھا اوسیکا جواب دیا گیا فرمایا کہ ہمنے کب پوچھا تھا الغرض فنائیت اور استغراق اس درجہ کا تھا کہ بعض وقت بہ تکلف ہملوگونکو پہچانتے تھے اور فرماتے تھے کہ کون ہو کہان سے آئے ہو گویا کہ آپکو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تھا چنانچہ ہمنے ایک مرتبہ عرض کیا کہ جب آپ

دنیامین مجکو باوجود تمام بتانے کے نہین پہچانتے ہین اور فرماتے ہین
کہ کون تجلی پہر قیامت مین آپ کیونکر پہچانینگے اوسوقت آپنے مُکّا پیٹہہ
پرمحبت اور شفقت سے مار کر اپنی طرف کہینچا اور فرمایا کہ فلان وجہ سے
اوسوقت ہمارے قلب مین نہایت خوشی ہوئی جسکا بیان تحریر سے باہر ہے
راقم نے یہ سمجہہ لیا کہ اوس عالم مین سب قسم کا حجاب اوٹہہ جاویگا
اور سب قسم کی مشغولی اس عالم کی اوٹہہ جاویگی پہر درمیان پیر و مرید
کے وہان کچہہ تکلف نہ رہے گا مثنوی

| | |
|---|---|
| یک زمان تنہا بمانی تو ز خلق | در غم اندیشہ مانی تا بحلق |
| این جہان خسم است دل چون جوی آب | آنجہان حجرہ است و دل شہر عجاب |
| ہر کہ در خلوت بہ بینش یافت راہ | او ز دانشہا نجوید دستگاہ |
| با جمال جان چو شد ہمکاسہ | باشدش ز اخبار دانش ماسہ |
| چون تجلی کرد اوصاف قدیم | پس بسوزد وصف حادث را گلیم |
| ملک دنیا تن پرستان را حلال | ما غلام ملک عشق بیزوال |
| این جہان و ساکنانش منتشر | وان جہان و ساکنانش مستقر |
| در درون یکذرہ نور عارفی | بہ بود از صد معرف ای صفی |

## بیان آپ کے متوکل ہونے کا

آپکی اوقات شغل دنیا مین تمام عمر کبہی نہین رہی ہے بلکہ کلام دنیا

بہت کم کرتے تھے اور کلام دنیا بھی کس قسم کا کہ وہ عین دین تھا یعنی
یہی لکڑی دال وغیرہ کی خرید فروخت کا اہل و عیال کے لیے و نیز مسافرون
کے لیے تصفیہ کرنا اس کے سوا اور کچھہ نہین فرماتے تھے مثنوی

| | |
|---|---|
| چیست دنیا از خدا غافل بودن | نی قماش و نقرہ و فرزند و زن |

## اشعار از سعدی رحمۃ اللہ علیہ

| | |
|---|---|
| کس ازین نمک ندارد کہ توای غلام دارد | دل ریش عاشقانرا نمک تمام داری |
| نہ من فتادہ تنہا بکمند آرزویت | ہمہ کس سر تو دارد تو سر کدام داری |
| چہ مخالفت بدیدی کہ مجالست بریدی | مگر آنکہ ما گدائیم و تو احتشام داری |
| بجز این گنہ ندارم کہ محب مہربانم | بچہ جرم دیگر از من سر انتقام داری |
| سخن لطیف سعدی نہ سخن کہ قند مصری | خجل ست ازین حلاوت کہ تو در کلام داری |

آپکا توکل محض اللہ پر تھا اگرچہ آخر زمانہ مین جناب نواب صدیق حسن خان
صاحب مرحوم مغفور نے سو روپیہ مہینا بھی ریاست سے کرا دیا تھا مگر کبھی
آپ نے اوس سے اپنا کام نہین چلایا بلکہ ایک مرتبہ نواب صاحب مرحوم مغفور نے
کہلا بھیجا تھا کہ سو روپیہ مہینہ آپکو پاس ریاست سے جاتا ہے آپکو ملتا ہے یا نہین
آپ نے نہایت بے توجہی سے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ کیسا سو روپیہ آتا ہے
مجھکو تو کبھی ملا نہین اور حقیقت اوسکی یہ تھی کہ چونکہ آپکے نزدیک روپیہ کی قدر
ٹھیکری کے برابر بھی نہ تھی لہذا اوسکی طرف التفات نہ تھا اسلیے لڑکے گھر کے

منی آرڈر لیکر اپنے مصرف مین لاتے تھے یعنی احمد میان صاحب کی مصرف
مین آجاتا تھا ایک مرتبہ نواب خورشید جاہ حیدر آباد نے ہزار روپیہ کا نوٹ
نذر کیا چونکہ ایک بنیا خادم خانقاہ دیر سے عرض کر رہا تھا کہ لڑکی کی شادی
کے لیے چھہ سو روپیہ چاہیے نوٹ اوسی کی حوالہ ہوا کہ چھہ سو روپیہ لیکر چار سو
یہان دیجا وہ بھی بنیے کو جو صبح شام آٹا دال پہونچاتا تھا اوسکو دیدیا مہینہ
مین ہزارہا روپیہ نذر آتا تھا اور سب کھانا کھلانے اور دینے لینے مین خرچ ہوجاتا تھا

## بیان آپکی قناعت اور سخاوت اور طریقہ معاش کا

کاسۂ چشم حریصان پر نشد
تا صدف قانع نشد پر در نشد
اشعار

گنج قناعت ست کہ دل را غنی کند
ای دل اگر غنا طلبی ترک ساز کن

آنانکہ زیر سایۂ ہمت مقام شان ست
در دل چرا تخیل بال ہما کنند

شوریدگان حسن جمال و جلال یار
تسکین دل بملک دو عالم کجا کنند

آپکے بڑے صاحبزادہ محل اول سے میان عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہ آپکے
بہت مشابہ چال چلن مین تھے گردن آپکی ایسی تھی کہ پیچھے سے کبھی
تمیز نہین ہوتی تھی کہ مولانا قدس سرہ تشریف لیجاتے ہین یا صاحبزادہ
جاتے ہین اور اوسی طرح کی پوشاک تھی آخر ایک روز اون سے ہمنے پوچھا
کہ عمر آپکی بہت معلوم ہوتی ہے غالباً ساٹھہ برس سے زیادہ ہوگی آپ نے
مولانا صاحب کو اسی طرح متوکلانہ اوقات دیکھا ہے یا مدرسی وغیرہ کرتے ہوئے

دیکھا اونہون نے فرمایا کہ ہم اپنی یاد سے اسی طرح متوکلانہ اوقات آپ کی
دیکھتے ہین کہین نوکری چاکری آپ نے نہین کی نقل عالم ازل مین سب
روحون کے سامنے ایک ایک پیشہ رکھدیا گیا سب نے ایک ایک پیشہ
اختیار کیا پھر جب آدمی اس عالم مین آتا ہے اوسی پیشہ کی طرف مائل ہوتا ہے
پھر اوسی عالم مین ایک فرقہ تھا کہ جس نے کوئی پیشہ اختیار نہین کیا اون سے
جب کہا گیا کہ تم بھی کوئی پیشہ اس مین سے اختیار کرو اونہون نے کہا کہ ہمسے کوئی
پیشہ نہین ہوگا تب مقامات عبادت اون پر پیش کیے گئے اونہون نے کہا
بیشک یہ پسند ہے تیری خدمت دنیا مین جا کر کرین گے حکم باری تعالی ہوا کہ اے
دنیا جو تیری خدمت کرے تو اوس سے خدمت اپنی لے اور جو میری خدمت
کرے تو اوسکی خدمت کر ارشاد ہوا کہ قسم ہے ہمکو اپنے جاہ جلال کی انہین
دنیا دارونکو تمہارا مسخر کردونگا اور جسکی تم سفارش کروگے اوسکی سفارش ہم سنینگے
حضرت قبلہ نے راقم الحروف سے بطور تعلیم فرماتے تھے کہ جب مین دہلی سے آیا
تو سنا کہ فرنگی پل بناتے ہین اور دو آنہ مزدوری دیتے ہین چنانچہ ہمنے بھی
ایک روز مزدوری کر لی تھی اور شام کو ہمکو بھی دو آنہ دیے تھے
روزمرہ کے خرچ کا یہ قاعدہ تھا کہ بنیا مقرر تھا آپکو اودھار دیا کرتا تھا جب آپکو
فتوحات آتی تھی تب اوسکا ادا کر دیا جاتا تھا اوسکے لیے نہ کوئی بہی تھی نہ کھاتا دس
پانچ بنیے دوکاندار مقرر تھے حتی کہ نقد روپیہ بھی وہی قرض دیتے تھے

مگر بغیر سود کے آپکو قرض دیتے تھے آپکو روپیہ قرض لینے کی اوسوقت ضرورت
ہوتی تھی کہ عرب یا پنجاب یا ولایتی یا اسی ہندوستان کے آدمی آتے تھے اور
خرچ اونکی پاس نہین ہوتا تھا تو حضور دس پانچ روپیہ دیکر رخصت کرتے تھے
ہزار ہا روپیہ ماہوار کا خرچ تھا بعض مہینہ مین کچھہ زائد بھی ہوتا تھا ارباب ملاتو ان
کا خرچ اور بڑی صاحبزادی صاحبہ کا خرچ بھی مین سے تھا قرض لیکر بنئے سے
کام کرنے مین حضرت قبلہ کی یہ مصلحت تھی کہ اگر مال مشکوک بھی مسلمان
میرے پاس بھیجین گے تو بنیے کافر سے تبادلہ ہوجاویگا تب موافق اس قول
کے پاک ہوگیا یعنی تبدل ید سے تبدل ملک کا ہوگیا آپ نے یہ روش وہلی کے
خانقاہون سے سیکھی تھی حضرت قبلہ ایک گھنٹہ بھی روپیہ نہین رکھتے تھے
جب کسی نے نذر کیا فوراً بنیے کو بلا کر دیدیتے تھے آپ کے بالکل مال مین سے
لوٹا ایک دو گھڑے ایک چارپائی دو جوڑے کپڑے اسکے سوا کچھہ نہین تھا
مقبرہ یعنی گنبد مین ہمیشہ قیام رہا شعر

دل خون شدہ لگ جو گیا ہے مرا یہ جو چاہو کہ جور وستم سے چھٹے
اسے پیسئے لاکھہ برنگ حنا نہین دخل تمہاری قدم سے چھٹے
کبھی دیر مین تھے کسی بت پہ فدا کبھی کعبہ مین کرتے تھے جاکے دعا
ترے در پہ جو بیٹھے تو خوب ہوا کہ کشاکش دیر و حرم سے چھٹے

ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آگ کی دہونی پر لوگ آپکے اعتراض کرتے ہین کہ حقہ

والونکی مدد کرتے ہین اور یہ مکروہ ہے اور علاوہ اسکے تمام رات دن آگ جلانی ایک قسم کا اسراف بیجا ہے ارشاد ہوا کہ یہ آگ جو تمام رات دن جلا کرتی ہے حقہ والون کے لیے نہین ہے بلکہ اسلیے ہے کہ ہمارے گاون کے غریب آدمیون کو آگ نہین ملتی ہے اسلیے یہ آگ روشن رہتی ہے اور اکثر نمازی پانی گرم کرکے غسل بھی کرتے ہین آپکے پاس تحفہ ہر ملک سے صدہا قسم کی چیزین از قسم ملبوس یا غیر ملبوس آتی تہین مگر سب تقسیم ہو جاتی تہین ایکمرتبہ فقیر کے سامنے ایک ٹوکرہ مراد آبادی برتن کا آیا آپ نے بعد مغرب سب نمازیون کو برتن تقسیم کر دیے دو ایک برتن تو اسے کہڑے ہوئے تہے اونکو دیدیے کہ ضیا جنزاوی کو دے آؤ اور ایک گلاس اپنے لیے رکھہ لیا اوسکو بھی کسی مسافر کو شب کو دیدیا

## مثنوی

| | | |
|---|---|---|
| بند بگسل باش آزاد ای پسر | | چند باشی بند سیم و بند زر |
| گر بریزی بحر را در کوزۂ | ایضاً | چند گنجد قسمت یک روزۂ |
| نفس قانع گو گدائی میکند | | در حقیقت پادشاہی میکند |

ایک بار مجھہ سے ارشاد ہوا کہ ایک شخص کہہ گیا تہا کہ اگر مین اول درجہ کا ڈپٹی ہو جاؤن تو پانسو جلد یا تین سو جلد قرآن مجید کے اپکی خدمت مین نذر کرونگا اب تک نہین بھیجین پھر کئی روز بعد حضور کی خدمت مین قرآن شریف جسقدر وہ کہہ گئے تہے بھیجے پھر ہمنے دیکھا کہ بعض بعض جلد بڑی بیش قیمت مطلا ہے آپنے

اس طرح سے جلد جلد تقسیم فرما دیا کہ کوئی جلد باقی نرہی ایک جلد راقم کو بھی
ملی تھی اسی طرح ہمیشہ قرآن شریف یا اور کتابین اہل مطبع بھیجا کرتے تھے
دیہات کے لوگ جو جمعہ پڑھنے کو آیا کرتے تھے اون سے استفسار فرمایا کرتے
تھے کہ تمہارا لڑکا کیا پڑھتا ہے جس نے کہا کہ قرآن شریف پڑھتا ہے اوسکو
آپ دیدیا کرتے تھے شام تک کچھ کتاب وغیرہ باقی نہین رہا کرتی تھی اسیطرح
آم کی زمانہ مین ٹوکرون آم آتی تھے اور شیرینی بکثرت آتی تھی اہل مسجد اور بستی
کے لوگون مین تقسیم ہوجاتی تھی **نقل** ایک مرتبہ جناب شاہ غلام رسول صاحب
قدس سرہ کانپوری والد جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب کانپوری آپکے
پاس بہ نظر ملاقات تشریف لیگئے توکسی نے ایک عبا پر تکلف بیش قیمتی آپکو نذر
کی اور ایک جلد قرآن شریف مطلا اٹھارہ روپیہ کی بھی نذر کی حضرت قبلہ نے شاہ غلام رسول
صاحب کو دیدیا اور فرمایا کہ آپ تکلف کا کپڑا پہنتے ہین اسکو آپ ہی پہنئے
اور قرآن شریف بھی انہین بزرگ کو دیدیا شاہ صاحب موصوف بھی اس
سخاوت کو دیکھکر حیران ہوئے اور فرمایا کہ بس توکل اسکو کہتے ہین کپڑے
صدہا قسم کے آپکی خدمت مین آتے تھے لٹھا ململ شال دوشالہ کمخواب سب
طرح کی نذرین گذرتی تھین مگر آپ سب تقسیم کر دیتے تھے خود دو تین آنہ
گز کا کپڑا از قسم لٹھا وغیرہ کا انگرکھا پہنتے تھے انگرکھا آپکا بطور مشائخون کے
ڈھیلا ڈھالا ہوتا تھا غرارہ یعنی ڈھیلا پائجامہ اور ٹوپی دوپلی پہنتے تھے مگر

حسن کا یہ حال تھا کہ جسوقت حضور حجرہ سے نکلتے تھے سب لوگون کی نظر
آپکی صورت کی طرف ہوتی تھی اور یہی جی چاہتا تھا کہ تمام دن آپکی صورت
دیکھا کرین چنانچہ ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب سے ذکر آیا کہ آپکو ہر وقت دیکھتے
ہی کو جی چاہتا ہے مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ خدا کی قدرت ہے کہ
غیب سے باری تعالی نے حضرت مولانا قدس سرہ کو لباس جمیل سر سے
پاؤن تک اوڑھا دیا ہے اوسیکا یہ اثر ہے کہ ہر شخص کیا مسلمان کیا ہندو کیا
نصارے جس نے آپکی صورت مقدس دیکھی عاشق ہوگیا

| | | |
|---|---|---|
| سوی زلفش نگہی کردن و رویش دیدن | ایضاً | گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن |
| نیست چیزی بکفم لائق مہمانی دوست | ایضاً | مرغ دال را بکشم بہر تو بریان سازم |
| غلام نرگس مست تو تاجدارانند | مثنوی | خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند |
| زین نفس جان دامنم بر تافتہ است | | بوی پیراہان یوسف یافتہ است |

## بیان آپکے حقہ نوش کرنے کی وجہ

آپکو ریاح کی بڑی سخت بیماری رہتی تھی اس سبب سے پاپخانہ نہین ہوتا تھا علمائے
دہلی جو طبیب بھی تھے اور بزرگ بھی تھے بلکہ سنا ہے کہ جناب مولانا شاہ اسحق
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت حقہ پینے کی آپکو دی تھی کہ مریض کو مباح ہے
اور اسی پر حقہ بھی فقہ کا ہے ہم نیچہ کا مدار پر تکلف تحفۃً آپکے لیے لیتے آئے تھے آپ
بہت خفا ہوئے کہ افسوس بہت راقم ذی علم ہو کر میرے لیے یہ نیچہ تحفہ لے آئے ہو تم اسکی

عوض تسبیح لاتے یا ڈھیلا کھیت سے اوٹھا لاتے اوسکو ہمین لا کر تحفہ دیتے
اور فرمایا کہ بزرگون کی پاس جائے تو کچھہ تحفہ ضرور لیجائے ہملوگون کے پاس جب کچھہ
نہین ہوتا اور دہلی پہونچگئے تو ڈھیلے کلوخ کے لیے اپنے پیر و مرشد کے پاس لیجاتے تہے
پھر فرمایا کہ مین بیمار رہتا ہون اسلیے بزرگون نے مجکو حقہ کی اجازت دی ہے
تم دعا کرو کہ خدا مجسے چھوڑا دے ہمنے عرض کیا کہ جب بیماری ہے تو آپ معذور
ہین آپنے کچھہ ایسا لفظ فرمایا جس کے معنی یہ تہے کہ ہم شارع کی طرف سے مجبور
کیے گئے ہین آپ کو ہر بات مین سنت رسول اللہ صلعم کا لحاظ تہا باوجودیکہ بہت
سے خدام ساتھہ ہوتے تہے مگر تہوڑا غلہ اپنے ہاتھہ مین بہی اور رومال مین مثل
دال وغیرہ کے مزدور کے شامل بازار سے لاتے تہے اور ایک بڑا عصا دست
مبارک مین ہوتا تہا یہ سب باتین اوسوقت مین ترک ہوئین جب آپ چارپائی
پر علیل ہو کر پڑے اور انتظام طعام جناب احمد میان صاحب کے حوالہ ہوا اور نظم مسجد مع امامت کے

## بیان آپکے تحصیل علم کا

حضرت قبلہ نے شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے لکھنؤ مین پڑہا تہا اور جب دہلی
تشریف لیگئے مرزا حسن علی صاحب محدث بنارسی اور مولوی حسین احمد صاحب
اور آپ تینون صاحب ساتھہ گئے تہے پہر آپ نے علم حدیث دہلی مین شاہ
عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ اور مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑہا پہر
آپ سات برس دہلی تشریف لیگئے مجھے ارشاد ہوا کہ ملا محمد مظہر صاحب
اور ٹوپی دو ہی مین چہہ مہینہ تک صحبت مین مولانا

شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کر رہا ہون مسلسل بالاولیت کی
حدیث کی سند شاہ صاحب سے آپنے لی تھی شاہ صاحب نے چار مہینہ ٹھہرنے
کو فرمایا تھا مگر آپنے معذرت فرمائی کہ والدہ صاحبہ کی اجازت نہین اور بعض
لوگون سے آپنے ایک مہینہ کا قیام ذکر فرمایا ہے مطابقت ان اقوال مین اسطرح
پر ہے کہ آپنے چونکہ سات بار سفر دہلی کیا ہے اسلیے ہر بار مختلف طور پر ٹھہرنیکا اتفاق ہوا
اور حضرت شاہ غلام علی صاحب کو بھی سند حدیث حضرت شاہ
عبدالعزیز صاحب سے تھی اور شاہ ابوسعید صاحب کو بھی لہذا اس بات
سے باہم ان حضرات کے ارتباط بہت تھا اور آپکے روبرو اگر کوئی شاہ احمد سعید
صاحب سے مسئلہ مسائل کا سوال کرتا تھا تو شاہ صاحب آپکی طرف اشارہ
کر دیتے تھے کہ ان سے پوچھو آپ حل فرما دیا کرتے تھے ایکبار حضرت شاہ ابوسعید صاحب
کو ایک مشکل واقع ہو گئی تھی کہ حل نہین ہوتی تھی حضرت کو معلوم ہوا آپنے اونکو
کچھہ بتلا دیا وہ مشکل اونکی حل ہو گئی راقم الحروف جب مدینہ گیا تھا تو شاہ محمد مظہر
صاحب سے وہان ملاقات ہوئی اوسوقت بڑا حلقہ توجہ ہو رہا تھا آپنے بعد ہمارے
نام پوچھنے کے حضرت مولانا صاحب قبلہ کا ذکر فرمایا اوس وقت شاہ
صاحب نے بہت تعظیم سے کہا کہ اب اسوقت مین ہملوگون کے بزرگون مین حضرت
مولانا صاحب رہگئے ہین اور دیر تک حضرت کا تذکرہ کرتے رہے اور اسیوجہ
سے راقم کی خاطرداری بہت کرتے تھے ایسا ہی حضرت شاہ عبدالغنی صاحب بھی

آپ کو یاد کیا کرتے تھے اسی طرح ہمنے علما و مشائخان مکہ کو آپکے ساتھ بہت
ادب کرتے ہوئے پایا چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ نے اس لفظ
سے یاد فرمایا کہ اس زمانہ مین حضرت کا ہونا نہایت مغتنمات سے ہے اور فرمایا کہ ہمارے چچا
پیر ہوئے اسلیے کہ حضرت حاجی صاحب کے پیر و مرشد طریقۂ نقشبندیہ مین حضرت
مولانا شاہ نصیر الدین صاحب دہلوی علیہ الرحمہ حضرت قبلہ کے پیر بہائی
تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مولانا منظور احمد صاحب خلیفہ مولانا شاہ
عبد الغنی صاحب و حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے ایک جماعت چلہ کش
سے کہ جبل نور وغیرہ کے تھے خاص کر واسطے دریافت خیریت حضرت قبلہ کے
ہمراہ آئے تھے راقم سے ملاقات کروائی اور عند الملاقات اونہون نے مجھسے
خیریت حضرت قبلہ کی دریافت کی اور بیان کیا کہ ہملوگونکا قصد ہے کہ اونکی زیارت کو
ہندوستان جائین آج تک ایسی ہیبت کسی کے ملاقات مین راقم کو یاد نہین

## شعر فرمودۂ حضرت قبلہ

| | |
|---|---|
| عیش کا نام لے نہ تو ہمسے | ہمکو فرصت کہان ترے غم سے |
| جب سے عالم ترا نظر آیا | اوٹھہ گیا دل تمام عالم سے |

## بیان آپکی بیعت کا

آپنے علم سلوک حضرت شاہ محمد آفاق رح سے حاصل کیا اور اجازت و خلافت آپکو
آپ ہی سے تھی آپ زمانہ قیام دہلی مین حلقہ توجہ فرماتے تھے آپکے حلقہ مین

جناب شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ بھی بیٹھے تھے آپ شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد الغنی صاحب کو میاں احمد سعید میاں عبد الغنی فرمایا کرتی تھی جناب شاہ عبد الغنی قدس سرہ کے مرید حافظ فیض اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ ایک مرتبہ مراد آباد حاضر ہوئی تو فرمایا کہ تم میری پوتے ہوئے شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ شاہ غلام علی قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ سے تھے حضرت مولانا صاحب قبلہ نی فرمایا شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ بھتیجے ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ ہمیشہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو جایا کرتے تھے کہ آپکو اولاد مجدد صاحب سمجھتے تھے اسلیے تعظیماً تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ بھی جناب شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم بسبب اولاد مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہونے کی فرمایا کرتی تھے

## نقل اجازت نامہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ بنام نامی حضرت قبلہ قدس سرہ مع مہر

فقیر محمد آفاق احمدی ۱۲۰۸

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل رحمٰن بعافیت باشند بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جو از فضل پروردگار خیریت صحت و عافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب دیریست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کردہ باشند

شمارا اجازت است کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود
او را داخل نمایند و بدل متوجہ یاران باشند و محب علی را توجہ بداده باشند
و پیوستہ نویسان حالات باشند زیادہ نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند
و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و
عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام
سنت الاسلام و مبارک باد خوانند از اندرون دعوات خوانند علاوہ اسکے
ایک مکتوب اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا بنام مبارک حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے
نزدیک مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی موجود ہے کہ مشتمل بر اجازت طریقہ نقشبندیہ قادریہ ہے

## بیان ارادت مندان و اجازت یافتگان حضرت قبلہ

آپ اس تحریر کی بعد بیعت اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کی طرف
سے لیتے تھے اور خواص اور ارادت مندون کو اجازت توبہ لینے کی یعنی مرید
کرنیکی بھی دیتے تھے اور چونکہ حضرت قبلہ رض کو لفظ مسنون سے بہت عشق تھا
اور نیز اعلی حضرت رض نے اپنی اجازت نامہ مین لفظ خلافت کو نہین استعمال فرمایا
اسلیے آپ اپنی نائبون کو بلفظ اجازت یافتہ یاد فرماتی تھے گو اجازت اور خلافت
کی ایک معنی ہین مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہین فرمایا ہے
کہ فلان صحابی کو فلان کام پر خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اسلیے حضرت قبلہ سے جب
کوئی پوچھتا تھا کہ فلان شخص آپکے خلیفہ ہین تو فرماتی تھے نہین اجازت توبہ لینی کی

اور اللہ کے نام بتانی کی اونکو حاصل ہی شریعت مین وجود لفظ خلیفہ کا ہی
فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً
اسلیے حضرت سی جب ہمنی اتحاد معنی کو عرض کیا تو حضرت کبھی سکوت فرماتی اور کبھی
اقرار بھی فرماتی تھی ارشاد ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اجازت یافتہ ہین
اور تمکو بھی اجازت توبہ لینے کی ہے جو کوئی توبہ کری اوس سی توبہ لو اور اللہ کا
نام بتایا کرو اور وہان لڑکون کو جو تمسے پڑھتے ہین توجہ دیا کرو اور عالمون
کے لیے اجازت کی کچھ ضرورت نہین وہ خود اجازت یافتہ اپنے پیغمبر کیطرف
ہین راقم کہتا ہے کہ کتنے لوگ ایسے تھے کہ قریب روح قبض ہونی کی ہمسے
شوق زیارت و داخل سلسلہ ہونے کا حضرت قبلہ سے بیان کیا اور وقت
اون کو حاضری خدمت بابرکت کا نہین ملا جیسے ہماری والدہ صاحبہ اور
ایک صالح شخص جو رشتہ مین ہماری سالے تھے اور بہت لوگ کہ تمنای بعیت
ظاہر کرتے تھے اسلیے فقیر نے حضرت کی طرف سی بیعت لی اور داخل سلسلہ کیا
اہل علمو نمین اجازت یافتہ جناب مولانا محمد علی صاحب قبلہ کانپوری دام ظلہ جامع
علم ظاہر و باطن بقوت تمام ہین آپکے مرید اندازاً دس ہزار آدمی ہون گے
مونگیر عظیم آباد کی علاقہ مین آپکے بہت مرید ہین سو پچاس اچھی اچھی قابل و صالح
لوگ بھی بدین نور میان نے ذکر کیا کہ حضرت احمد میان صاحب نے عرصہ ہوا کہ
رسالہ اثبات التراویح حضرت مولانا محمد علی صاحب کا مجھکو ارسال فرمایا تھا اور لکھا تھا

کہ یہ رسالہ تصنیف سے مولانا صاحب موصوف خلیفہ اعظم حضرت قبلہ رض
کے ہے فقط اور ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ
مولوی محمد علی کی روح مثل روح متقدمین کے ہی معمولات حضرت مولانا
محمد علیصاحب دام برکاتہ مینے مولانا صاحب موصوف سے دریافت
کیا تھا کہ آپ کے معمولات جو دیر تک صبح کو پڑھا کرتے ہین کیا ہین فرمایا
کہ بعد نماز صبح کے نقشبندیہ قادریہ چشتیہ تینون طریقہ کا وظیفہ پڑھتا ہون
پہلے لا الہ الا اللہ دوسو بار اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی
العظیم استغفر اللہ سو مرتبہ یا عزیز ایک سو ایک مرتبہ یا برُّ دوسو دو مرتبہ
یا ذا الجلال والاکرام ایک سو مرتبہ یا ربِّ دوسو دو مرتبہ یا رزّاقُ
سو بار اور بعد ہر نماز کے درود شریف سو مرتبہ فقط

## بیان آپکی قطب الاقطاب ہونیکا

سب فرقہ تو حضرت شیخ ستمین آتے جاتے رہتے تھے مگر شیعہ بھی بکثرت
دعا کروانے اور زیارت کیواسطے آتے تھے ایکمرتبہ کوئی شیعہ صاحب آئے
اور مسجد مین اقامت چاہے مسجد والون نے غل مچایا آپنے جب
سنا تو اونکو آپنے بلایا کہ تم ادہر آؤ یہان ٹھہرو اور فرمایا کہ یہہ مرتضےٰ علیؑ کے
مہمان ہین بعد اوسکے شیعہ صاحب نے اپنی عقیدت حضرت قبلہ سے
ظاہر کی حضرت نے اونکو مرید کیا اس بات پر کہ ہم کسیکو برا نہ سمجھینگے بلکہ

اپنے کو سب سے برا سمجھینگے کیونکا شعر ہے

| | | |
|---|---|---|
| رہے دیکھتے اور ونکے عیب و ہنر | | تھی عیب کی جب ہمین اپنی خبر |
| تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا | | پڑی اپنی برائیونپہ جو نظر |

شعر

| | | |
|---|---|---|
| مرد از خود رستہ راحق برگزید | | ہر کہ در خود دید در وی کس ندید |
| دو اندرز فرمود بر وی آب | دیگر | مرا پیر دانائے مرشد شہاب |
| دیگر آنکہ بر غیر بد بین مباش | | یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش |

آپکی خدمتمین علماے غیر مقلدین بھی آتے تھے اور حدیث شریف کی سند لیتے تھے الغرض حضور کیخدمتمین والیان ملک اور اونکے اعزہ جیسے نظام حیدر آباد کے عزیز و نمین نواب خورشید جاہ وغیرہ آئے انگریزونکا بکثرت آپکے پاس آنا ہنود کا آنا جانا علما اور درویش کا ہجوم ملک بنگال اور پنجاب و افغانستان و اہل عرب کی آمد و شد سے یہہ سمجھا گیا کہ آپ قطب الاقطاب ہین اولیاء اللہ کے مقامات عالیہ مقام قطب الارشاد ہے اور اس سے زائد مقام قیومیت ہے بلکہ یہ مقام انبیا علیہم الصلوۃ کا ہے بعض بعض اولیاء اللہ کو بھی نصیب تھا جیسے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشان رضی اللہ عنہ حاصل یہ کہ رجوعات تمام عالم کی حضرت قبلہ کیطرف تھی شعر

| بدر فیض تو استاد بصد عجز و نیاز | | رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی |
|---|---|---|

آپ چہہ برسکی عمر کے تہے کہ والد ماجد آپکے اپنے پیر و مرشد مولانا عبد الرحمن صاحب لکھنوی قدس سرہ کے یہان حضرت قبلہ کو لیگئے مولانا موصوف نے اپنے لب سے لب لگا دیا اور فرمایا کہ یہ لڑکا ہندوستان کا قطب ہوگا اور قبل پیدایش کے بہی آپنے خبر دی تہی اور رسم مبارک حضور کا جواب مشہور ہے مولانا موصوف ہی نے رکہا تہا فی الحقیقت آپ اس صدی کے مجدد ہوئے کہ تمام علماء و فضلاء و مشایخ عصر اپنی مشکلات آپ ہی سے حل کرتے تہے

## دوسرا باب اصطلاح مین نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کے

فصل بیان مین لطائف عشرہ اور اوسکے مشغولی کے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ اور اونکے تابعون نے تحقیق کیا ہے کہ انسان مرکب ہے دس لطیفون سے پانچ عالم امر سے ہین قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی اور پانچ عالم خلق سے ہین نفس اور آب آتش خاک باد عالم امر اوسکو کہتے ہین کہ بمجرد امر کن کے ظہور مین آیا اور عالم خلق بتدریج پیدا ہوا اور دائرۂ امکان شامل ہے ان دونون عالم کو نصف دائرہ جو بالا سے عرش ہے عالم امر ہے نصف عرش سے فرش تک عالم خلق ہے جب اللہ تعالی نے ہیکل جسمانی انسان کو پیدا کیا تب لطائف عالم امر کو چند جگہہ پر اس جسم انسان مین بطور ودیعت کے تعلق اور تعشق بخشا اوسوقت یہ لطائف اپنے کو اور اپنی اصل کو

کہ انوار مجردہ تھے ہو لکر اس جسم ظلمانی کے تلذذ مین فریفتہ ہو کر ایسے پھنسے کہ کبھی بھولے سے بھی اپنے وطن اصلی کو اور اپنی اصل اور قرب الٰہی کی لطف کو یاد کرکے متوجہ نہین ہوتے ۔ گدائی در جانان بسلطنت مفروش ۔ کسی ز سایۂ این در بآفتاب سد ۔ اسلیئے ذکر شغل نکالا گیا ہے کہ تزکیہ و تصفیہ سے ظلمت جسمانی دفع ہو پہرا ہین اس عالم کی نظر آوین ۔

آن وطن شہریست کانرا نام نیست ۔ آن وطن ملک عراق و شام نیست
گفت معشوقی بعاشق کای فتا ۔ تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشترست ۔ گفت آن شہریکہ در وی دلبرست

## دائرۂ امکان

اصل اخفیٰ
نور اخفی رنگ سبز
اصل خفی نور سیاہ
اصل سر نور سفید
اصل روح نور سرخ
اصل قلب نور زرد
عرش
عالم امر
نفس
عالم خلق
آتش
خاک
باد
آب
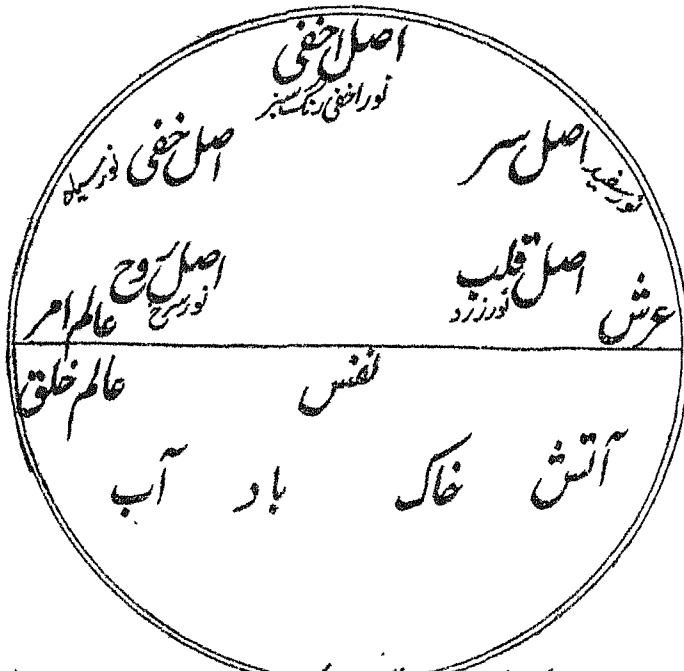
قلب بائیں پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے روح داہنی پستان کے

نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے سر یا بین پستان کے برابر دو انگلی کے فاصلہ پر سینہ کیطرف مائل اور خفی داہنی پستان کے برابر سینہ کیطرف دو انگلی کے فاصلہ پر اخفی بیچ سینہ مین علاقہ اور جگہ اپنی رکھتا ہے جب کسی بندہ پر اللہ اپنا فضل کرتا ہے تو اوسکو کسی دوست کی پاس پہونچا دیتا ہے کہ وہ بزرگ ریاضات اور مجاہدہ سے تزکیہ اور تصفیہ باطن کا کر کے اوسکو اپنی اصل کیطرف متوجہ کر دیتے ہین چونکہ ہمت طلبہ کی بالفعل قاصر ہے اسلیے ہر چند مشایخ ہین نے اعتدال اختیار کیا ہے اور اپنے طالب کو اتباع سنت اور اجتناب بدعت کا حکم فرمایا ہے اسی لیے ذکر خفی کو ذکر جہری پر اختیار کیا ہے کہ ستر درجہ زائد فضیلت ذکر خفی کی ذکر جہری پر ہے ؎

| ای مرغ سحر عشق زپروانہ بیاموز | کان سوختہ را جان شدہ آواز نیامد |
|---|---|

اور اس طریقہ مین تین شغل کا معمول ہے پہلا شغل ذکر ہے اسم ذات ہو یا نفی اثبات ہو اسم ذات اسطرح پر کہ زبان کو تالو مین لگا کر اور دلکو وسوسہ اور حدیث النفس سے خالی کرے اور صورت اوس بزرگ کی کہ جس سے تلقین ذکر کی پائی ہے بڑے ادب سے اپنے خزانہ خیال مین رکھی یا دلمین رکھے اور دل کی زبان سے کہ محل اوسکا بائین پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے اللہ اللہ کہے اور اس اسم مبارک کی تعریف کو کہ ایسی ذات جو صفات کاملہ کے ساتھ موصوف ہے اور منزہ ہے جملہ نقایص سے

کہ اوسپر ہم ایمان لائے ہین لحاظ رکھے اور تمام اوقات رات دن مین اس ذکر پر مواظبت کرے یہانتک کہ قلب ذکر سے جاری ہو جاے بعد اوسکے لطیفہ روح سے ذکر کرے بعد اوسکے لطیفہ سر سے بعد اوسکے لطیفہ خفی سے پھر لطیفہ اخفے سے اللہ اللہ کرے پھر لطیفہ نفس سے کہ محل اوسکا بینائی ہے پھر لطیفہ قالبیہ سے ذکر کرے کہ محل اوسکا تمام بدن ہے تاکہ ہر رگ و پا سے ذکر جاری ہو اور اسکو سلطان الاذکار کہتے ہین

شعر

| | |
|---|---|
| ہر کس بدرت در آرزوے دگرند | اندر تگ و پوی و جست جوی دگرند |

نفس

اخفی

خفی

سر

روح

قلب

مخفی نر ہے کہ تصور صورت شیخ جسکو عرف مین تصور شیخ کہتے ہین دفع وسوسہ مین بہت مفید ہے اور اسیکو انکے یہان رابطہ کہتے ہین ذکر بغیر رابطہ کے مفید نہین ہوتا ہے اور طریقہ ذکر نفی اثبات کا یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے نیچے روکے پھر مقام ناف سے لفظ لا کو خیال سے دماغ تک کھینچکر لاوے پھر الٰہ کو داہنے مونڈہے پر لاوے اور لفظ الا اللہ کو دل پر مارے اسیکو ضرب لگانا کہتے ہین پھر اسطرحپر ضرب لگاوے کہ اوسکا اثر دوسرے لطیفون پر پہونچے اور لفظ محمد رسول اللہ کو سانس کے چھوڑنے کیوقت خیال سے کہے

اگر حبس نفس ضرر کرے تو بغیر حبس کے کرے حبس نفس شرط نہین ہے ذکر نفی اثبات مین لحاظ معنے کا کرے مثلاً لفظ لا کے کہنے کیوقت خیال کرے کہ کچھہ مقصود ہمکو نہین ہے سواے ذات حق کے اور تمام ہستی کے نفی کرے یعنی اپنی ہستی کی نفی کرے اور تمام موجودات کی نفی کرے اثبات کیوقت ذات حق سبحانہ تعالی کا لحاظ رکھے دوسرا شغل رابطہ ہے یعنی مرشد کی صورت اندر دل کے یا مقابل دل کے خیال مین رکھے اپنی صورت کو صورت شیخ سمجھا اور جب یہ تصور یعنی رابطہ غالب آتا ہے ہر چیز مین صورت شیخ کی نظر آتی ہے اسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین الغرض محبت شیخ بھی رابطہ ہے تیسرا شغل مراقبہ ہے کہ وہ نگہبانی دلکی ہے خطروسے اور نگرانی فیضان آلٰہی کی ہے بدون ذکر اور بدون رابطہ مرشد کے اور بعضون نے یہ تعریف کی ہے کہ مراقبہ انتظار فیض کا مبدا فیاض سے کرنیکو کہتے ہین اور لحاظ وارد ہونیکا اوس فیض کے اپنے مورد پر کرنا چاہیے سیوا سطے

ہر مقام مین مراقبات جدا جدا مقرر فرمائے ہین ؎

| | |
|---|---|
| جو دل با دلبرے آرام گیرد | زوصل دیگرے کے کام گیرد |
| ہمنشین جب مرے ایام بھلے آوینگے | بن بلاے مرے گھر آپ چلے آوینگے |
| گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے | بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے |
| ہر رنگ مین جلوہ ہے تیری قدرتکا | جس پہول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے |
| عقل کے مدرسہ سے اٹھ عشق کی میکدہ مین آ | جام شراب بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو |

مراقبہ احدیت یہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھہ بند کرکے خیال کرے کہ اوس ذات جامع الکمالات کا فیض میرے قلب مین آتا ہے یہ مراقبہ دائرہ امکان مین کرتے ہین مبتدی کو پہلا مراقبہ اسیکا بتاتے ہین مراقبہ معیت علما معیت علمی کے قائل ہین اور صوفیہ معیت ذاتی کے بس اسجگہ اختلاف سے قطع نظر کرکے یون لحاظ کرنا چاہیے کہ جو معیت اوس تقدس و تعالی کو لایق ہے ذاتی ہو خواہ صفاتی اور جس معیت پر قرآن شریف ناطق ہے اور ہمکو اوسکے ساتھہ ایمان ہے وہ ذات ہمارے ساتھہ ہے اور ہر ذرہ ذرات عالم کے ساتھہ ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ اللہ معکم اینما کنتم یہ مراقبہ دائرۂ ظلال اسما و صفات مین کہ ولایت صغری اوس سے عبارت ہے کرتے ہین

دائرۂ ولایت صغرے
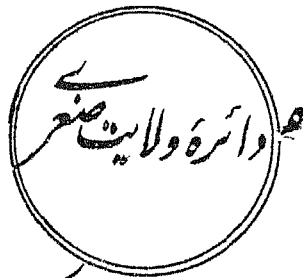
اس معیت کی مثال بزرگان دین نے یون لکھی ہے کہ جب غبار اوٹھتا ہے تو اوسمین فقط گرد اور تنکا نظر آتا ہے جب ہوا جاتی رہتی ہے تنکا اور گرد زمین پر گرجاتی ہے تو اس جگہہ مسئلہ نیست ہست نما اور ہست نیست نما کا یاد آیا ہوا جو اوسمین ہے خاک کو بصورت بگولا لیے پہرتی ہے وہ نیست نما ہے اور خاک او رتنکا ہست نما ہے مگر واقع مین نیست ہی اسیطرح

ہمکو آپکو اوسکی قدرت لیے پہرتی ہے جب اوسکا ارادہ ہمسے گناہ ہونیکا نہیں ہوتا

## شعر

| | |
|---|---|
| ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی | او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر |
| درین دیار بآن زندہ ام کہ گاہی | نسیم عاطفتی زان دیار مے آید |

مراقبہ اقربیت سطرح کرتے ہین کہ وہ ذات کہ زیادہ قریب ہے میری شہرگ سے اوسکا فیض آتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نحن اقرب الیہ من حبل الورید مراقبہ دائرۂ ولایت کبری مین معمول ہے ؎ دوست نزدیکتر از من بمن ست وین عجب کہ من از وی دورم ✽ ہر کہ بوئی بشنوم از بوی او مست رفتم بیخبر در کوی او ✽
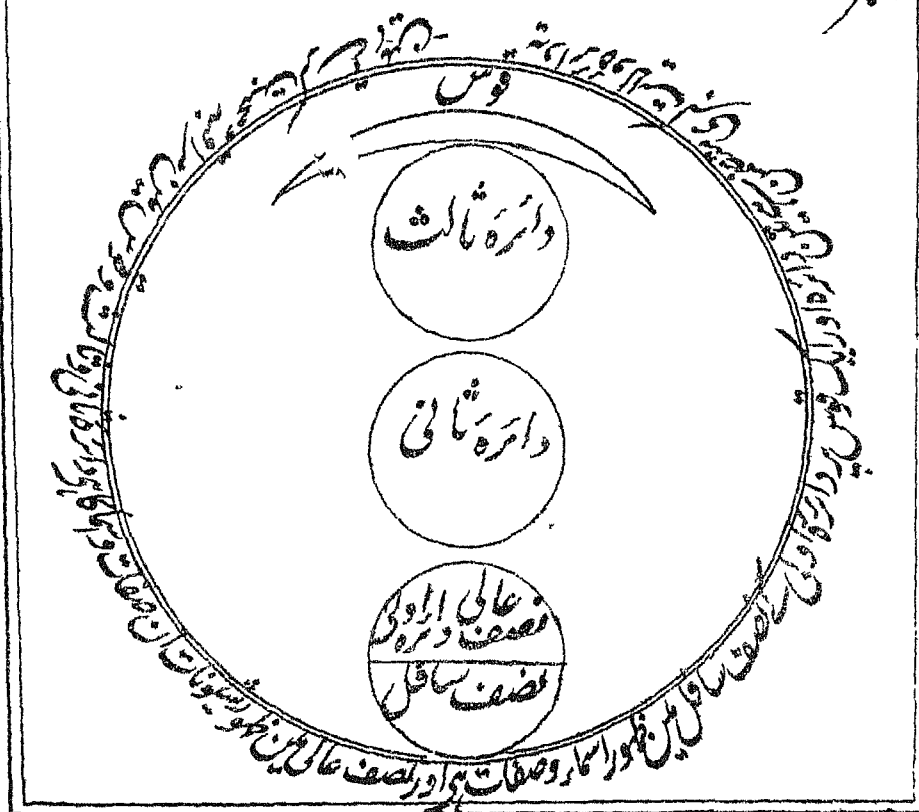
مخفی امر ہے کہ علاوہ اسکے اور مراقبات بہت ہین یہانتک کہ تمام عالم اور
تمام معانی قرآن مراقبہ ہے غرض یہ ہے کہ جس چیز مین تفکر کرے مراقبہ ہی ہے
کتاب کے طول کا خوف ہے شائقین کو چاہیے کہ رسائل و کتب خاندان
مجددیہ وغیرہ سے معلوم کرین آز انجملہ مراقبہ مسمی الباطن ہے اور مراقبہ کمالات
نبوت اور مراقبہ کمالات رسالت اور مراقبہ کمالات اولو العزم اور مراقبہ
حقیقت کعبہ اور مراقبہ حقیقت قرآن + شعر (از نور میان) کھلا جب سے
عقدہ کیسکے دہن کا × ہوئے راز مخفی عیان کیسے کیسے ÷ تجلی سے اوسکی
ہوئے ہین شگفتہ × گل و غنچہ و بوستان کیسے کیسے × اور مراقبہ حقیقت صلوٰۃ
اور مراقبہ معبودیت صرفہ اور مراقبہ خلت اور مراقبہ محبت ذاتی اور مراقبہ
محبت ممتزجہ با محبوبیت اور مراقبہ محبوبیت صرفہ اور مراقبہ حب صرف
و مراقبہ لاتعین بیان تعریف توجہ مین معمول حضرات مشایخون کا
اسطرح پر ہے کہ اول توجہ القاے ذکر کے لیے لطائف مین طالب کے
فرماتے ہین اور طریقہ توجہ دینے کا اسطرح پر ہے کہ شیخ اپنے قلب کو طالب کے
قلب کے سامنے رکھکر جناب الٰہی مین التجا بواسطہ مشایخ کرام کے یون
کرے کہ انوار ذکر جو میرے قلب مین جانب پیران کبار سے پہونچے ہین
قلب مین اس طالب کے آوین اور توجہ اور ہمت صحیح اوسکے قلب کے
طرف کرے انشاء اللہ عنایت آلہی سے چند توجہ مین حرکت ذکر کے

قلب مین اوسکے پیدا ہوگی اور اسیطرح اپنی روح کو اوسکی روح کے مقابلہ مین رکھکر توجہ کرے کہ نور ذکر کہ لطیفہ روح مین میری روح سے پیران کبار سے پہونچاہے روح مین طالب کے القا کرتے ہین اور اسیطرح سب لطائف کیطرف رجوع کرتے ہین

## تعریف مین قطب الارشاد کے

انکا بڑا مقام ہے سب اولیا اللہ اوسکے ماتحت ہین شعر از نور میان

| | |
|---|---|
| ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری | غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری |

قطب الارشاد اوسکو کہتے ہین کہ وہ اپنے زمانہ مین ایک ہی ہوتا ہے اور عالم ظلمانی نور ظہور سے اوسکے نورانی ہوتا ہے اور نور ارشاد اوسکا تمام عالم کو ہوتا ہے عرش سے فرش تک جس کسیکو کہ رشد ایمان اور معرفت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اوسیکے ذریعہ سے ہوتی ہے بیواسطہ اوسکے کوئی شخص اس دولت کو نہین پہونچسکتا ہے نور ہدایت اوسکا مثل دریائے محیط کے تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ دریا منجمد ہے کہ حرکت نہین کرتا ہے پھر جو شخص کہ متوجہ اوس بزرگ کا ہے اور اوس سے اخلاص رکھتا ہے یا وہ بزرگ متوجہ اوسکی طرف ہے توجہ کے وقت ایک روزن اوسی دریا سے کھول دیا جاتا ہے بقدر توجہ اور اخلاص کے اوس دریا سے سیر ہوتا ہے یا کوئی ذکر مین مشغول ہے اور اوسکو اس بزرگ کی خبر نہین اور انکار بھی

اوسکو نہین ہے اوسکو فیض حاصل ہوتا ہی لیکن صورت اول مین زیادہ نفع ہوتا ہی
اور اگر کوئی منکر اوس بزرگ کا ہی یا وہ بزرگ اوس سے رنجیدہ ہی ہر چند ذکر مین
مشغول ہو مگر ہدایت سی محروم رہے گا وہی انکار اوسکا سد راہ ہی بغیر اسبات
کے کہ وہ بزرگ متوجہ عدم افادہ ہووے یا ضرر کا اوسکے قصد کرے اور دوسری
جماعت کہ اخلاص اور محبت اوس بزرگ سے رکھتے ہین ہر چند کہ توجہ مذکور یا ذکر
الٰہی سے غافل ہین مگر نور رشد و ہدایت اون جماعت کو پہونچتا ہی بس یہی
مقام حضرت قبلہ کا انتہا و اصح ہو کہ کلمات خواجگان نقشبند قدس اللہ سرہم کہ بناء طریقہ اون
کلمات پر ہی اس دائرہ مین مرقوم ہوتی ہین طالب کو انپر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے
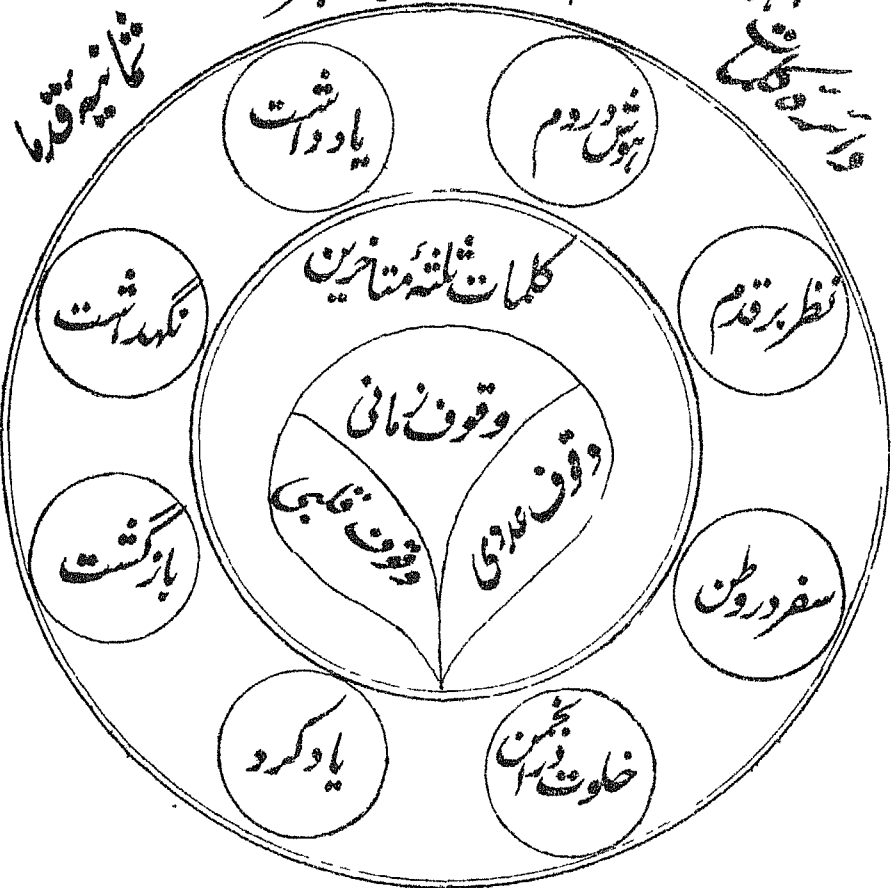
ہوش در دم کے معنی یہ ہین کہ سالک اپنی ہر سانس کی آمد وشد کو خیال کرے
کہ ذاکر ہے یا غافل یہ خیال اسکو آہستہ آہستہ مقام دوام حضور مین پہونچا دیگا
نظر بر قدم عبارت ہے اس سے کہ سالک کو چاہیے کہ چلنے مین نظر اپنی قدم پر
رکھے اور بیٹھنے مین فقط اپنے سامنے دیکھے اور داہنے بائین چیزین نہ دیکھے
اسیطرح کان کو بھی آدمیونکی آوازکیطرف کہ کوئی کیا بولتا ہے خیال نکرے
اور حکایات و قصص کے سننے سے بہی احتراز رکھے کہ طبیعت ایکسو رہے
سفر در وطن عبارت ہے انتقال کرنیسے صفات بشری کے صفات ملکوتی
کیطرف اسطور پر کہ دریافت کرتا رہے اپنے نفس مین آیا محبت غیر اللہ کی
دلمین باقی ہے یا نہین اگر باقی ہے تو توبہ کرے اور خلوت در انجمن
عبارت ہے اوس سے کہ قلب سالک کا ہمیشہ یاد حق سبحانہ تعالی مین مشغول
رہے ہر حال مین اور ہر وقت مین توجہ الی اللہ شعر

| | |
|---|---|
| یک چشم زدن غافل ازآن ماہ نباشی | شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی |
| از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش | این چنین زیبا روش کم میشود اندر جہان |

یادکرد عبارت ہے اللہ کے ذکر سے اسم ذات ہو یا کہ نفی و اثبات
بازگشت عبارت ہے اس سے کہ اثنا سے ذکر مین دل سے
مناجات حق سبحانہ تعالے سے کرتا رہے کہ الہی مقصود میرا
توہی ہے اور تیری رضا مین ترک کیا دنیا کو اور نعمت اپنی ہمپر تمام کر

نگہداشت عبارت ہے خطرہ کے دفع کرنیسے وقوف عددی
عبارت ہے رعایت عدد سے ذکر قلبی مین وقوف قلبی عبارت ہے
توجہ رکھنے سے طرف قلب کے اور قلب کی توجہ طرف اللہ کے
اور وقوف زمانی عبارت ہے محاسبہ اوقات سے واضح
ہو کہ فنا کی چار قسم ہے اول فنا خلق یعنی امید و بیم ماسوی کے
خدا سے نرہے دوسری فنا سے ہوا کہ بجز حق سبحانہ تعالیٰ کی
کوئی آرزو نرہے

| دل ترا مشیط لبد دیدہ ترا میخواہد | | بچہ تسکین کنم این دیدہ و دلرا کہ مدام |
|---|---|---|

شعر

| جیسے کہیے خواب غفلت سو وہ نیند مجکو آئی | کسی آرزو کی دلمین نہین اب ہی سمائی |
|---|---|

الیضاً

| کی شود نور خدا در دل نزول | | صد تمنا در دلت ای بوالفضول |
|---|---|---|

تیسری فنا ارادہ یعنی کوئی ارادہ نرہے چوتھی فنا فعل کہ بے
یبصر و بے یسمع و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل جلوہ گر ہووے

| این سخن کے باور مردم شود | | علم حق در علم صوفی گم شود |
|---|---|---|

مقام ولایت بغیر حصول مقامات عشرہ مندرجہ ذیل کے حاصل
نہین ہو سکتا ہی

## دائرہ مقامات عشرہ

توبہ
رضا
تسلیم
توکل
شکر
صبر
ورع
قناعت
زہد
انابت

آثار ولایت
مطلقہ
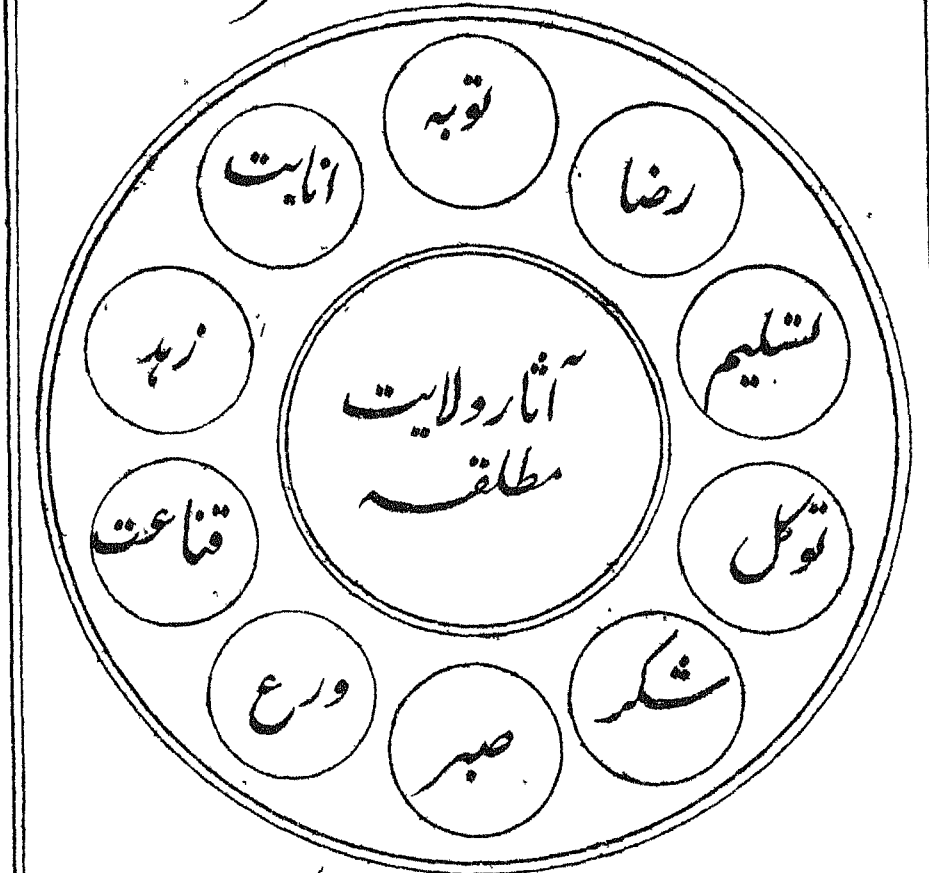
چونکہ مقامات عشرہ مین تمام اولیاء اللہ ہوے ہین کتب قدما سے تفصیل
معانی ہر ایک کی دریافت کرنا چاہیے اصطلاحات دیگر عالم معنی
اور عالم حقیقت ایک چیز ہے اور یہ ذات اور صفات اور اسمائے سے مراد ہے
اور عالم مثال اسکے تحت مین ہے اور یہ ظل عالم معنی کا ہے اور بعض صوفیہ
اسکو عالم نفوس بھی کہتے ہین اور خواب مین جو کچھ دیکھتے ہین اوسکو صورت
عالم مثال کہتے ہین اور بعض جگہہ سے یون سمجھا جاتا ہے کہ عالم ارواح بھی
کہتے ہین مکاشفہ اوسکو کہتے ہین کہ ناسوت اور جبروت اور ملکوت و لاہوت

سالک پر کھل جاتے ہین اور جو واقعہ کہ دنیا مین صادر ہون اول
حق تعالی دوستونکو اپنے مطلع فرماتا ہے تجلی ظہور وجود اور روشن
ہونا ظہور حق کا اشکال مختلفہ سے ہے قرب ساتھہ عہد ازلی کے وفا کرنا
یعنی شریعت طریقۃ حقیقۃ کو نگاہ رکھنا تلوین ایک مقام سے دوسرے
مقام پر جانا تمکین زوال بشریت کا اور مرتبہ فنا مین پہونچنا صدیق
وہ ہے کہ قوت نظریہ اوسکی مثل انبیا کے ہو اور ابتداے عمر سے
جھوٹہہ وغیرہ بولنے کی اوسکی عادت نہو اور معاملات نبوت مین اوسکو
تشویش نہو مقام میم کے فتحہ کے ساتھہ اصطلاح سلوک مین عبارت ہے
قایم ہونیسے بندہ کی عبادت مین مقام انس آرام لینا سالک مبتدی کا
ساتھہ ذکر اور طاعت کے اور منتہی کا ساتھہ ذات کے اور مشاہدات کے
تعریف فنا کی یون ہے اپنے حالکی خبر نرکھتا ہوا ور ہوش رکھتا ہو مشاہدہ
حق سبحانہ تعالی کا ممکن نہو اوسکو کہ اپنی خبر دے اور سواے ذات
حق کے اوسکو آرام ملے ۔

## بیان اذکار واشغال قادریہ

فقیر ایکروز خواب مین تہا کہ ایک نور رستہان سے زمین تک دیکہا اوسمین سے آواز آتی ہے کہ تم شیخ عبدالقادر
جیلانی کو کیون نہین مانتے ہو یا یون لفظ ہو کہ تم اونکو مانو الغرض معنی اوسکے یاد ہین لفظ پورا یاد نرہا اس
خاندان مین ذکر جہری اوسط درجہ کا فرماتے ہین اور اس ذکر کی دو قسم ہین اول اسم ذات دوسرے نفی

اثبات اسم ذات کو کئی طریقہ سے کرتے ہین یک ضربی دو ضربی سہ ضربی ✤
چار ضربی دوسری قسم نفی و اثبات ہے جسمین دو زانو روبقبلہ ہو کر آنکھہ بند کرکے لفظ لا کو ناف سے
واہنے مونڈہے تک کہینچکر لاوے پھر الٰہ کو دماغ سے باہر کرے بعد اوسکے الا اللہ کو شدت
اور قوت سے دلپر ضرب مارے اور نفی کرنیکے وقت نفی معبودیت و مقصودیت ماسوا کی
کرے دوسری قسم اثبات و نفی کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیے کہ ہوشیار اور بیدار ہو ہر سانس کے
نکلنے پر اسطرح کہ جب سانس باہر آوے تب دل کی زبان سے لا الٰہ کہے اور جسوقت سانس اندر
جاوے الا اللہ کہے اکابر صوفیہ کے نزدیک اسکو پاس انفاس کہتے ہین پھر جب شوق
اور غلبہ محبت اور ہمت تمام فکر کی طرف پیدا ہوا اور ایثار حضرت حق اور طلب
اوسکی غالب ہوا اور حلاوت سکوت مین پاوے اور نفرت کلی کلام سے
اور مشاغل دنیاوی سے حاصل ہوا اوسوقت مراقبہ کرے واضح رہے کہ مراقبہ
مشتق ہے مادہ ترقب سے یعنی انتظار فیض کا جانب الٰہی سے کرنا اور وہ چند قسم سے ہے
پہلے معنی کلی اوسکے بیان کرتا ہون تاکہ سب جزئیات پر صادق آوے اور وہ
کرنا ہے آیۃ کلمہ کو زبان پر یا تخیل کرنا اوسکا بیچ دلمین اور سمجھنا اوسکے معنی کا
اچہی طرحسے بعد اوسکے تصور کرے کیفیت کو اوس معنی کے اور اوسکے مصداق کو
جمع کرے اپنے دلکو صورت معہودہ پر اسطرح کہ دلمین اوسکے بجز اوس صورت کے
کوئی دوسری چیز نگذرے تاکہ متحقق ہو واسطے نسیان ماسوا کے اور اصل مراقبہ کی حدیث
شریف ہے کہ فرمایا حضرت جبرئیلؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ✤

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

# نقشہ مراقبات قادریہ

وظیفہ بعد نماز صبح سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم سو بار سبحان اللہ وبحمدہٖ استغفر اللہ واتوب الیہ سو بار یا عزیز اکتالیس بار یا اللہ الا الٰہ الرفیع جلالہ پندرہ بار یاقیوم فلا یفوت من علمہ شئی ولا یؤدہ حفظہ ستائیس بار یہی وظیفہ بعد مغرب کا ہے شغل اسم ذات مین یون بھی فرماتے ہین کہ لفظ اللہ کو قلب پر سنہرا لکھا ہو تصور کرے

## بیان طریقہ چشتیہ

اس فقیر کو خرقہ تبرک اور اجازت تعلیم اور صحبت حضرت شاہ امداد اللہ صاحب چشتی صابری مہاجر مکہ معظمہ سے طریقہ چشتیہ مین ہے لیکن اس خاندان کے لوگون کو تعلیم ذکر شغل کر سکتا ہون اس طریقہ مین مرید نہین کرتا ہون ارشاد مرشد مصنفہ جناب شاہ امداد اللہ صاحب مین دیکھ لو فقیر کو اس کتاب کی اجازت حاصل ہے مختصر بیان کرتے ہین وظائف صبح سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان العلی العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ سو بار اور ایکسو ایک بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیب اور اکتالیس بار یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ بخصوص قلب پڑہے راقم الحروف کو بڑی کیفیت اسمین آتی ہے درود شریف سو بار وظائف ظہر اور بعد نماز ظہر سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور سورۂ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانسو مرتبہ اللہ الصمد اور

اکیس بار سورہ اذا جاء وظائف عصر اور بعد عصر کے سورہ عم تیسا ر لون

اور سو بار آیۃ کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ٭

وظائف مغرب بعد نماز مغرب سورہ واقعہ اور سو بار کلمہ طیب اور درود

شریف سو بار اللھم طھر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ

اکتالیس بار بحضور دل پڑہے وظائف عشا بعد نماز عشا کے سورہ سجدہ

یا سورہ ملک اور سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور ایکسو ایک بار

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ بحضور قلب

پڑہے ذکر اسم ذات و نفی اثبات مثل طریقہ قادریہ کے ہی طریقہ مراقبہ

کا یہ ہے کہ دو زانو نماز کیطرح سر جہکا کے بیٹھے اور دلکو غیر اللہ سے خالی

کرکے حق سبحانہ تعالی کی حضور میں حاضر رکھے اول اعوذ و بسم اللہ پڑہ کے

تین بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی زبانسے تکرار کرے پھر مراقب ہو کر

انکے معنوں کا ملاحظہ کرے اور جانے کہ اللہ سبحانہ تعالی حاضر ناظر میری ساتھ ہے

# نقشہ مراقبات چشتیہ

هو الحی القیوم

الله حاضری الله ناظری الله معی

کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام

الم یعلم بان الله یری

اینما تولوا فثم وجه الله

وهو معکم اینما کنتم

ان الله کان علیکم رقیبا

نحن اقرب الیه من حبل الورید

وهو بکل شیء محیط

هو الاول والآخر والظاهر والباطن

وفی انفسکم افلا تبصرون

ایکروز جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ مین بہت مقروض تہا ہمارے مرشد تشریف لائے اور چوکہٹ دروازہ کی پکڑ کر فرمانے لگے کہ تم بہت قرضدار ہو مینے کہا جی ہان ارشاد ہوا کہ تم درمیان صبح کی سنت کے اور فرض کے اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑہا کرو راقم کو ارشاد ہوا کہ محبت کے لئے یا عزیز ایکسو ایک مرتبہ یا ودود ایکسو ایک مرتبہ یا بدوح اا مرتبہ واللہ المستعان علی ما تصفون ۞ سات مرتبہ اور درمیان پڑہنے اس آیت کے اسم مبارک اللہ کو پیشانی پر سات بار لکہے محبت ہو جاویگی۔ جسکو ان اوراد کی ضرورت ہو راقم سے اجازت حاصل کرے اور طریقہ زکوٰۃ دریافت کرلے مثنوی مولانا روم کی فقیر نے مکہ معظمہ مین آپ ہی سے پڑہی ہے اور سمین بہی اجازت فقیر کو ہے

## باب تیسرا ارشادات وظایف مین

حضرت قطب فلک توحید فلک قطب تفرید مرکز دائرۂ کرامات دائرۂ مرکز ولایت صاحب فضل رفیع وکشف وسیع شیخ باسرار صمدانی مرشح بانوار ربانی غیاث الاسلام والمسلمین متخلق باخلاق رب العالمین محی سنت ماحی بدعت اعنے حضرت افضل المحققین والمحدثین جناب مولانا شاہ فضل رحمان حنفی آفاقی کی ہے ؎ جہان سوزی اگر در غمزہ آئی ✤ شکر ریزی اگر در خندہ باشی ✤ فقیر کو بیعت اور صحبت اور خرقہ ارادت اور تعلیم

اور تلقین اور اجازت حضرت قبلہ سے ہے سعادت قبل اسکی جو ہمنے
حکایات بیان کی ہین بعض سمعی ہین اور بعض آنکھونکی سامنے کی بات ہے روایت لفظی کا
ذمہ دار یہ فقیر نہین ہے حتی الوسع کوشش روایت باللفظ کی کی ہے معمولا مین
فقیر نے اکثر جو حضرت سی خود سنا ہے اوسکو لکھدیا ہے پہلا روز تھا کہ ہم
بعد مغرب مسجد مراد آباد مین پہونچے ارشاد ہوا کہ کہان آئے ہو عرض کیا کہ
تنہائی مین عرض کرینگے ارشاد ہوا کہ ابھی کہدو عرض کیا کہ ہادی کی تلاش
مین آیا ہون فرمایا کہ ہادی تو سب جگہہ ہے ہمنے کہا کہ ہادی جو عبارت
پیر سے ہے اوسکی تلاش مین نکلا ہون ارشاد ہوا کہ وضو ہے عرض کیا کہ
باوضو رہتا ہون آپ بہت خوش ہوے تکبیر ہوئی آپ امام ہوے ہم
لوگ مقتدی ہوے بعد نماز عشا گہر مین کھانا کھا کر مقبرہ مین تشریف لیگئے
اور پہر آپنے مجکو مسجد سے طلب کیا اور اشعار عاشقانہ حضرت مولانا روم
سنانا شروع کیے اسوقت عجب کیفیت بیخودی کی طاری رہی فرمایا کہ
مثنوی پڑہا کرو کہ تین سو آدمی قطب اور ابدال ہوگئے راقم نے عرض کیا کہ
معانی کے خیال کرکے پڑہنے والے یا فقط لفظ کے پڑہنے والے ارشاد
ہوا کہ نہین فقط لفظ کے پڑہنے والے بعد اوسکے آپنے چیخ ماری اور
فرمایا کہ کتنی بڑی نسبت حضرت مولانا روم کی ہے اور پہر فرمایا کہ مثنوی
مولانا روم بہت پڑہا کرو + راقم کہتا ہے کہ سچ ہے کہ فیضان کلام مولانا

روم ایسا ہی ہے چنانچہ فرمایا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شعر

| مثنوی مولوی معنوی | ہست قرآن در زبان پہلوی |
|---|---|

اسوقت سے کہ حضرت نے یہ سبب ارشاد فرمایا رفتہ رفتہ علم ظاہر کا تعلق جاتا رہا

شعر

گیا مکتب عشق مین جب سے کہ دل مرا ہوش ادب بجا نہ رہا
جو حروف خرد کو پڑھا تھا مین کچھ مجھ درس وہ یاد ذرا نہ رہا

رباعی

| ہوشم نہ مصاحبان و خویشان بردند | این نچگلمان موپریشان بردند |
|---|---|
| گویند چرا تو دل بخوبان دادی | واللہ کہ من ندادم ایشان بردند |

پھر مولوی عبدالکریم صاحب پیر دادہ کو تشریف لائے اوسوقت مجلس کلمات عشق سے گرم تھی آپ نے فرمایا کہ میان تجمل حسین ایسا جی چاہتا ہے کہ جنگل کو چلے جاوین مگر شریعت روکتی ہے کہ حقوق اولاد اور زوجہ کے ہمارے متعلق ہین مجلس برخاست ہوئی آپنے خادم سے فرمایا کہ ایک مہمان کا کہانا لاو فقط ارشاد ہوا کہ شغل اسم ذات کا کیا کرو یعنی اللہ اللہ قلب سے کہا کرو پھر دوسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ اثبات نفی کیا کرو تیسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ مراقبہ کیا کرو چوتھے سفر مین ارشاد ہوا کہ محبت شیخ سے رکہا کرو کہ اصل چیز ہے جسکو ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہین

کہ اس طریقہ نقشبندیہ مین تین شغل ہین پہلا ذکر ہے اسم ذات ہو خواہ نفی و
اثبات ہو دوسرا شغل مراقبہ ہے تیسرا شغل رابطہ شیخ ہے یعنی اپنے
پیر سے محبت رکھنا بیان مسئلہ تصور شیخ کا ارشاد ہوا کہ اللہ اللہ
دل سے کیا کرو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدن انسان مین
ایک ٹکڑہ گوشت کا ہے کہ جب وہ بگڑا سب بدن بگڑا اور فرمایا وہ قلب ہے
جب حضرت قبلہ نے اسم ذات کی تعلیم کی جسکی تعریف باب اصطلاح
مجددیہ مین بیان ہوئی چونکہ مجددیہ کے یہان اپنے مرشد کی صورت
رکہنا سامنے شرط ہے اور استمداد روحون سے بہی شرط ہے اس بنا پر اوس وقت
حکیم مولوی احمد اللہ صاحب رئیس مونگیر نے کہ ایک صالحین مین سے ہین
حضرت قبلہ سے پوچہا کہ تصور شیخ بہی کیا کرین یا نہین آپ خفا ہوے کہ
یہ ہرگز نہ کرنا ہمارے طریقہ مین نہین ہے خلوص سے اللہ کو حاضر ناظر سمجھکر
اللہ اللہ کرو مگر اونکو تسکین نہین ہوئی اور سمجھہ مین نہین آیا تب کانپور
آکر جناب مولانا محمد علی صاحب سے حضرت قبلہ کی مشرب کی تحقیق کی پہر تنہائی
مین حضرت قبلہ سے راقم نے عرض کیا کہ جب مین ذکر الٰہی مین مشغول ہوتا
ہون تو آپ کا خیال آجاتا ہے اور صورت آپکی بلاقصد خیال کے سامنے
آہی جاتی ہے ارشاد ہوا کہ ہاے لکہا پڑہا تمنے سب چوپٹ کیا
ہے کہ ایک صحابی تہے کہ اونکو اپنی بیبی سے بڑی محبت تہی نماز مین بہی اونکو

خیال اونکا آجاتا تھا شاید یہ بہی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منادی فرمائی تہی کہ جب تک تمکو محبت اپنی اہل و عیال سے زائد
پیغمبر کے ساتھہ نہوگی مسلمان کامل نہوگے اوسوقت ایک صحابی نے
عرض کیا یارسول اللہ مجکو آپ سے زیادہ اپنی بیبی سے محبت ہے اوسوقت
یہ ارشاد ہوا کہ خلقی محبت مین انسان مجبور اور معذور ہے مگر احکام رسول
کیوقت حکم رسول کو ترجیح دی اور کسی کی نمانی غرض حضرت پیر و مرشد
کی یہ تہی کہ بلا ارادہ اگر صورت شیخ کی ذکر کیوقت آجاے تو مضایقہ نہین
مگر طریقہ خاص سے کہ اندر ذکر کے قلب مین صورت شیخ کی عمداً رکہنا اسکو
حضرت قبلہ نے منع فرمایا[ف۱] نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا محبت وہبی ہے
کسب اسمین نہین ہے تعلیم اسم ذات کی ہمارے یہان سطرح پر ہے کہ زبان کو
تالو سے لگاے رکہے اور دلکو تمام خیالات سے خالی کرکے دلکی زبان سے
کہ جگہہ اوسکی بائین پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگلی کی ہے اسم مبارک
اللہ کو کہے اور دن رات چلتے پہرتے اوٹہتے بیٹہتے اوسکی مواظبت کرے
تاکہ دل مین ذکر الٰہی جاری ہو جاے

| | |
|---|---|
| دلم چو قبلہ نما فارغ از طپیدن نیست | بعالمی کہ منم رسم آرمیدن نیست |
| ازجان خیال آن قدر عنا نمیرود | نقش خیال او ز دل ما نمیرود |

مسئلہ نفی اثبات ارشاد ہوا کہ فقط لا الٰہ الا اللہ کو سو مرتبہ

ف۱ چونکہ آپکی تعلیم مین بلحاظ سنت کا اور عادات اصحاب کے مد نظر تھا اسلئے ہر تعین خیال تاکہ توحید مین احتمال نہ آجاے بعد مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کے تعلیمات مین مبتدیون سے کچہ تعین کیا جانا رواج پاگیا خصوصاً اتباع حضرت مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ اور متقدمین مجددیہ مین اختلاف تعلیم و مقامات مین ہوا کہ جو زمانہ مجدد صاحب مین جو مقامات تھے اور اسکے بعد اون مقامات کے مراقبات کی تعلیم دیگئی ۱۲

کہہ لیا کرو پہر بہت روز کے بعد ارشاد ہوا کہ ۱۱ سو ہم پڑہتے ہین تم ہی پڑہ لیا کرو اور فرمایا کہ مین پہلے ۱۲ ہزار لا الہ الا اللہ پڑہتا تہا اب جب سے بوڑہا ہو گیا ہون ۱۱ سو مرتبہ پڑہتا ہون اسیلیے راقم نے شمار دانہ حضرت قبلہ کا گیارہ دانہ دیکہا تہا فقیر نے عرض کیا کہ فقط لا الہ الا اللہ پڑہتے ہوے مجہے شرم آتی ہے ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ اللہ سبحانہ وتعالے کا نام ہے اور کہا کہ جنکا تم شرم کرتے ہوا وہین نے بتایا ہی کہ تنہا لا الہ الا اللہ پڑہو من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ پہر ارشاد ہوا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو سیکڑے پر ایکمرتبہ محمد رسول اللہ صلعم کہہ لیا کرو راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ طریقہ ذکر لسانی کا ہے اب ذکر قلبی اثبات نفی کا جسکو اصطلاح مجددیہ مین ہمنے بیان کیا ہے حضرت قبلہ کے نزدیک بہی اوسیطرح سے تہا یعنی لفظ لا کو ناف سے کہینچے اور دماغ تک لیجاوے اور الہ کو داہنے مونڈہے پر لائے اور الا اللہ کی ضرب دلپر لگائے اور لا الہ کہتے وقت لا معبود کی نیت کرے اور طالب کبہی لا مقصود کی بہی نیت کرے مگر یہ سب خیال سے شغل کرے شعر

| | |
|---|---|
| شکر ہے تیری محبت کا شہا | دل جو ویرانہ تہا اب آباد ہے |

ضرب کیوقت یہ خیال رہے کہ جس چیز سے قلب مالوف ہے اوسی کی نفی کے لیے ضرب لگاتا ہون اور بعضون نے یون بہی لکہا ہے کہ جب

[illegible] دونو کا خیال ایک وقت جمع ہو جانا تو [illegible] اسلیے تعلیم نہین کی ۱۲

لفظ لا کو دماغ تک کھینچے تو اوسوقت خیال کرے کہ ہر خیر و شر بلکہ ہر شے معدوم ہے اور الا اللہ کیوقت ذات پاک حق کو کہ عدم اوسکا محال ہے ثابت کرے آپ ذکر جہر یے کو ناپسند فرماتے تھے اور ذکر خفیے کو پسند فرماتے تھے یعنی بآواز بلند لا الہ الا اللہ کی ضرب لگانا منع فرماتے تھے اور موافق اوسکے یہ شعر پڑہتے تھے مقولہ

حضرت قبلہ

| | |
|---|---|
| بلبل نیم کہ نالہ فغان در چمن کنم | قمری نیم طوق بہ گردن گلو کنم |
| پروانہ نیستم کہ بیکدم عدم شوم | شمعم کہ جان گدازم و دم بر نیاورم |
| اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز | کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد |

تحقیق نزدیک ہے کہ حضرت قبلہ نے فقیر کو یہ بھی فرمایا کہ اثبات نفی کرنیکے وقت اگر آفتاب یا مہتاب کیصورت نظر آوے تو مضایقہ نہیں[۱۵] نزدیک نقل حضرت مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک درویش فقط اللہ اللہ کہتے کہتے بیخود ہوگئے اوسوقت شیطان آپکی خدمت مین حاضر ہوا کہ تم اسقدر اللہ اللہ کرتے ہو اسکا کچھ جواب نہین آتا ہے کہ لبیک یعنی ہان ای بندہ مین حاضر ہون پہر اون درویش نے اللہ اللہ پکارنا چھوڑ دیا حضرت خضر ع کو حکم ہوا کہ جاؤ اوسکے پاس کیون اوسنے ہمکو پکارنا چھوڑ دیا اشعار مثنوی

آن یکے اللہ میگفتی شبے | تا کہ شیرین گردد از ذکرش لبے
گفت شیطانش خموش ای سخت رو | چند گوئی آخر اے بسیار گو
گفت ان اللہ تو لبیک ماست | این نیاز و سوز و درد پیک ماست
جان جاہل زین دعا جز دور نیست | زانکہ یارب گفتنش دستور نیست
بر دہان و بر لبش قفلست و بند | تا ننالد با خدا وقت گزند
عارفان کین جام حق نوشیدہ اند | رازہا دانستہ و پوشیدہ اند
بر دہان قفلست و در دل رازہا | لب خموش و دل پر از آوازہا

مخفی نرہے کہ آخر وقت کا وظیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی اسم ذات یعنی اللہ اللہ کہنا رہگیا تھا باقی سب اذکار اشغال بسبب علالت کے چھوٹ گئی تھی اب ان دونو حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تکمیل ولایت کی اسی اسم ذات سے کتنے بزرگونکو ہوی تمام دنیا کے مقامات و دوائر سے یہی نفع ہے کہ محبت و عشق ذات حق سے ہو مقام انس سے حاصل ہو یہی اسما اور صفات کی تجلی ہے حضرت قبلہ کے یہان عام لوگونکو وظایف معمولی کے بعد یہی اسم ذات اثبات نفی کو بانواع مختلف بتا کر لطیفہ قلب تک لاکر چھوڑ دیتے تھے پہر اسی سے تقوے اور محبت اور انس اتنا ہوجاتا تھا کہ نسبت عشقیہ کے ساتھہ وہ طالب متصف ہوتا تھا بہت مریدونکو حضرت کے دیکھا ہے

کہ وہ مخفی ہین اونکو نسبت انتقالی حاصل ہے اور وہ فقط یہی
تین چار چیز ونکو خوب اچھی طرح سے حاصل کیے ہین اسی مین سست ہین اور
جیسے دوائر اور مقامات کتب مجددیہ مین موجود ہے وہ سب اونپر کھلتے
جاتے ہین کمال یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت قبلہ کے یہان ظاہری شغل مین جس سے
فیض مریدون کو دیتے تھے یہ کتابین تہین اول قرآن بعدہ حدیث
بعد اوسکے اشعار بزرگان مثل مثنوی وغیرہ کے پہر یہ احاطہ تقریر مین نہین
آسکتا ہے کہ جب آپنے کوئی مضمون فرمایا گو معمولی بات مثل بیع شرا عبارات
فقہیہ سے بیان فرماتے ہر چیز کے انوار طالب پر جو سامنے ہوتا طاری
ہوتے تہے چونکہ وہ نسبت برقی کے طور پر ہوتے تہے طالب ناقص مین
نہین ٹھرتی تہی مگر عقول بالغہ کو انوار ہر کلام کے جو مراقبہ و مقامات سے
حاصل ہوتے تہے اونکو اسی سے حاصل تہے

## بیان مراقبہ کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ تین شغل نقشبندیہ کے ہین پہلا ذکر دوسرا
مراقبہ اسکی تعریف بہت جگہہ گذر چکی یعنی اوس بیچون اور بیچگون کے
سامنے انتظار فیض مین بیٹھنا یاد الہی کے دو طریقہ ہین ایک بذریعہ لفظ کے
وہ ذکر ہے خواہ اسم ذات ہو یا اثبات نفی ہو اور جب معنے مین
غور اور فکر ہو تو وہ مراقبہ ہے چنانچہ سنا ہے کہ ایک صاحب نے

مولانا صاحب قبلہ سے پوچھا کہ ذکر تو معلوم ہے فکر کسے کہتے ہین ارشاد ہوا کہ مراقبہ اقربیت اور معیت کیطرف اشارہ ہے ایکروز کسی سے آپنے ان اللہ مَعَ المحسنین کے معنی فرمائے احسان کیطرف اشارہ ہے کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ پہلی تعلیم مراقبہ احدیت ہے طالب کو اسکی تعلیم پہلے کرتے ہین اور مراقبہ معیت کی تعلیم کرچکے ہین ورق کہولکر اصطلاح مین دیکہلو قول حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کے اور اگر نہو سکے تو صحبت رکھو ساتہہ اون لوگونکے جنکو اللہ کے ساتہہ صحبت ہے تو اب مراقبہ کے معنی ہوے مصاحبت آلہی وہ مراقبہ اس آیت سے نکلا ہے وھو معکم اینما کنتم اسکی مثال نیست ہست نما اور ہست نیست جیسے تنکا اور خاک کو ہوا کا اوڑالانا کہ ہوا نظر نہین آتی اور فقط تنکا اور خاک نظر آتی ہے

**شعر**

| | |
|---|---|
| ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی | او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر |

مقولہ حضرت قبلہ مسجد مراد آباد مین اس شعر کو زور شور سے فرما رہے تہے

| | |
|---|---|
| باد نسیم آج بہت مشکبار ہے | شاید ہوا کے رخ پہ کہلی زلف یار ہے |

**ایضاً**

| | |
|---|---|
| گلی خوشبوی در حمام روزی | رسید از دست محبوبی بدستم |

[حاشیہ: ع عبارت ... اور ... ساتہہ ... ذرات عالم سے ۱۲ منہ]

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوی دلاویز تو مستم
بگفتا من گلی ناچیز بودم — ولیکن مدتی با گل نشستم
جمال همنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم
ز نسیم جان فزایت دل مردہ زندہ گردد — بکدامی باغی ای گل کہ چنین خوشبوی ہستی

واضح ہو کہ لطایف ستہ کی مقامات کی تعین مین اختلاف بہت ہی
بطور بزرگان نقشبندیہ سابق کی ترتیب یون ہے



اور بعض مجددیہ کے نزدیک بطرز جدید یون ہے

| الغرض حاصل ہر لطیفہ اور شغل کا یہی ہے کہ | |
| --- | --- |
| دوربینان بارگاہ الست | بیش ازین پی نبردہ اند کہ ہست |

بالجملہ کوئی طریقہ ہو نسبت[ف١] مع اللہ ہونا چاہیے حضرت قبلہ مراقبہ یحبہم ویحبونہ کا بہی تعلیم فرماتے تہے تعریف اوسکی اصطلاح مین دیکہلو اور مراقبہ صرفہ[ف٢] کا بہی شغل فرمایا تہا اور باقی مراقبات مجددیہ کو استعداد سے دریافت کرکے فقیر کو بعد تعلیم مراقبات کے فرمایا کہ تفکر زیادہ کیا کرو کما قال اللہ تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون ٥ پہر ارشاد ہوا کہ زمین سے آسمان تک اوسیکا نور ہے یا یون فرمایا کہ اوسیکا یہ سب نور ہے یعنی جو اس آسمان سے زمین تک روشنی ہے اوسیکے نور سے یہ روشنی ہے الغرض اسمین تفکر کا حکم ہوا بیان کیفیت راقم ایکمرتبہ قلعہ اسلام نگر مین ایک مکان ویران مین مقیم تہا اور کوئی شغل ان سب شغلون مین سے کر رہا تہا کہ اچانک مجہپر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ یہ عالم خلق خود بطور عکس جیسے درخت کا عکس پانی پہ پڑتا ہے اسیطرح سے نظر آنا شروع ہوا پہر لطف صحبت باریتعالی کا مجہپر طاری ہوا کہ اوسوقت مین مجہہ مین آثارات بشری نمایان نہتے پہر ایک حالت دوسری طاری ہوئی جسمین اپنے کو یون سمجہتا تہا کہ مین ہی مالک آسمان زمین ہون جب اس مرتبہ سے تنزل ہوا تو مین نے

[ف١] نور میان سے معلوم ہوا کہ وزیر علی شاہ صاحب خلیفہ حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ سے حضرت شاہ صاحب نقل کرتے تہے کہ جسکا عنصر خاک غالب ہوتا ہے اوسکی نسبت اوسکی جہلی ہوتی ہے اور جسکا عنصر ہوا غالب ہوتا ہے اوسکی نسبت کشفی ہوتی ہے اور جسکا عنصر آب غالب ہوتا ہے اوسکی نسبت ذوقی ہوتی ہے

[ف٢] اس مراقبہ سے محبت اور انس باریتعالی سے ہوتا ہے پہر بطور عکس خلق خدا اوس سے محبت کرتی ہے ۱۲ منہ

لاحول ولا قوۃ پڑہی حضرت قبلہ سے عرض کیا فرمایا کہ شکر کرو یہ ایک کیفیت
تہی اور اکثر حضرت قبلہ کی عادت تہی کہ چادر یا دولائی اوڑہکر موںنہہ اور
سارا بدن ڈہانک کے لیٹ جاتے تہے مگر حقیقت مین صفت حیرت اور
تحیر کی آپ پر وارد ہوتی تہی اسلیے آپ خلوت کر لیتے تہے اور اسوقت
مراقبہ گمی کا کرتے تہے بمصداق اس مصرعہ کے ؏ تو درو گم شو وصال اینست وبس
الخ اسوقت مین شعور جاتا رہتا ہے جذب کی حالت ہو جاتی ہے اس مقام
کا فیض اس آیت سے تہا واعبد ربك حتى يأتيك اليقين ؁
جب طالب مرتبہ یقین مین آجاتا ہے پڑہنا پڑہانا سب اوس سے جاتا رہتا ہی
اور بے شعوری اوسپر طاری ہوتی ہے باقی اوقات شبانہ روزمین جسوقت
فرصت پاوے گیارہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑہے مگر جب سو مرتبہ
پڑہے تو ایکمرتبہ محمد رسول اللہ بہی کہے اور اسیطرح ۱۱ سو درود پڑہے حضرت قبلہ
درود حضرت سید حسن رسول نما کا پڑہا کرتے تہے اللھم صل علی محمد
وعترتہ بعدد کل معلوم لك منجملہ تعلیمات حضرت قبلہ کے یہ بہی تہا کہ
ہر روز قرآن شریف بامعنے بلکہ خیال اوسکی تفسیر کا اور نکات قرآن شریف
کا کرنا جس سے عظمت قرآن شریف حاصل ہو پڑہے نصف سیپارہ
غایت ایک سیپارہ پڑہے ایکدن ارشاد ہوا کہ تمنے اللہ میان سے
بہی کبہی بات چیت کی ہے یا نہین عرض کیا کہ نہین فرمایا کہ تمکو جب لطف

آتا ہے تو وہی بات چیت ہے پہر ارشاد ہوا کہ جب کوئی قرآن شریف
پڑہتا ہے تو اللہ میان خود اوسکے قلب پر آکر بیٹہہ جاتے ہین منجملہ انکے
تعلیمات سکے یہ بہی تہا کہ اکثر صحت قلب کے لیے نفس مریدان کو ذلیل کیا
کرتے تہے مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام مریدون کو
ہاتہہ باندہکر جیسے نمازی نماز کے لیے کہڑا ہوتا ہے اوسطرح کہڑا رکہتے تہے
اوسپر شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب ایسا نکیجیے مشابہت
نماز کی ہوتی ہے آپنے جواب دیا کہ اونکی نفس کشی کے لیے کرایا جاتا ہے کہ
تکبر دفع ہو اور خاکساری حاصل ہو شعر

| | |
|---|---|
| نتہی عیب کی جب ہمین اپنی خبر | رہے دیکہتے اور وں کے عیب و ہنر |
| پڑی اپنی برائیون پر جو نظر | تو نگاہ مین کوئی برا نرہا |

دوسرے مرید پر ہیبت طاری ہو کہ بدون ہیبت پیر کے مرید کو فیضان
کامل نہین حاصل ہوسکتا ہے حضرت قبلہ خلوت اور انقطاع خلق کو
بہت پسند فرماتے تہے بلکہ سلوک کا ایک جز جانتے تہے جیسا کہ کہا باریتعالے
نے وتبتل الیہ تبتیلا مثنوی

| | |
|---|---|
| ہیچ کنجے بی دد و بے دام نیست | جز بخلوت گاہ حق آرام نیست |

خلوت اللہ ہی کو فرض ہے بالخصوص ناجنسون سے بعض وقت حضرت
قبلہ نے بعض مشایخ کہ وہ عالم ہی تہے اور مشہور لوگون مین سے تہے

اونسے ملنے کو بھی اجازت نہین دی بعضے وقت راقم نے ایک درویش
مجذوب سے ملنے کی اجازت حضرت قبلہ سے چاہی مگر نہین ملے
پھر جب تخلیہ ظاہری مرید کو حاصل ہو جاے اور خلق سے وحشت
اور عادت خلوت مین بیٹھنے کی حاصل ہو جاے تب طالب
سمجھ لے کہ ہم نے مقام انس آلہی مین قدم رکھا اب غرض سب
تحریر سے یہ ہے کہ بڑے نفع کا مراقبہ مراقبۂ گمی ہے یہ اوسکو نصیب
ہوگا جسنے خلوت کی عادت کی ہے چنانچہ اکثر حضرت ذکر
لسانی کرتے کرتے فرما دیتے کہ بس اب جاؤ اور خود سر سے پیر تک
چادر لپیٹ کر سو رہتے تھے یہ مقام وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ
کا ہے کہ اس مقام مین بے شعوری حاصل ہو جاتی ہے منجملہ اون
تعلیمات کے حضرات صوفیہ کے یہان غسل کرنیکی بھی تعلیم ہوتی تھی چنانچہ
حضرت قبلہ کے یہان جاڑے مین گھڑا تمام رات دن آگ پر دھرا
رہتا تھا کہ اکثر آپ غسل فرماتے تھے اور یہی اسلیے کہ جب قبض
طالب کو ہو تو غسل کر لے یا حاجت شرعی ہو یہ مسئلہ قبض بسط کا
مشہور ہے اسلیے حضرات مشایخ عظام نے فرمایا ہے کہ سرد پانی سے
غسل کرنیسے طالب کو قبض جاتا رہتا ہے اور دوسرے فاسقوں سے
ملنے سے بھی قبض ہو جاتا ہے چونکہ حضرت قبلہ تمام دن فیضان

باطنی بذریعہ قرآن اور حدیث اور فقہ کے دیتے تھے اسلیے ہر مرید آپکا
بالخصوص خلیفہ آپکا جب فیض پہونچائے تو اسی ذریعہ سے چنانچہ
مجکو ارشاد ہوا کہ جب تمہارے پاس دو چار آدمی آکر بیٹھین تو اونمین
نصایح اور ذکر علمی سے فیضان پہونچاو اور شعر عاشقانہ بکثرت
پڑھتے رہو اور خلوت اور جلوت مین تخلیہ خلق سے کرکے حضرت حق سے
ہم صحبت رہو

## اشعار مثنوی

| | |
|---|---|
| نیست بیماری چو بیماری دل | نیست غمخواری چو غمخواری دل |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| گر بجہل آئیم آن زندان اوست | ور بعلم آئیم آن ایوان اوست |
| گر بخواب آئیم مستان وئیم | ور به بیداری بدستان وئیم |
| ور بگرئیم ابر پر زرق وئیم | ور بخندیم آن زمان برق وئیم |
| ور بخشم و جنگ عکس قہر اوست | ور بصلح و عذر عکس مہر اوست |
| ما کہ ایم اندر جہان پیچ پیچ | چون الف او خود چہ دارد ہیچ ہیچ |
| چون الف گر تو مجرد مے شوی | اندرین رہ مرد مفرد مے شوی |
| جہد کن تا ترک غیر حق کنے | دل ازین دنیائے فانی بر کنی |

## بیان مین وظیفہ پنجگانہ بعد ہر نماز کے

بعد نماز ظہر ارشاد ہوا کہ پچیس مرتبہ اول آخر درود اور پانچسو مرتبہ
یا ارحم الراحمین عرض کیا کہ کونسا درود فرمایا کہ مین درود سید حسن
رسول نما ایک بزرگ دہلی مین تہے اونکا پڑہتا ہون اللھم صل علی
محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک بعد اوسکے ارشاد ہوا کہ درود صحابہ مین
جو مستعمل تہا وہ دوسرا ہے جو نماز پنجگانہ مین تم پڑہتے ہو اور دلائل الخیرات
کی اجازت بہی فرمائی بعد ظہر کے بعد عصر حاضر خدمت ہوے عرض
کیا کہ حضور اسوقت کیا پڑہتے ہین ارشاد ہوا کہ حصن حصین کی تمکو ہمنے
اجازت دی ہے عرض کیا کہ ہمکو معمولات حضرت کے لکہنا ہی ارشاد
ہوا کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بارا اور بعد نماز مغرب کے
آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
تین بار اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تین بار اور چارون
قل تین تین بار پڑہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل
شیء قدیر دس بار اور سورہ واقعہ ایکمرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو بار جیسا کہ
فرمایا کہ اللہ تعالی نے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ط

ہنی صبح شام تسبیح کیا کرو اور اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا ومن خلفی نورا واجعل لی نورا

ٹرہے ہمنے عرض کیا کہ لوگون نے پنجسورہ مقرر کیا ہے ہم بھی پڑھ لیا کرین آپ خفا ہوسے کہ ہم تمکو منع تہوڑی کرتے ہین پنجسورہ بھی تو آخر قرآن ہے ذکر اوسکا ہے کہ جسکو رسول اللہ صلعم تے پڑہا ہے پہر ختم مجددیہ کی اجازت ہوئی جسکو بزرگان دین واسطے منفعت دنیا و آخرت کے پڑہتے چلے آئے ہین اور وہ یہ ہے کہ پانسو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ÷ اول آخر درود سو سو مرتبہ اکثر مجددیہ العلی العظیم کو سیکڑی پر پڑہتے ہین حضرت سے پوچھا کہ العلی العظیم ہر مرتبہ اگر ٹرہے مضایقہ تو نہین ہے ارشاد ہوا کچھ مضایقہ نہین ایکروز مین اور مولوی عبد الکریم صاحب درس قرآنمین شریک تہا جب یہ آیۃ آئی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الی آخر السورۃ تو فرمایا کہ اوسکو ایکبار ہر روز پڑہے آپنے بہت فوائد فرماے کہ اسوقت یاد نہین اور حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب الی آخر الآیۃ ایکمرتبہ اور امن الرسول بما انزل الیہ الخ ایکمرتبہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم تین بار اور دو دو دس بار امسینا وامسی الملک للہ الخ اور صبح کو اصبحنا واصبح الملک للہ ÷

پڑھنا چاہیے اور بعد نماز عشا کے ارشاد ہوا کہ لایلاف گیارہ مرتبہ پڑھ
لیا کرو پھر ارشاد ہوا کہ سورۂ قل ہو اللہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ
سو مرتبہ لیا کرو اور بعد نماز صبح کے جیسا کہ بعد نماز مغرب کے
... کرے اور صبح و شام مراقبہ احدیت و معیت واقربیت
کیا کرے

## وظیفہ تہجد

ارشاد آیت جاگنے کے صراحت قرآن سے معلوم
ہے بالنص ثابت ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم
اور نماز کی صراحت بالنص نہیں ہے ارشاد ہوا کہ جو کوئی پچیس مرتبہ
اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات کو پڑھے تو تمام رات کی عبادت سے افضل ہے
راقم لکھتا ہے کہ اسوقت مراقبہ کرنا بہت مفید ہے

| | |
|---|---|
| چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد | با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم |
| تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب | صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم |

## وظائف متفرقہ

ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ سے آوے تو مٹی سے ہاتھ دھوئے
تاکہ بدبو ہاتھ سے جاتی رہے اور نسائی کی حدیث فرمائی اور ارشاد
ہوا کہ جب پاخانہ سے آوے تو پڑھے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی

اور جب عورت سے صحبت کرے تو یہ پڑھے اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا اور انزال ہو تو یہ دعا پڑھے اللھم لا تجعل للشیطان فیما رزقتنی نصیبا ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ جاوے تو یہ پڑھے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث عرض کیا کہ عورت کے لڑکا ہونے کیواسطے کیا تعویذ لکھے ارشاد ہوا

کہ یہ شعر لکھدیا کرو ؎

| ثنائش گوہر تاج زبانہاست | بنام آنکہ نامش حرز جانہاست |
|---|---|

راقم نے عرض کیا کہ چور دن کا بڑا ڈر رہ رہتا ہے کہ [illegible] ارشاد ہوا کہ بسم اللہ کہکر کواڑ بند کرو اور دل گھبراوے تو کیا [illegible] ارشاد ہوا کہ یہ آیت تین مرتبہ پڑھو فانزل السکینۃ الخ راقم کہتا ہے کہ اسکے معنی مین تفکر کرے یہ مراقبہ سکینہ ہے ایکبار ہماری بستی مین آگ بہت لگتی تھی یہانتک کہ صندوق مقفل مین آگ لگ جاتی تھی ہمنے عریضہ لکھا فرمایا کہ یہان بھی شیاطین کھلیانون مین آگ لگا دیتے ہین اذان کہدیا کرو تین بار یا سات بار بفضلہ وہ بلا دفع ہوگئی خواب مین عورتین نظر آویں تو اوسکے دفع کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ باوضو آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر سورۃ تک پڑھ کر سورہے ارشاد ہوا کہ جن یا آسیب کے لیے یہ

شعر بھی کافی ہے ؎

| ہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت | عزیزیکہ از درگہش سر بتافت |
|---|---|

اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حسنه وجماله
اگرچہ یہ درود شاہ عبد الرزاق صاحب مرحوم فرنگی محلی سے پہونچا تہا
مگر حضرت قبلہ کو بہی سنایا تہا اللھم صل علی سیدنا محمد وعترتہ الخ
اجازت حضرت سے اسمین راقم کو حاصل ہے مگر ارشاد ہوا کہ صحابہ کے
وقت کا درود وہی ہے جو نماز مین پڑہا جاتا ہے اللھم صل علی محمد
الخ اس درود مین یون بہی ارشاد ہوا تہا کہ بلا لفظ سیدنا کی
ہمکو پہونچا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر چار قل کو چار چار مرتبہ پڑہکر اسباب بیچنے کو
اوٹہاوے تو بہت فروخت ہو ارشاد ہوا کہ لا اله الا الله دس مرتبہ
یا سو مرتبہ ہر مصیبت مین پڑہا کرے مصیبت دفع ہوجاویگی راقم کا تجربہ
ہوا ہے کہ کسی پرچہ مین مریض کو لکھکر دیدے کہ بخار
اگر تو رسول اللہ کی امت ہے تو فلان بن فلان کے خون اور
گوشت کو نکہا ئیو اسیطرح سب نبیون کا نام لکہے اور لکھکر گلے
مین ڈالدے اچہا ہوجاویگا ارشاد ہوا کہ صحابہ کے وقت مین یہ
درود تہا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد ارشاد ہوا کہ مرگی کے لیے یہ درود ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بحرمت معروف کرخی

| | اور واسطے لڑکا پیدا ہونیکے یہ شعر فرمایا | |
|---|---|---|
| مراجای شد خرم اجای شد | | تو خواہی بزا و تو خواہی مزا |

بحرمت معروف کرخی اور جب طبیعت گھبراے یہ درود پڑہے اللھم
صل علی سید الخلق محمد اور جب وسوسہ ہو تو یہ پڑہے اللھم احسن عاقبۃ امورنا
درود لقاے ابراہیم علیہ السلام اللھم صل علی نبیك خیر خلقك سیدنا
ابراھیم بعدد الخلائق وانفاسھم واسطے الفت دو شخص کے اللھم الف بین قلوبنا
اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم وصل
علی جمیع الانبیاء والمرسلین ✣ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
ایک ہزار مرتبہ مصیبت مین پڑہے دفع ہوجاتی ہے اسمین حضرت سے
اجازت ہوئی اور ااسو مرتبہ بھی لوگ پڑہتے ہین مگر ایک مجلس اور ایک
زمانہ مین پڑہتے ہین سورۂ الحمد کی بڑی تعریف فرمائی کہ ہمنے کوڑہی
کو دم کیا وہ اچھا ہو گیا الغرض بخار وغیرہ سب اسی سے جاتے رہتے
ہین اکتالیس بار الحمد پڑہ کر پانی پر دم کرکے اگر بخار والے کی چہرے پر
چھڑکے تو اچھا ہوجاتا ہے خیال نہین ہے کہ اسکی اجازت حضرت سے ہے
یا دوسرے سے یا مغنی ااسو مرتبہ اور گیارہ بار سورہ مزمل غنای
قلب اور غنای ظاہری کے لیے بہت مفید ہے افحسبتم سات
مرتبہ آخر سورہ تک مع چار قل کے اور آیت الکرسی کے تین تین
مرتبہ پڑہ کے روغن پر دم کرے اور آسیب زدہ کے یا
جس پر جن مسلط ہو اوسکے کان مین ڈال دے

انشاءاللہ صحیح ہوجاویگا یہ روایت دوسرے بزرگ سے پہونچی ہے
آپ نے حصن حصین کے پڑہنے کی اجازت بہی فرمائی ایکبار ارشاد ہوا کہ
جو کوئی دم کرانے آوے دم کردیا کرو سانپ کی جہاڑ
لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۷۸ اور سورہ الحمد کو تین مرتبہ یا سات
مرتبہ ایک کورا کپڑے کا بنا کر اوسپر دم کرکے جہان پر سانپ نے
کاٹا ہے اوسجگہ مارے ایک صاحب رئیس سے اور کسی حاکم قوم نصارے
سے عداوت ہوگئی تہی آپنے گیارہ مرتبہ لایلاف اونکو پڑہنے کو فرمایا
اگرچہ اسوقت خوب یاد نہین کہ یہی تعداد تہی یا اکیسو گیارہ تہی
فرمایا کہ پڑہا کرین محبت ہوجاویگی راقم کا تجربہ ہوا ہے کہ یحبونہم کحب اللہ
والذین امنوا اشد حبا للہ تین مرتبہ پڑہکر شیرنی پر دم کرکے کہلادے
محبت ہوجاتی ہے مولوی سید آل احمد صاحب بلگرامی سے
معلوم ہوا کہ اونکے والد کو مرض استرخا ہوگیا تہا حضرت کو لکہا
آپنے لکہا کہ یہ شعر پڑہا کرو ؎

تعالی اللہ زہے قیوم دانا ۔۔۔ توانائی دہ ہر ناتوانا

## وحالات وکرامات وتذکرہ خلفار ومستفیدان علیحضرت دام برکاتہم علینا

جب باب ارشادات وظایف تمامی پر پہونچا راقم کو معلوم ہوا کہ
جاورہ مین ایک خلیفہ اعلیحضرت رضہ کے تشریف فرما ہین یعنی حضرت
خواجہ حکیم بہار الدین صاحب دام برکاتہ تحریک شوق سے اوسطرف
روانہ ہوا اور اونکی زیارت حاصل ہوئی اس اثنا مین جسقدر احوال
فیض منوال علیحضرت رضہ اور اونکے خلفا کا معلوم ہوا مناسب جانا کہ
اس کتاب مین درج ہووے علاوہ حضرت خواجہ کے اور جسقدر روایات
دریافت مین آئین اوسکو علیحدہ ذکر کیا جایگا واضح ہو کہ مغل پورہ
جہان آپ کا مزار اقدس ہے وہان مسجد بہی ہے علیحضرت رضہ ہمیشہ
شہر مین رہتے تہے اور کبہی وہان جاتے تہے اور بعض آپکے
اقربا اوس مسجد کے جوار کے مکانات مین رہتے تھے اوس مسجد مین حضرت
محمد زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑہا کرتے تھے یہ اونہین کے وقت کی مسجد ہے
علیحضرت رضہ بعد نماز اشراق کے مکان سے نکلکر بنگلہ مین بیٹھتے تھے
پھر ڈیرہ پہر تشریف رکھتے تہے اور خاص و عام اوسوقت حاضر ہوتے تہے
پھر مکان مین کہ علاقہ تھانہ ترکمان محلہ محمد امین الدین خان نیچہ کے تہا
تشریف رکہتے تہے اور بعد نماز عصر پھر آپ بنگلہ کے ایک تخت پر
بیٹھتے تہے اور وہین نماز عصر اور مغرب اور عشا پڑہکر پھر گھر مین

تشریف لیجاتے تھے اسی اثنا مین فیض رسانی ہوا کرتی تہی معمولات اعلحضرت
رضی اللہ عنہ مین توجہ باطنی تہی اور توجہ خاص خاص کو دینا طریقہ
آفاقی تہا اور توجہ حلقہ کرکے دینا طریقہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رح
کا تہا اور توجہ کی چار طریقے تھے نظری لسانی قلبی روحی اور آپ
غائبانہ بہی ہزار ہا کوس تک فیض پہونچاتے تھے

| | |
|---|---|
| گر در یمنی چو با منی پیش منی | ور پیش منی چو بی منی در یمنی |
| من با تو چنانم ای نگار یمنی | خود در غلطم کہ من توام یا تو منی |

اور تعلیم اذکار و اشغال یون تہی کہ اول اسم ذات کا ذکر ہوتا تہا
بلا تصور شیخ ساتون لطیفہ سے یعنی لطائف خمسہ و نفس و قالب
جس سے سلطان الاذکار عبارت ہے بعد اوسکے ذکر شش جہت
یعنی لطیفہ عالم بعد اوسکے نفی اثبات حبس دم کے ساتھ باطاق عدد
ایکدم مین اکیس بار تک پہونچاسے اور ذکر لسانی مین کلمہ پڑہنے کا
بہت رواج تہا مراقبات مشہورہ آپ سب کراتے تھے مگر
اوسمین کمی کا مراقبہ بہی ہوتا تہا جب سب خیال وغیرہ سے باہر
ہوجاتے تھے مصداق واعبد ربک حتی یاتیک الیقین سہ مقام مین
شعور جاتا رہتا ہے جب تک شعور باقی ہے شریعت کا پابند ہے
اور اس درود کا معمول تہا اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا

محمد و بارک وسلم اور بعد نماز ظہر کے دعاء حزب البحر معمولات اعلیحضرت رضی اللہ عنہ سے تھے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو جب طوفان سمندر پیش آیا تھا تو رسول اللہ صلعم نے تعلیم فرمائی تھی اور طریقہ زکوۃ کا یہ ہے کہ ماہ صفر مین یکم اور ششم اور بستم کو روزہ رکھے اور تین وقت پڑہے بعد نماز صبح اور بعد نماز چاشت اور بعد نماز مغرب پھر ہر روز بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح کے پڑہا کرے اور حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ درود تنجینا کو پڑہا کرو ہر مقصد کو کافی ہے اور اپنا شعر پڑہا

| | |
|---|---|
| برخدا بگذاشتم این کاروبار خویش را | میر سامان ساختم پروردگار خویش را |

اور فرمایا کہ یا باسط یا وہاب پانسو بار اول آخر درود پچیس پچیس بار واسطے ترقی دنیا اور عقبی کے مفید ہے فقط یہ شجرہ خاندان نقشبندیہ کا کسی خلیفہ نے اعلیحضرت رض کے سامنے پیش کیا تھا اوسپر آپ خوش ہوے لہذا نقل ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| ہادی آفاق رض و الفس مثل اصحاب نبی | آن ضیاء اللہ رض زبیر و نقشبند متقی |
| خواجہ معصوم رض است احمد رض خواجہ باقی خواجگی | خواجہ درویش و محمد زاہد رض احرار رض ولی |
| خواجہ یعقوب رض و بہاء الدین دگر میر کلال رض | خواجہ بابا دان رض دگر میر علی رض رامتینی |
| خواجہ محمود رض است عارف رض خواجہ عبد الخالق رض است | خواجہ یوسف رض بعد شیخ فارمد آن بو رض علی |

| | |
|---|---|
| بوالحسن بیس بایزید و جعفر صادق بود | قاسم و سلمان ابوبکر و رسول ہاشمی |

تاریخ انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے فرمائی تھی سہ

| | |
|---|---|
| از سر یاس گفت اہل جہان | شاہ آفاق رفت از دنیا |

## کرامات اعلیحضرت رض

ایکدن آپکے مرید ولایتی نے آپ سے گلا کیا کہ جب آپ نماز پڑہتے ہین تو دوسری صف مین آپکی پشت کے پیچھے خلیفہ علاء الدین صاحب کہڑے ہوکر نماز پڑہتے ہین ہم بہت چاہتے ہین کہ آپکے پیچھے ہم بھی نماز پڑہین وہ ہمکو آپ کی پشت کے پیچھے نہین آنے دیتے آپ مسکرائے اور چپ ہو رہے دوسرے دن وہ ولایتی خلیفہ علاء الدین صاحب کو کہنیون سے سرکا کے نماز مین آپ کی پشت کی پیچھے ہو گیا پہلی رکعت مین چیخ مار کے نماز توڑ کے کپڑے پھاڑ کر برہنہ ہو کر کودنے لگا جب آپ نماز پڑہ چکے تو فرمایا کہ جا جنگل کی راہ لے وہ جنگل کو نکل گئے کبھی مہینہ بیس دن کے بعد ویسی ہی حالت حضور مین حاضر ہوتے تھے دونو گالو نپر اونکے اشکون سے زخم پڑ گئے تھے جب آپ پوچھتے کہ کچھ کھاوگے تو وہ سر ہلا دیتے تھے اونکے واسطے ایک دیگ پلاؤ کی جو بوزن ایک من کی ہوتی تھی

پلواتے تھے اور لگنون مین نکلواکے اونکے روبرو رکھواتے تھے وہ
سب کھا جاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے کہ کچھہ پانی ہوگے
تو وہ سر ہلا دیتے تھے دو دو پکھالین پانی پیجاتے تھے پھر آپ فرماتی تھے
کہ جاؤ وہ چلے جاتے تھے موسے کاکا اونکا نام تھا بارہ وفاتون کے
میلے بارہوین تاریخ قدم شریف مین جہان ہزارون لوگ جمع ہوتے تھے
وہان اوس بھیڑ مین موسے کاکا بھی اوچھلتے ہوے گئے کہ قدم شریف کی
دروازہ پر جبھہ سائی کرون لوگون نے اونکو بسبب کشمکش کے
روکا ناگاہ اونکے منھہ سے نکلا غضب خدا قہر تین سو آدمی دفعتًا
وہان کے اوسجگہ پر لوٹ کر مر گئے اوسوقت اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے
زمین پر ہاتھہ رکھکر فرمایا کہ رحم خدا رحم خدا بعد اوسکے فرمایا کہ موسی کا
نہین مانتا ایسی جاسے پر کیون گیا بھیڑ مین کیا زمین پہاڑ اچھا تھا
پھر لوگون نے شہر مین آنکر یہ ماجرا بیان کیا فقط اعلحضرتؓ ہر وقت
استغراق مین رہتے تھے اور جب ہوشیار ہوتے تھے تو
پایندہ بیگ صاحب کی ہاتون سے حقہ ایک دو گھونٹ پیتے تھے
اور جب دہوان اوسکا آپکے دہن مبارک سے نکلتا تھا حاضرین
جو دس دس پندرہ پندرہ بیٹھے ہوتے تھے گر کے لوٹ جاتی تھی
ایکروز مولوی مخصوص اللہ صاحب پسر مولوی رفیع الدین صاحب

سمجھانے گئے کہ حقہ پینا چھوڑ دین اعلیحضرت رضہ اوسوقت استغراق
مین تھے وہ آکر بیٹھے اور جس نیت سے آئے تھے سب بھول گئے جب
آپ استغراق سے ہوش مین آئے بدستور پایندہ بیگ صاحب کے
ہاتھہ سے ایک گھونٹ حقہ کا پیکر جب اوسکا دہوان آپنے مونہہ سے نکالا
مولوی صاحب اور سب حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے جب مولوی صاحب
ہوش مین آئے اوسیوقت آپکی قدمبوسی کر داخل طریقہ نقشبندیہ آپکے ہاتھہ پر ہوئے
اعلیحضرت رضہ مغلپورہ مسجد حضرت قبلۂ عالم رضہ کو گئے تھے اوسوقت ایک
فقیر آیا اور کہا کہ ایک روپیہ لونگا آپنے فرمایا کہ کسیکے پاس ایک روپیہ ہے میر
جیون صاحب نے عرض کیا کہ حضرت روپیہ تو نہین ہے پیسا ہے آپنے مٹھی
مین دباکر اوسکو دیدیا وہان اوسکے ہاتھہ مین روپیہ ہوگیا پھر آپسے میر جیون نے
کہ مرید تھے عرض کیا کہ کوئی بوٹی ایسی ہوتی کہ سونا بنجاتا آپنے فرمایا کہ کوئی
پتی لے آؤ پتی لائے اوس سے سونا بن گیا فقط ایک دن اعلیحضرت رضہ نے
دس سیرہ رکھکر تیر لگایا اور توده ساٹھہ ہاتک کا تہا تیر لگانیکے وقت یہ شعر پڑہا
بندہ و بندگی ہمہ فانی ست الخ بہت تلاش کیا تیر کا پتا نہ لگا کہ کہان گیا
ایک وقت خاص مین شاہزادگان شہر و بعض علما و درویش جمع ہوتے تھے
اور موافق اپنی اپنی قوت کے سب تیر اندازی کرتے تھے اعلیحضرت رضہ بھی
تیر لگاتے تھے حافظ اشرف صاحب شاعر کو ایکدن آپنے اپنی ٹوپی دیدی وہ

اوس روز سے بڑے شاعر ہو گئے۔ مولوی دائم اللہ صاحب ولایتی نے
کابل مین جسوقت اعلحضرت رض کہین دعوت مین تشریف لیجاتے تھے
راستہ مین آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑکر پوچھا فرمایئے کہ معراج مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس جسم کے ساتھہ آسمان پر کیسے تشریف
لیگئے تھے جب اونہون نے اصرار کیا تو آپنے پان طلب کر کے کھایا کھانا
تھا کہ سب کے موںہہ سے اور گھوڑے کے مونہہ سے پان کی پیک سرخ نکلنے لگی
پھر جب صاحب دعوت کے مکان کے دروازے پر پہونچے دروازہ
بہت تنگ تھا مگر آپ گھوڑے سمیت اندر تشریف لیگئے جب گھوڑا
وہان سے واپس ہوا دروازہ سے نہین نکلتا تھا خادمون نے عرض
کیا کہ گھوڑا نہین نکلتا پھر خدام نے اوسکا زین اوتارا جب بھی نکل نہین
سکتا تھا پھر آپ سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ گھوڑے کو کہدو کہ بیٹھکر
جائے وہ بیٹھکر بمشکل نکل گیا حضرت نے مولوی دائم اللہ صاحب سے
کہا کہ تم مسئلہ معراج پوچھتے تھے تمنے دیکھا کہ گھوڑا کسطرح سے ہمکو سوار
لیکر اندر آیا اب دیگر روایات کہ حضرت خواجہ صاحب کے علاوہ اور
لوگونسے معلوم ہوئین درج ہوتی ہین میر صاحب علیصاحب مرحوم سے
روایت ہے کہ اعلحضرت رض جب قبرستان کو تشریف لیجاتی تو ایک
قبر سے دوسری قبر کیطرف جلد جلد متوجہ ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ ارواح

منتظر رہتی ہین اعلحضرت رضہ ایک بزرگ کے مزار پر دیر تک مراقب
رہے اصحاب نے دیر کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ان مین عجب باقی تھا
اوسکو دفع کرتا تھا حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلحضرت رض کے آپکی
زندگی مین انتقال کر گئے تھے مزار شریف اونکا ایک حجرہ مین ہی اعلحضرت اونکے
مزار پر تشریف لیگئے لوگون نے جو حجرہ کے باہر تھے سنا کہ اعلحضرت رض کلام فرماتے
تھے اور وہ قبر مین سے جواب دیتے تھے۔ اعلحضرت رض نے جب کابل
کیطرف سفر فرمایا تو اثنای راہ مین آگ نہین ملی لوگون نے عرض کیا
کہ آٹا گندھا ہوا طیار ہے لیکن آگ نہین ملتی آپنے پشت مبارک کھولدی
اوسپر روٹیان پکالین۔ ایک شخص آسیب زدہ کو اعلحضرت رض کیخدمت مین لائے
وہ فوراً اچھے ہوگئے اتفاقاً اونکو سفر کابل درپیش ہوا جب سرحد کابل
مین پہونچے تو ایک شخص ہیبت ناک سامنے آیا اور کہا مجکو پہچانتے ہو
پوچھا تم کون ہو اوسنے کہا مین وہی جن ہون جب تمکو حضرت کے روبرو
لیگئے تو مجکو ایک نظر مین وہان سے اوٹھا کر یہان پھینکدیا اب ہندوستان
کے جانے کی اجازت نہین۔ دہلی شریف مین لوگ داستانگو اکثر تھے
ایک داستانگو اعلحضرت رض کی خدمت مین حاضر ہوے لوگون نے عرض
کیا کہ یہ داستانگو ہین حضرت نے فرمایا کہ داستان کہو یہ کہکر آپ مراقبہ
مین مستغرق ہوگئے جب ہوشیار ہوے تو فرمایا کہ داستان کہانتک

پہونچی کہا کہ بے نظیر کو کنوئین مین ڈالا ہی آپ کے آنسو رواں ہوگئے
اور فرمایا کہ اوسکو نکالو عرض کیا کہ حضرت یہ قصہ بنایا ہوا ہی فرمایا کیا عجب
کہین ایسا ہو رہا ہو فقط میر حیدر علی نے حضرت قبلہ رض سے نقل کیا کہ ایک
شخص سامنے دروازہ اعلحضرت رض کے رہتے تہے آپنے اونکو بلاکر ابدال کر دیا
فرمایا معاملہ اونکا صاف تہا۔ اعلحضرت رضی اللہ عنہ کو آخر عمر مین ضعف
بصارت ہوگیا تہا لیکن صادر وارد کو بغیر بتلائے آپ پہچانکر فرمادیا کرتے
تہے اور فرماتے تہے کہ مجکو ویسا ہی نظر آتا ہی۔ ایک بار اعلحضرت رض کے
قرب وجوار مین کسی کا مجرا ہو رہا تہا آواز گانے بجانیکی آرہی تہی آپ نے
دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے لوگون نے عرض کیا آواز گانے بجانے کی ہی
آپ خاموش ہو رہے صبح کو آپ توجہ دے رہے تہے اوسوقت وہ کسبی
وہان سے نکلکر جارہی تہی جب آپ کے مکان کے دروازہ کے سامنے
پہونچی دیکہا کہ ایک بزرگ اور اونکے سامنے کچہہ لوگ ہین اوسنے ہمراہیون
سے پوچہا کہ یہ کیا ہوتا ہے اونہون نے بیان کیا کہ پیر صاحب توجہ دے
رہے ہین فوراً اوسکو ایسی تاثیر ہوئی کہ اوسنے زیور اور وہ لباس اوتار کر
ہمراہیون کو دیدیا اور کہا کہ مین اب تمہارے کام کی نہین رہی اور حاضر
ہوکر مرید ہوئی مجذوبہ ہوگئی ایک بوریا بغل مین اور تسبیح ہاتہہ مین لیے ہوئی
تمام دہلی مین پہرا کرتی تہی فقط جناب شاہ عبد الغنی صاحب کے نواسے واماد

اعلیحضرت رضہ کے تھے جناب حکیم خواجہ بہاء الدین احمد صاحب نے فرمایا کہ شاہ
عبد الغنی صاحب کی عمر چار پانچ برس کی تہی ایک ولایتی کے کاندہے پر
اعلیحضرت رحمۃ کی خدمت مین آتے تھے اور از روی شفقت بزرگانہ کے اعلیحضرت
پہلے اونکو توجہ دیتے تہے پہر خلفا کو توجہ دیتے تھے۔ ایک بار جناب شاہ احمد
سعید صاحب کے ہمراہ اونکے بڑے لڑکے شاہ عبد الرشید صاحب کہ بہت
کم سن تھے حاضر خدمت ہوئے اعلیحضرت رضہ کو اوسوقت حقہ بہروانے کی
ضرورت تہی اعلیحضرت نے فرمایا کہ لڑکے چلم درست کر دو اونکو تامل ہوا
اسپر شاہ احمد سعید صاحب نے فرمایا کہ دیکہو حضرت کیا فرماتے ہین درست
کر دو الغرض شاہ عبد الرشید صاحب چلم ٹہیک کر لائے بعد اوسکے پہر اعلیحضرت رضہ
نے فرمایا کہ اسکا دم کہینچکر دیکہو شاہ عبد الرشید صاحب فرماتے تھے کہ اوس
حقہ کو جو مونہہ لگا کر پینے کہینچا آج تک اوس فیض کا لطف جو میرے قلب مین
ہی توجہ مین کسی بزرگ کے نہین پایا فقط فرزندان حضرت شاہ احمد سعید
صاحب مین بہی درویشی انکے مزاج مین بہت تہی اور جذب سے نعرہ مارا
کرتے تھے اعلیحضرت رضہ جب کابل کو تشریف لیگئے تو راہ مین دریا واقع
تہا تمام برف سے جما ہوا تہا کہ آدمی اور سواریان اوسپر سے گزرتی تہین
جب وہان سے آپ کا گذر ہوا تو نماز کا وقت آگیا تہا آپ دریا کے کنارے
وضو کرنے کو بیٹھے اور فرمایا کہ ای برف مین خدا کے حکم سے وضو کرتا ہون

برف پانی ہوگیا آپ نے وضو فرمایا اعلیحضرت رض کی خانقاہ شریف مین
جب لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے تو دیگ مین کھانا پکتا تھا جب دیگ
طیار ہوتی خدام چادر شریف اوسپر تبرکاً رکھدیتے تھے سب لوگون کو
کھانا بخوبی پہونچ جاتا تھا کم نہوتا تھا

## تذکرۂ خلفاو مستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ

چونکہ اس کتاب مین سوانح عمری وغیرہ ہمارے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ
کی اول سے لکھی گئی ہے اسمقام پر کہ تذکرہ خلفا ہی آپ کا احوال شریف
نہین لکھا اور خلفای عظام وغیرہم کا تذکرہ لکھا جاتا ہے بیشتر کا احوال
حضرت خواجہ بہاءالدین صاحب سے تحقیق کیا ہی اور کسی قدر اور طرف سے
معلوم ہوا ہے حضرت خواجہ علاءالدین احمد صاحب رحمۃ اللہ
علیہ خلیفہ سجادہ نشین اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے تھے خلیفہ جی کرکے
مشہور تھے حین حیات اعلی حضرت رض [illegible] بحکم اعلی حضرت رض کے تعلیم و تلقین
ذکر شغل لوگونکو کیا کرتے تھے حضرت خواجہ یون فرماتے تھے کہ میرا نام کبھی
نہ لیناکہ ہمکو فیض فلان سے پہونچا ہے بلکہ نام حضرت کا لینا مزار شریف آپکا
دہلی مین ہے سلسلہ آبائی [illegible] ولاد امجاد حضرت خواجہ یوسف ہمدانی
رضی اللہ عنہ سے تھی فقط جناب [illegible] ماجدہ کی طرف سے حضرت مودود چشتی
رضی اللہ عنہ کی او[illegible] بعد انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے

جب خواجہ علاء الدین صاحب حجرہ سے نکلے تو لوگون نے نہین پہچانا
بالکل شکل وصورت اعلیحضرت رضہ کی تھی مصرع من برنگ یار گشتم یار رنگ
ما گرفت حضرت حکیم خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
فرزند حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمہ آپ کو بیعت واجازت
اعلیحضرت رضہ سے ہی اور توجہات عالیہ سے اعلیحضرت کے مشرف
ہوئے ہین تعلیم وتلقین اپنے والد ماجد سے پائی ہی غدر کے بعد آپ
دہلی سے جاورہ مین تشریف لائے اور حسب درخواست نواب
جاورہ کے آپنے یہان سکونت اختیار فرمائی حضرت مولوی
ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ آپ حضرت خواجہ بہاء الدین
صاحب کے بہائی تھے انتقال فرمایا حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ
صاحب علیہ الرحمۃ ہمارے حضرت قبلہ رضہ آپکو بڑے خلیفہ اعلیحضرت
کے فرمایا کرتے تھے اعلیحضرت رضہ نماز مین آپ کے پیچھے اقتدا فرماتے تھے
امامت نماز آپکے حوالے تھی مزار شریف آپکا پائین مزار اعلیحضرت رضہ کی ہی
حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمہ برادر خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ قریب مین پوری کے کسی گاؤن مین سکونت پذیر تھے
منشی سالک رام نے کہ ارادتمندان حضرت قبلہ رضہ سے تھے بیان کیا کہ ایک
جوگی وہان رہتا تہا لوگونکو تصرف سے اپنی طرف مائل کرتا تہا چنانچہ

ایک شخص زین العابدین نام اوسکے سامنے سے نکلے اوسنے اونکو مائل
کرلیا جب آپکو معلوم ہوا آپ سنے دو ہندونکو کہ لکہے پڑہے تہے اپنی طرف
منجذب فرمایا ایک کو فرمایا کہ تجہکو دنیا کے لیے چہوڑ دیا اور دوسریکو
فقیر کرلیا اتفاقا ایک نوکری کی جگہہ خالی ہوئی جوگی نے زین العابدین
کے لیے ہمت صرف کی کہ ملازم ہو جائے اور حضرت موصوف نے
اوس ہندو کے لیے ہمت فرمائی جسکو دنیا کے لیے چہوڑ دیا تہا حاکم
وقت نے اوسی ہندو کو نوکر رکہہ لیا اور زین العابدین کو نہین رکہا
جب یہ تصرف آپ کا جوگی کو معلوم ہوا تو اوسنے کہلا بہیجا کہ مین حربہ
کرتا ہون آپکا زیر پڑہ رہی نہے کہ ایک بڑا گردبا دسامنے سے دکہلائی دیا
آپکی طرف چلا آتا تہا آپنے بعد سلام نماز کے اوسطرف توجہ فرمائی دفع
ہوگیا گویا کچہہ نہ تہا ایک قصیدہ حضرت پیر علیشاہ صاحب رح کا اونکی
مثنوی مین درج ہے یہ شعر اوس قصیدہ کا ہے تعریف درویش مین

| بباطن قرب دارد باخدا و احمد مرسل | بظاہر گو نباشد در جہان تعظیم و تکریم مشتہر |
| --- | --- |

حضرت میان عزیز احمد صاحب داماد اعلیحضرت رض کے تہے تعلیم و
تلقین حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رض سے پائی تہی آخر کار کابل
تشریف لیگئے وہان آپکی طرف رجوع خلق ہوا اور شکوہ ظاہری چنانچہ
اصطبل وغیرہ بہی تہا حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ

خلیفہ اعلحضرت رض کے ملا نو ہ مین سے تھے حضرت شاہ علی محمد صاحب
مچھلی شہری علیہ الرحمہ روایت ہی کہ قریب انتقال آپکے از بس قحط پڑا تھا
بارش کا پتا نتھا آپنے آخری وقت فرمایا کہ میری دلیل مغفرت یہ ہی کہ
جنازہ اوٹھانیکے وقت پانی برسے گا جب جنازہ اوٹھایا گیا کثرت سے
بارش ہوئی حضرت شاہ عبد القدیر صاحب مچھلی شہری علیہ
الرحمہ خلفای اعلحضرت رض سے تھے اوس دیار مین کرامات وخرق عادات
آپکے مشہور ہین حضرت مولوی علی کبیر صاحب مچھلی شہری
علیہ الرحمہ برادر حضرت شاہ عبد القدیر صاحب علیہ الرحمہ خلفاے
اعلحضرت رض سے تھے یہ حضرات علماء ظاہر و باطن تھے متصل کلکتہ
کے آپکا انتقال ہوا نعش مبارک آپکی وہان سے مچھلی شہر کو کہ مسافت
دور دراز تھی لائے جسم مبارک مین ذرا فرق نہین آیا تھا آپکی ہمشیرہ
صاحبہ مرحومہ بھی اعلحضرت رض کی مرید اور صاحب نسبت قویہ تھین حضرت
مولوی عبد الشکور صاحب وجناب مولوی محمد ظہور صاحب
علیہما الرحمہ کو بیعت و استفادہ اعلی حضرت رض سے تھا لیکن مولوی
عبد الشکور صاحب مرحوم کو اجازت دوسری جگہہ سے تھی حضرت
میر عیان علی صاحب علیہ الرحمۃ نسبت قوی رکھتے تھی حضرت قبلہ
رض فرماتے تھے کہ رنگ اونکا سیاہ تھا جب اعلی حضرت رض کو حقہ پلاتے تھے

اعلی حضرت رضہ بہت خوش ہوتے تھے حضرت شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد علیہ الرحمہ داماد حضرت مولانا اسحاق صاحب علیہ الرحمہ اور خلیفہ اعلیحضرت رضہ کے تھے آپ کے بعض حالات ملفوظات جناب حاجی امداد اللہ صاحب مین درج ہین حضرت عبد الصمد صاحب ولایتی علیہ الرحمہ اجازت یافتہ اعلی حضرت رضہ کے تھے اتباع سنت کا بہت خیال تہا چنانچہ شاہ احمد سعید صاحب سے شکایت کرتے تھے کہ حاجی دوست محمد قندہاری کے حلقہ مین ہوحق بہت ہوتا ہے بدعت ہی منع کیجیے حضرت شاہ محمد نیاز علیہ الرحمہ صاحب کشف وکرامت تھے کبھی شعر فرماتے تھے یہ شعر آپکا ہی

| دیکھا تو ہر ایک سنگ مین وہ ایک شرر تہا | | موسی کو نظر طور پر آیا تہا وگر نہ |
|---|---|---|

اور منجملہ خلفاء اعلیحضرت رضہ کے حضرت خلیفہ میر رجب علی صاحب علیہ الرحمہ اور حضرت شیر اللہ خان ولایتی علیہ الرحمہ اور حضرت میر سعادت علی صاحب علیہ الرحمہ تھے حضرت پاینده بیگ صاحب خادم اعلی حضرت رضہ کے تھے ایک روز پیشاب اعلیحضرت رضہ کا پینے کو طیار تھے اعلیحضرت رضہ نے لوگون سے فرمایا کہ چہین لو دیکھو یہ کیا کرتا ہے فقط تمام ہوا ذکر خلفاء ومستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کا مخفی نرہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے مجھکو طریقہ قادریہ مین اجازت عطا فرمائی اور شجرہ قادریہ عنایت فرمایا وہ بلفظہ درج ہوتا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی صاحب معراجک و اشرف مخلوقاتک و افضل موجوداتک و اکرم انبیائک وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

محبوب حضرت رب الارباب حضرت رحمۃ للعالمین رسالت پناہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت حبیب عجمی حضرت داود طائی حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی حضرت ابو بکر شبلی حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی حضرت شیخ علی ہنکاری حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزمی حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی حضرت شیخ عبد الرزاق حضرت شیخ شرف الدین قتال حضرت شیخ عبد الوہاب حضرت شیخ بہاء الدین حضرت سید عقیل حضرت سید شمس الدین صحرائی حضرت سید ابو الحسن حضرت سید گدا رحمن حضرت سید شمس الدین عارف محمود زکریا حضرت سید گدا رحمن ثانی حضرت شاہ فضیل حضرت شاہ کمال حضرت شاہ سکندر حضرت امام ربانی قیوم زمانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

| خلفائی | آبائی |
|---|---|
| حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم | حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید |

ملقب بحضرت ایشان حضرت مجدد اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حضرت قیوم زمان قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر حضرت محبوب اللہ خواجہ ضیاء اللہ حضرت حبیب خلاق شاہ محمد آفاق احمدی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

حضرت ذبیل اللہ عبد الاحد حضرت محمد نقی قدس اللہ سرہ العزیز

برادر عزیز مولوی تجمل حسین
بشرط اتباع شریعت [illegible] مجاز
[illegible] سنت رسول اللہ
[illegible]

مسکین محمد بہاء الدین احمدی دہلوی

| خواجہ بہاء الدین |
| --- |
| منم گدای در ۱۲۹۳ |

برادر عزیز مولوی تجمل حسین در طریقۂ قادریہ داخل کردہ شد عاقبتش بخیر باد

المرقوم ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ

اور طریقۂ بیعت یوں ارشاد فرمایا کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا اور وہی ہاتھ حضرت علی مرتضی کے ہاتھ پر آیا اور وہی ہاتھ حضرت میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی کے ہاتھ پر آیا اور وہی ہاتھ اوپر ہاتھ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور وہی ہاتھ حضرت خواجہ بہاء الدین کے ہاتھ پر آیا یہ وہی ہاتھ تمہارے ہاتھ پر آیا اور تمکو بیچ طریقۂ قادریہ شریف کے داخل کیا تمنے قبول کیا اور وقت بیعت کرنیکی مرید سے کلمۂ طیبہ اور پانچوں کلمہ پڑھاؤ اور آمنت باللہ اور استغفار پڑھا کر بیعت کرے فقط

## باب چہارم ارشادات متفرقہ مین حضرت قبلہ رضہ کے

### شعر زبانی مولوی محمد حسین صاحب

| | |
|---|---|
| افسوس دلا کہ دوستداران رفتند | سیمین بدنان و گلعذاران رفتند |
| چون بوی گل آمدند بر باد سوار | در خاک چو قطرہ ہای باران رفتند |

### ایضاً دیگر از حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب

یہ وہ باغ دنیا ہی بے بقا کہ خزان ہے جسکو لگی ہوئی
اسے دیکھتا تو ارم کو چل جہان نام کو بہی خزان نہین

### اشعار فرمودۂ حضرت قبلہ رضہ

| | |
|---|---|
| ای دل تو دمی مطیع سبحان نشدی | وز خوی بد خویش پشیمان نشدی |
| زاہد شدی و شیخ شدی دانشمند | اینجملہ شدی ولی مسلمان نشدی |

جب آپکے سامنے طبیب آجاتے تھے تو بہت خوش ہو کر فرماتے کہ ہماری نبض دیکھو جب وہ دوا دیتے یا نسخہ لکھدیتے تو پہر عذر فرماتے کہ یہان بہت دوائیان لوگون نے بہیجین ہین مگر ہم نہین کھاتے ہین گویا اشارۃً اپنے توکل کو ظاہر فرماتے تھے اور مرض او صحت کو بسبب مقام رضا اور تسلیم کے یکسان سمجھتے تھے پہر فرماتے تھے

| | |
|---|---|
| نبض میری دیکھہ کر کہنے لگے سارے طبیب | مر گیا مارا ہوا مجنون اسی آزار کا |

### اشعار دیگر

| | |
|---|---|
| خدا سر دے تو سودا دی تری اف پریشانکا | جو آنکھین ہون تو نظارہ تیری سنبلستانکا |
| تا کے از خلق اسیر غم بیہودہ شوی | از ہمہ رو بخدا آر کہ آسودہ شوی |
| جامی از فقر نسیمی بمشامت نرسد | تا خوش از بودہ و غمناک زنا بودہ شوی |
| با ترک تعلق نفسے یار نشو ❊ | زین بار گران دمے سبکسار نشو ❊ |

آپ اپنے مرض الموت مین یہ چند اشعار پڑہتے تہے جسکو ایکدوست نے لکہا تہا کہ وہ حاضر تہے ٥

| | |
|---|---|
| فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ ❊ | بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ ❊ |
| سرم خاک رہ ہر چار سرور | ابو بکر و عمر عثمان و حیدر |

مولوی عبد المنعم صاحب مہتمم مدرسہ چاٹگام ارادتمندان حضرت قبلہ سے ہین اونکو حضرت قبلہ نے لفظ قرآن کے معنی ارشاد فرمائے دعوت کی چٹہی اور ایکبار بہشت کا ترجمہ مہمانخانہ فرمایا ٥

| | |
|---|---|
| نہ ہوای باغ سازد نہ کنار کشت مارا | تو بہر کجا کہ باشی بود آن بہشت مارا |
| نہ شگوفہ ام نہ برگم نہ درخت سایہ وارم | ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا |

ارشاد ہوا کہ دیکہو میان تجمل حسین کیا اوسکی قدرت ہی کہ ان دونون آنکہون مین تمام آسمان سما جاتا ہے باوجودیکہ کتنی چہوٹی آنکہہ ہے اور وہ کتنا بڑا آسمان ہی ایک روز فقیر نے خدمت عالی مین عرض کیا کہ آپ لوگ باوجود قرب الٰہی کے مقروض اور پریشان رہتے ہین ❊

فرمایا کہ نفس بسبب مقروض ہونیکے خاکسار رہتا ہے۔ آج کئی روز
ہوئے کہ جناب حافظ فرزند علی صاحب اسٹیشن پر ملے حیدرآباد جاتی تھی
ہمنے اونسے پوچھا کہ جناب مولانا قدس سرہ نے شاہ غلام علی صاحب سے
بہی توجہ لی تہی یا نہین اونہون نے کہا کہ جب وارثان شاہ غلام رسول صاحب
کانپوری نے دعوا کیا کہ ہمارے یہانسے حضرت کو استفادہ تہا تو ہمنے
حضرت قبلہ رض سے دریافت کیا آپنے فرمایا کہ شاہ غلام رسول صاحب سے
اور ہمسے برتاو دوستانہ تہا اس وجہ سے جب ہم کانپور جاتے تہے تو اونکے
ہان اوترتے تہے اور ہمنے بجز حضرت شاہ محمد آفاق رض کے کسی سے توجہ
نہین لی البتہ دہلی مین حضرت شاہ غلام علی صاحب کے ہان گیا تو آپ نے
اپنی مسند پر بٹہلایا اور فرمایا کہ مینے آجتک سوای حضرت شاہ محمد آفاق رض
کے اسپر کسی کو نہین بٹہلایا بعد ازان توجہ دی فقیر سے بہی حضرت نے
ذکر توجہ کا فرمایا تہا ایسا ہی مولانا محمد علی صاحب کے خط سے معلوم ہوا
اور جسوقت کہ مہتمم مطبع نظامی نے درود معظم و مکرم چہاپا تہا حضرت قبلہ رض
کو خلیفہ کر کے لکہا تہا نور میان نے عریضہ اسکے دریافت مین لکہا تہا
اوسکے جواب مین ارشاد ہوا کہ غلط ہی مجہکو بجز حضرت شاہ آفاق رض کے
کسی سے اجازت خلافت نہین ہے مولوی محمد حسین صاحب مدرس بہوپال
سے معلوم ہوا کہ وہ درس حدیث مین حضرت قبلہ رض کے حاضر تہے یہ حدیث

آئی کہ ایک صحابی فرماتے تھے اللھم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا آپ نے فرمایا کہ صحابہ حسد بغض وغیرہ سے مبرا تھے یہ کلام اونکا بسبب غلبۂ محبت کے تھا حضرت قبلہ رض سے جب ذکر صحابہ اور اہل بیت کا آیا تو آپنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ بیان کرکے فرمایا کہ بعض اہل علم کے نزدیک حضرت عائشہ رض کو سب پر فضیلت ہی۔ دربارۂ تعزیہ داری کے ایک استفتا حضرت قبلہ رض کی خدمت مین آیا اوسپر آپنے یون لکھدیا تھا درین باب گفتگو نباید کرد مقام ادب ست۔ بعض نافہمون نے اس سے اجازت تعزیہ داری کی مفہوم کی چنانچہ ارباب مونگیر نے پھر استفتا اس بارہ مین حضرت قبلہ رض کی خدمت مین ارسال کیا آپنے اوسپر یون تحریر فرمایا ما امور مذکورہ را قائل نیستم ہرچہ خلاف سنت ست بدعت ست الحاصل حضرت قبلہ حسب استعداد ہر ایک کے ارشاد فرمایا کرتے تھے اوسی سے فیض اوسکو ہوتا تھا۔

| بہار عالم حسنش دل و جان زندہ میدارد | برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را |
| --- | --- |

ایک مرتبہ مونگیر کے ایک مولوی صاحب لکھنؤ تشریف لائے اونپر محبت اہلبیت غالب تھی فقط ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام پر رو دیتے تھے اور اسی اثنا مین مرثیہ خوانی بھی ایک رئیس کے مکان مین ہوئی محرم کا دن تھا دسوین تاریخ کربلا کو چلے تو مولوی صاحب بھی ساتھ چلے اور اس

دعوی کے ثبوت مین حافظ عبد الستار صاحب تاجر کتب شاہد ہین
خدا کی قدرت کہ دو چار ہی روز مین حافظ صاحب کلکتہ کی واپسی
مین مونگیر مین اوترے ہمنے اونسے پوچھا اونہون نے اوسکی
حقیقت بتائی کہ یہ غلط ہی کہ تعزیہ کے ساتھہ ساتھہ چلے مگر اتنا البتہ
ہوا کہ بعد نماز ظہر جلد بند کے مکان پر تشریف لیگئے تھے واپسی مین سڑک
پر تعزیہ چلے جاتے تھے اور اہل تشیع پیٹتے روتے چلے جاتے تھے
آپنے فرمایا کہ آج ہی کا دن ہی کہ صاحبزادہ و نبیرہ پہ مصیبت ہوئی
آنسو چند قطرے چشم مبارک سے نکلے تھے فرمایا کہ اگر اہل تشیع
محبت سے روتے پیٹتے جاتے ہین تو کیا بعید ہے کہ اللہ انکو بخشدے
پھر آپ اپنے ڈیرے مین لوٹ آئے **ایضاً** ایک مرتبہ مراد آباد کی مسجد
مین مولوی عبد الکریم صاحب ابو داؤد جو علم حدیث مین بڑی کتاب
ہے پڑھ رہے تھے ذکر بدعت کا آگیا ہمنے عرض کیا کہ تعزیہ دارون کا
کیا حال ہے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاسق
اور جہنمی بیشک ہین پھر عرض کیا کہ چہلم و سوم جو آجکل مسلمانون مین
رواج ہے بدعت ہی یا نہین فرمایا کہ بیشک بدعت ہی راقم کہتا ہی
کہ نفس طعام میت کے لیے چوتھے روز یا چالیسوین روز بخیال ثواب
رسانی کے جائز ہے اور بخیال پابندی رسم یا اوسی دنکو ثواب سمجھنا یہ بیشک

بدعت ہی حضرت کی تقریر مین سنت کا بڑا خیال تہا پہر بعد اوسکے راقم نے
عرض کیا کہ بعد انتقال حضور کے ہملوگونکا اجتماع آپکے مزار پر عرس کے لیے ہو
یا نہین یا یہ بہی بدعت ہی آپنے فرمایا کہ کچہ ضرور نہین ہے ہماری قبر پر
کوئی جمع ہو حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا کہ تمام درویشونکا عرس ہوتا ہی لوگون کو
فیض ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ جب کوئی سنے کہ ہم مر گئے اوسوقت الحمد اور
چار قل پڑھکر ہمکو بخشدے اوسوقت اوسکو فیض پہونچیگا راقم کہتا ہی
کہ حضرت قبلہ کو خیال سنت کا بہت تہا آپنے پیر کا عرس نہین کیا اور
نہ اونکے پیر نے اپنے پیر کا عرس کیا اس مسئلہ عرس مین دو سبب سے
بزرگون نے کنارہ کشی اختیار کی ہے اول یہ کہ اس عرس مین خلاف
شریعت باتین بسبب ہجوم خلق کے ہو جاتی ہین دوسرے یہ کہ اکثر
جاہل لوگ سجدہ کرنے ہین اور بوسہ دیتے ہین اور صدہا چراغ رکہنے لگتے ہین
قوالی ہوتی ہی ستار ڈہولک بجنے لگتی ہین دوسرا سبب کنارہ کشی کا
بزرگون کے یہ بہی تہا کہ اکثر بسبب خرچ کثیر کے نوبت سود پر روپیہ لینے کی
ہو جاتی ہے اور مہمان داری مین ہر وقت اوسکا خیال ہوتا ہے کہ کہان
کسکو جگہہ دین اور کسنے کہایا کسنے نہین کہایا غرض سب باتین تعلق اور
انتشار کی ہوتی ہین جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے اس قسم
کی کراہت عرس مین لکہی ہی ورنہ اگر احباب کو کہدیا کہ آج کہانا یہین کہانا

اور کچھہ قرآن خوانی ہوگی اور کوئی بات خلاف شریعت نہین ہوئی تو
پہر اسکے جواز مین کیا عذر ہے ایکبار مٹی کی رکابی مین جو حضرت کی یہان
کہانا کہلانیکا تہا معمول تہا ہمکو نفرت معلوم ہوئی آپنے مکاشفہ سے
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے یہان چینی کی رکابی مین کہانا مکروہ ہے
ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ میان تجمل حسین قرآن مین اللہ تعالی ایک جگہہ فرماتا
ہے لن ترانی اور دوسری جگہہ فرماتا ہے ولکن انظر الی الجبل
عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمائین ارشاد ہوا کہ وہان ذات دیکہنا چاہا تہا
اوسکا انکار ہوا اور صفت دیکہلائی تجلی کا ترجمہ فرمایا کچہہ دیکہا کچہہ نہین
دیکہا تجلی کے معنے جہلک ہی ارشاد ہوئے

| فتنہ نہار جمال تو نہ بر جان شد نیست | دانم از خوی تو صد رخنہ بایمان شد نیست |
|---|---|

ارشاد ہوا کہ خاندان شاہ عبد العزیز صاحب مین کئی بزرگ تہے بعضے با نسبت
اور بعضے صالحین تہے شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ اسحق کو صالحین
مین فرماتے تہے اور شاہ عبد القادر صاحب کو با نسبت بتاتے تہے ہمنے عرض
کیا کہ با نسبت کے کیا معنے ہین ارشاد ہوا کہ با نسبت ہونا دل لگی تہوڑی ہے
با نسبت اوسکو کہتے ہین کہ اوسکو غفلت بہت کم ہوتی ہو اور اپنی ادنی
ہمت سے سب کام کرلیتا ہو ایسی ایسی باتین خاص لوگون سے
ہوتے تہے ورنہ عام مولویون سے نسبت بمعنی مشہور شاہ صاحب مین

بھی فرما دیتے تھے مگر نسبت جو درویشون مین مستعمل ہے خاص شاہ عبد القادر صاحب مین بتاتے تھے ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آجکل مجھکو قبض بہت ہے وہ بشاشت جو ابتدا مین تہی وہ نہین ہے فرمایا کہ انبیا اور اولیا کو تین تین برس قبض رہا ہے اور بی بی جب بوڑہی ہو جاتی ہے تو بجای مان کے ہو جاتی ہے یعنی وہ شب اول کے راز و نیاز کہان رہتے ہین معاملات وغیرہ بڑہ جاتے ہین مگر وہ لطف نہین رہتا ہے فرمایا کہ ہم یہان سے پانچسو کوس تک کے مرید کو توجہ دیتے ہین۔ ایک مرتبہ جناب مولانا لطف اللہ صاحب کانپور مین ملاقات کو حضرت مولانا صاحب قبلہ قدس سرہ کے پاس تشریف لائے آپ عبد الرحمن خان کے مطبع مین ٹہیرے ہوئے تھے مسلم شریف دیکہہ رہے تھے ایک حدیث پڑہی کہ یضربون مشارق الارض و مغاربھا ترجمہ اوسکا فرمایا کہ مارے مارے پہرتے تھے پورب پچھم پہر ذکر شروع ہوا کہ مفتی عنایت احمد مرحوم استاد مولانا لطف اللہ صاحب سمندر مین ڈوب گئے اسپر ارشاد ہوا کہ بولو وہ جو ڈوب گئے وہ شہید ہو گئے ہمیشہ اونکے لیے جو خدا نے لکھدیا اور سب گناہ اونکے معاف ہو گئے مگر یہ بتاؤ کہ یہ قرض جو حق العباد ہے کیونکر معاف ہوگا پہر خود ہی فرمایا کہ ایک حدیث صحیح ہے کہ اللہ تعالی اوسکو بھی معاف کریگا اپنی رحمت سے اسقدر مالا مال کریگا کہ اپنا دعوی بہول جاویگا

شاہ عبد القادر صاحب علیہ الرحمۃ تیس برس تک مسجد کے حجرے مین مقیم رہے اور اکثر تنہائی مین رہتے تھے آپ بجز ایک تہبند کے کچھہ نہین رکھتے تھے جب غسل کرتے تھے تو اوسی ایک تہبند کو دہو کر پہنتے تھے لوگون نے بہت کہا کہ ایک تہبند اور رکھیے مگر آپ نے فرمایا کہ سلسلہ اسباب کا بڑہیگا ۱۲

پانچسو سے مراد کثرت ہے ۱۲

اور قیامت مین حج کا ثواب وسکو ملیگا پھر مخاطب ہوئے کہ یہ بتاؤ بیت اللہ
کی زیارت تو ہوئی نہین مگر ہان اللہ پاک مسلّم بیت اللہ سامنے لاکر کھڑا کر دیتا
ہے کہ لو زیارت کر لو جناب مولانا لطف اللہ صاحب یہہ بھی فرماتے تھے
کہ ان شہید صاحب کو سایہ ملیگا اوس روز کہ کہین سایہ نہو گا بعد اوسکے
دو زانو بیٹھکر آنکھہ بند کرکے بڑے خوف اور ادب سے حدیث پڑھی کہ
چہرہ اونکا زرد ہو گیا یہانتک کہ عبدالرحمن خان پر خوف طاری ہوا میرا
ہاتھہ پکڑکر کہا کہ اب یہانسے بھاگیے ہم دونون آدمی چپ چاپ کوٹھے سے
چلے آئے اور دلمین سمجھہ لیا کہ اصل محدث اور بزرگ پر اثر حدیث کا بہت سخت
پڑتا ہے۔ ایک دعا جو عنوان کتاب پر لکھی ہے یعنی اللهم انی اسالك
من فضلك الخ فرمایا کہ اسکے پڑھنے سے نسبت مین ترقی ہوتی ہے
ہمنے معنے نسبت کے پوچھے ارشاد ہوا کہ نسبت کے معنے لگاؤ ہین ایکبار
بوقت رخصت ارشاد ہوا

| تا نہ پنداری کہ تنہا میروی | دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست |
|---|---|

زمانۂ علالت مین کوئی صاحب حاضر ہوئے پھر تسکین اونکے فرمایا

| گرچہ با دیگر کسان بلوا بود | عاشقانرا درد و غم حلوا بود |
|---|---|

ایک روز ذکر محبت الٰہی کا آیا اور آپکو بڑی کیفیت طاری ہوئی فرمایا

| کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو مجھے | بیکلی ایسی گیا ہے سونپ وہ گلرو مجھے |
|---|---|

| ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کرین تجھپر | مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہین |
|---|---|

ارشاد ہوا اِنِّیٓ اٰنَسۡتُ نَارًا جب ہمنے آہٹ پائی مُحَمَّدٌ رسول اللہ کا ترجمہ محمد صاحب جو سند بسے گئے ہین تمہارے طرف یَآ اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الخ کا ترجمہ ای دہرمی لوگو جب سکروار کے پوجے کی پکار ہو تب من موہن کی یاد مین جھپٹ کر چلو اور چھوڑ دو کار و بار کو شاید کہ تمہارا بھلا ہوجائے درود کا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب کا دولارا اور پیار محمد صاحب پر فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلۡجَبَلِ کا ترجمہ فرمایا جب اونکا نور اجیالا ہوا۔ ایکبار مجھکو غفلت آگئی دیکھتا ہون کہ بڑا مجمع اولیاء اللہ کا ہے اور صحن مین حضرت قبلہ مولانا قدس سرہ ٹہل رہے ہین آپنے ہاتھ پکڑ لیا کہ کیا چاہتے ہو اندر مکان کے ایک بزرگ کو دیکھا اور عمدہ لمپ بیچ مین روشن تھا دوسرے دن پھر دیکھا کہ وہ مجھکو توجہ دے رہے ہین بعد بیدار ہونیکے پندرہ منٹ تک سکر کی کیفیت طاری رہی حضرت سے پوچھا ارشاد ہوا کہ کبھی اپنی پیر کیصورت کو دوسرون مین دیکھتا ہے اور حقیقت مین پیر و مرشد ہے ؎

| ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے | چکنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہے |
|---|---|

وہ شجرہ[۲] جو نظم مین نور میان نے چھپوایا تھا اوسمین چند اشعار پر نشان دیکر فرمایا کہ پڑھا کرو ؎

| بحق خواجہ ما شاہ آفاق | نکو بر جراحتہای عشاق |
|---|---|

[۱] یعنی وہ تجلی جو حضرت موسیٰ کو ہوئی یہ اونکا مقدر تھا اسلیے اوسکو یہ ترجمہ کرکے تعمیم فرمایا ۱۲

[۲] ہمارے بعض احباب کو حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ وقت مصیبت اس شجرہ کو پڑھکر امداد مانگو مصیبت دفع کردے گا ۱۲

| | |
|---|---|
| بامدادش زخود آزاد گردان | گرفتار خودم کن شاد گردان |
| تہیدستیم از فقر و ریاضت | گنہگاریم بی زہد و عبادت |
| جمال مصطفے در سینۂ او | جلال کبریا آئینۂ او |
| بود ہرچند او خود بی نشانی | نشانی دار داز ہر خاندانی |
| نباشد درد ما را ہیچ درمان | مگر تیر نگاہ فضل رحمان |

ہمنے جواز قیام مولد شریف مین عرض کیا فرمایا کہ اگر کوئی محبت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹھہ کہڑا ہو تو کہڑا ہونی دو مت روکو - ایک مرتبہ ترجمہ قرآن شریف کا ہو رہا تہا اوس مین متقیون کا بیان آیا حضرت قبلہ قدس سرہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا کہ خدا نے بسبب تقوی کے ایسا مرتبہ دیا تہا کہ آپکے جلسہ درس مین ایک طالب العلم کو حاجت پایخانہ کی ہوئی اور بڑا صاحب غیرت تہا آپنے اپنے کشف سے دریافت کرکے ایک بیغیرت طالب العلم کو فرمایا کہ چلے جاؤ پایخانہ پہر آؤ اسکے پیٹ کا پایخانہ اوسکے پیٹ مین چلا گیا اور پہر دوسری مرتبہ پیشاب معلوم ہوا آپنے بکرے کیطرف خیال کیا اوسکے پیٹ مین چلا گیا ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس قسم کے مراتب کیونکر حاصل ہون آپنے فرمایا محض فضل اللہ کا درکار ہے بغیر عنایت اوسکے کچھہ نہین ہوتا ہے - ایکمرتبہ توکل اور قناعت کا

ذکر آیا فرمایا کہ ایک روز خانقاہ مین حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ
کے کھانے کو نہین تھا داروغہ نے عرض کیا کہ حضرت آج کچھہ کھانے کو
نہین ہے شاید تین بار کہا بعد اوسکے آپ مسجد جانے لگے راہ مین ایک
گھانس تھی آپنے فرمایا اسکو پیسے پر گھس ڈالو یہ گھانس کہتی ہے کہ ہم
سونا بنا دیتے ہین مگر پھر اسکو نہ چھونا چنانچہ داروغہ نے اوسپر گھس دیا
سونا ہوگیا بازار سے سودلے آئے۔ شعر فرمودۂ حضرت قبلہ رضی

| ای محمد ترے در سے یہ کہان جائے غریب | پادشاہی سے تو بہتر ہی گدائی تیری |
|---|---|

ایکبار مدرس کانپور آپکی خدمت مین پہونچے آپنے حسب عادت پوچھا کہ کیا
پڑھاتے ہو اونہون نے سب علمون کا نام بتایا معقول کو زائد بتایا
آپنے فرمایا کہ منطق کے زیادہ پڑھانے مین قلب سیاہ ہوجاتا ہے
حدیث فقہ پڑھایا کرو دیکھو اگر کسی کو آنکھہ ہو تو ہم بتاوین اور دکھاوین
کہ مولوی عبدالحی مرحوم کی قبر مین کیا حالت ہوئی کہ قبر اونکی منور ہے
بسبب ہدایہ کے حاشیہ لکھنے کے اللہ نے اونکے تئین اسدرجہ مین رکھا ہی
قاضی مبارک کی قبر کو دیکھو کہ معقول کے اشغال سے کیا حالت ہوئی

علمِ معقولات علمِ اشقیاست علمِ منقولات علمِ انبیاست
گر باستدلال کارِ دین بودی فخر رازی رازدارِ دین بودی

کسی نے حضرت کی مجلس مین شاہ وارث علی صاحب کی شکایت کی کہ نماز نہین پڑھتے ہیں

اور طوائفونکو مرید کرتے ہین پہر کسی نے کہدیا کہ مولوی تجمل حسین بہی انکے
معتقد ہین آپ خفا ہوئے مگر تنہائی مین بلاکر فرمایا کہ مجذوبون سے
بدگمانی نکرے اور اونکے پاس عرس مین جاؤ بہی نہین مجذوبون کے
پاس بیٹھنے سے نقصان پونچتا ہے اور فرمانے لگے کہ وہ میرے پاس
آتے ہین تو نماز بہی پڑہتے ہین اور عورتونکی تجلی پرجو اونکا دل آیا تو محبت
محبت پاک بہی ہوتی ہے بعض وقت اپنی ہی بی بی کے ساتھہ اختلاط منع ہی
عرض کیا کہ کب حکم ہوا کہ حالت حیض مین مخالطت منع ہی غیر کے حسن کے
دیکھنے والے کتنے بہشتی ہوگئے اللہ جمیل ویحب الجمال مشہور ہے
غرض حضرت کی یہ تہی کہ توجیہ ہر مسلمان سکے فعل کی کرے حاجی صاحب
موصوف فقط جمال کے نظارہ پر محض مظہر صفت آلہی سمجھکر متوجہ ہوئے
اور بواسطہ اسکے ذات حق مین ڈوب گئے تو کیا نقصان ہوا ایکمرتبہ
ہمنے عرض کیا کہ حضرت یہ مسئلہ نسا ہی عجیب ہے یعنی تجلی حسن کی انپر ہے اور
اور مظہر صفت اسم الباطن کی بیشک ہین چنانچہ حضرت مجدد رض بہی لکہتے ہین
کہ جلوۂ محبوبیت انپر ہے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بہی جواب مین لکہتے ہین
کہ تجلی محبوبیت کی بیشک انپر ہے فرمایا ٹہیک ہی اور آپنے فرمایا کہ گھورا
مت کرو اچانا نظر پڑجائے تو کچہہ مضائقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نظر مبارک جمال پر زوجہ زید بن ثابت کی پڑی تو آپنے فتبارک اللہ

أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پڑھا تم بھی پڑھ لیا کرو۔

هر چه گیرد علتے علت شود
کار پاکان را قیاس از خود مگیر
شیر آن باشد که اندر بادیه
آن یکی شیر یکه مردم میخورد
آنچنان دیوانگی بگسست بند
همسری با انبیا برداشتند

کفر گیرد کاملے ملت شود
گرچه ماند در نوشتن شیر شیر
شیر آن باشد که اندر بادیه
وان دگر شیر یکه مردم میخورد
که همه دیوانگان پندم دهند
اولیا را همچو خود پنداشتند

ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس زمانہ کے آدمی اعتراض کرتے ہین کہ حضرت مولانا کا سب عمل سنت پر ہے مگر مخلوق سے اسقدر بگڑنا یہ کیسی سنت ہے آپنے مسکرا کر فرمایا کہ میان ادہر آؤ اور کان مین فرمایا کہ اوپر کے جی سے مین کڑکا کرتا ہون اور ہمنے اپنے خالق سے پہلے ہی دعا کرلی ہے کہ جسکے لیے مین بد دعا کرون وہ دعا سمجھی جائے ورنہ ہجوم خلق سے نماز پڑھنا مشکل ہو دہقانی لوگ بہت تنگ کرین شعر نور میان صاحب

دیوانگی بہی اپنی ہی تجویز عقل ہے
جائی خیال غیر کہ فرصت یہان نہین

دانائیون سے بنتے ہین نادانیون مین ہم
ہین جلوۂ نگار کی مہمانیون مین ہم

راقم الحروف نے کتب تصوف مین دیکھا ہے کہ ہر ایک صوفیۂ کرام کا مشرب مختلف رہا ہے مگر نیت خالصہ مین اتحاد ہے ترجمۂ مکیہ مین لکھا ہے کہ فیضان

شیخ کے لیے ہیبت کا ہونا بھی ضرور ہی جس مرید پر ہیبت اور ادب کا
غلبہ نہین ہے اوسکو بہت بڑا نقصان ہی مرید کو نفع نہین پہونچسکتا ہی
یہانتک کہ شیخ کے مصلی پر اپنی نماز نفل کو ادا نہ کرے آپنے جناب
احمد میان صاحب کی والدہ مطہرہ کا ذکر فرمایا کہ وہ ایسی بزرگ تہین
کہ گہر مین ہم اور وہ بیٹھے تھے کہ تمام مکان مین خوشبو پہیلگئی اور
ان آنکھونسے بیداری مین پیغمبر علیہ السلام کو دیکھا بلکہ خوف سے
اندر کوٹھریکے گھس گئین وہ ایک بزرگ عورت تہین پچاس برس ہماری اور
اونکی سنگت رہی اسیر راقم کو کچھ وسوسہ دل مین آیا آپکو مکاشفہ سے
معلوم ہوا بڑے جلال مین آئے اور فرمایا کہ بعضی بات کہنے کی نہین
ہوتی کسی سے کہنا نہین اسطرحکا جملہ اکثر فرما دیتے تہے پہر کیف فرمایا
کہ درود کی کثرت وہ چیز ہے کہ جنابت کی حالت مین ہمنے حضرت کی زیارت کی
ہمنے عرض کیا کہ حضور نے اہل وعیال کو بذریعہ نوکری چاکری کے
رزق پہونچایا ہے یا بذریعہ توکل کے جواب مین اسکے آپنے فرمایا کہ ہمنے
کبھی نوکری نہین کی مگر جب مین دہلی گیا تو البتہ کتاب صحیح کرنیکے لیے لوگ
کچھ مقرر کر دیتے تھے دو ڈھائی روپیہ کم وبیش ضروری فرمائی ۔ ایکبار
ارشاد ہوا کہ اب فرنگیون نے منی آڈر جاری کیے ہین پہلے یہ سب نہین تھے
مگر ہان ہمارے پیر و مرشد حضرت شاہ آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ لاؤ میان فضل رحمن تمہاری والدہ کو روپیہ پہونچادین تین یا پانچ
روپیہ فرمائے ظہر کے وقت اپنی کرامت سے والدہ صاحبہ کے پاس
پہونچے اور آواز دیا کہ فلان شخص نے یہ روپیہ دیا ہے اور پہر آپ مسجد
مین موجود تہے۔ ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت دس بارہ برس پہلے
کہانیمین بڑا لطف آتا تہا اب یہان کے کہانیمین وہ لطف نہین آپ پر
کیفیت غم کی طاری ہوئی اور آہ کرکے دیوار سے لگ گئے فرمایا کہ مجہکو
چہوڑکر چلی گئین میان اونہین کی برکت تہی وہ بزرگ تہین اور ماما اونکی
ساتھہ کی نمازی تہجد گذار تہی فرمایا کہ گہر مین ہر وقت با وضو رہتی تہین
اور پکانیوالی وضو سے پکاتی تہی۔ ایکبار بخاری شریف کا سبق ہوتا تہا
بڑے بڑے لوگ اوسمین موجود تہے کسی نے پوچہا کہ وجود حضرت
خضر علیہ السلام کا ثابت ہے یا نہین آپ نے فرمایا کہ اسمین بزرگون
کا اختلاف ہے اور ہمنے ایکبار زیارت بہی کی ہے بیچ جنگل مین ہوکا
تہا کہ ایک شخص سبز عمامہ باندہے کہانا لائے ایسا کہانا اور پانی
نہین پیا تہا جب مین دہلی گیا تو اوسوقت کے بزرگون سے بیان کیا
اونہون نے کہا کہ وہ سبز عمامہ باندہے خضر علیہ السلام تہے ہمکو
بہت افسوس ہوا اور فرمایا کہ بعض بزرگ ایسے تہے کہ لطف توحید
مین آکر فرماتے تہے کہ یا حضرت خضر اسوقت تشریف لیجائیے

ایک مرتبہ آپکی خدمت مین جناب حاجی وارث علی صاحب کی
شکایت آئی کہ خلاف شرع ہین فرمایا کہ میان کسیکو برا نہ سمجھو ایک کافر
مرگیا مگر باطن مین مسلمان تہا ہمکو خواب مین دکہلایا کہ مین خوش ہون
نہین معلوم کون کس حالت مین رہتا ہے رنڈیان تومجہسے بہی مرید ہوئین
مگر بسر اوقات اپنی چرخی وغیرہ پر رکہتی ہین ہمنے عرض کیا کہ حضرت حاجی
صاحب کی مرید رنڈیان تو ابتک ناچ کرتی ہین فرمایا کہ حرام کرتی ہین
سزا پاوینگی ظہر کے وقت سبق بخاری شریف کا پیش ہوا جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا تو ایک مولوی صاحب سے آپنے فرمایا
کہ تمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکہا ہے اونہون نے کہا
کہ جی نہین آپکی جب شفقت ہوگی تو زیارت ہو جائیگی فرمایا کہ خدا کا
فضل چاہیے ہمسے کیا ہو سکتا ہے راقم کی طرف متوجہ ہوکے کہ کسینے
خواب مین حضرت خضر علیہ السلام کی اس مجلس کے لوگون مین سے زیارت
کی ہے راقم نے عرض کیا کہ درود لقای حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آپنے
تعلیم فرمایا تہا پڑھ کر سورہا بجای حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت خضر
علیہ السلام کی زیارت ہوئی ارشاد ہوا کہ سچ ہے پہر عرض کیا کہ اس درود
مین کسی لفظ مین شبہہ تہا عریضہ بدریافت اوسکے بہیجا جواب سے
اوسکے محروم رہا۔ درباب درود کے ارشاد ہوا کہ جسقدر ہو سکے پڑہو عرض کیا

کہ حضور نے کونسا عمل عمدہ فرمایا ہے کہ اس درجہ کو پہونچے ارشاد ہوا
کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے

| آمدی از بحر وحدت خوش لقا | اے محمد جان من بر توفدا |
| --- | --- |

ایکبار ارشاد ہوا کہ گنگا اور جمنا دونون ایک بزرگ کا نام لیا کہ اونکی
ملاقات کو آئین تھین راقم کہتا ہے غالبًا حقیقت گنگا اور جمنا آپکے
پاس حاضر ہوئی ہون - ارشاد ہوا کہ ایکبار درمیان دہلی اور مرادآباد
کے ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی دہلی مین جب ہم پہونچے تو وہان
کے بزرگون نے کہا کہ تمسے حضرت خضر سے ملاقات ہوئی تھی ہمارے
اطراف بہار مین ایک مولوی صاحب بڑے خاندانی ہین اونکی نوجوان بی بی
کا انتقال ہوا اونکا مزاج خراب ہوگیا اور ہر وقت یہ خیال رہتا تہا کہ
وہ چلی آتی ہین چنانچہ ایک چہار دیواری کھینچنے کا عزم ہوا تا کہ ہر طرف
چلی نہ آوین بالآخر مرادآباد شریف پہونچے اور حضرت مولانا صاحب
سے کہنے نہین پائے تہے کہ خیال دل سے جاتا رہا پھر فرمایا کہ درود
بکثرت پڑہو کہ جو کچھ ہمنے پایا درود سے پایا اور درود یہ تہا اللّٰھم
صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک - کسی نے آپکے سامنے
شکایت غیر مقلدین کی بیان کی کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ
بے ادبی کرتے ہین آپنے کمال رنج اور جلال مین فرمایا کہ انکو چھوڑا فضی سمجھو

اور ہمیشہ جھگڑے اور مناظرے جو لوگ آپس میں مقلدین غیر مقلدین کیا کرتے ہیں تم ہرگز نکرنا قلب سیاہ ہوجاتا ہے شعر نور میاں صاحب

| | |
|---|---|
| نہ چھوڑ رسم وراہِ عاشقاں ای مدد والے | معافی کا نہیں کچھ واسطے پروانہ آتا ہے |
| لگا رکھا ہی دلکو ہمنے اپنی خانۂ تن میں | عجب روزن ہے جس سے جلوۂ جانانہ آتا ہے |
| نہیں میخانۂ الفت سی بہتر کوئی جا ابدال | سنا ہی ساقی کوثر کا یہاں پیمانہ آتا ہے |

کسی نے بیان کیا کہ خواب میں دیکھا ہی کہ آرہ کی جامع مسجد کے بیچ در میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں مگر چہرۂ مبارک گوشت نہیں ہی اور ہمنے بھی عرض کیا کہ ہمنے اپنے مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسی حالت میں کہ آپکی روح قبض ہو رہی تھی اور صحابہ بھی کھڑے تھے آپنے فرمایا کہ آجکل جو آپس میں جھگڑا ہو رہا ہی اور حدیث و فقہ کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں اسوجہ سے حضرت صلعم کو بڑا صدمہ ہی اس مسجد میں امام شافعی رح اور امام اعظم رح تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا سخت فتنہ برپا ہوا فرمایا کہ میں خود حنفی المذہب ہوں اور احتیاط حنفیت میں ہی بڑے بڑے اولیاء اللہ مذہب حنفی میں تھے ایکبار آپنے حدیث کے فیضان کو فرمایا کہ شیخ عبدالحق محدث جہاں حدیث شریف پڑھاتے تھے ایک بزرگ نے دیکھا کہ وہاں انوار آسمان سے زمین تک نازل ہو رہے ہیں دریافت کیا

تو معلوم ہوا کہ یہان درس حدیث ہوتا تھا اب وہان گنوار رہتے ہین
مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت قبلہؒ کو بڑی تعظیم سے خط لکھا تھا
اور اپنے بھانجے یا بھتیجے کو مرید کروانے بھیجا تھا اور لکھا تھا کہ یہ آپکے
شوق مین حاضر ہوتے ہین درویشی کی تعلیم انکو فرمائیے آپنے اونکو
مرید کیا اور اللہ کا نام بتلایا۔ ایک مرتبہ مسئلہ وحدت الوجود کا ذکر آیا حضرت
سے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین لوگ مجھکو بہت چھیڑتے ہین فرمایا کہ اس
مسئلہ مین ہرگز خیال نکرو جو کوئی تمسے کہے اوسکو کہو کہ وحدۃ الوجود کے
معنے یہ ہین کہ خدا اپنے وجود مین واحد ہے فرمایا کہ وہ وحدہ لاشریک
ہے اور بیچون وبیچگون ہے اور فرمایا کہ آفتاب مین اور چراغ مین دونون
مین نور ہے مگر آفتاب کی روشنی کو چراغ کی روشنی سے کیا مناسبت ہے
یہ بھی فرمایا کہ تمام آسمان زمین مین اوسی کا نور ہے ؎

| | |
|---|---|
| خدا سر دی تو سودا ہی نہ ری زلف پریشانکا | جو آنکھین عین تو نظارہ ہو الیسے گلستانکا |
| وہ زلفین کھولکر میرے جنازہ پر یہ کہتی ہین | مسافر پھنس گیا ہے دام مین شہر خموشانکا |
| آرزو دارم کہ مہمانت کنم | جان ودل ای دوست قربانت کنم |
| گر کمر بندی بخدمت ہمچو مور | ملکہا بخشم سلیمانت کنم |

وہ یگانہ ہے وہ یکتا اوسے کون دیکھہ سکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا

کسی نے حضرت مولانا قدس سرہ سے پوچھا کہ حضرت شاہ محمد آفاق
قدس سرہ اس مسئلہ مین کیا فرماتے تھے آپنے ٹال دیا اور یہ فرمایا کہ خدا
ایک اور رسول برحق اسکے سوا کچھہ نہین فرماتے تھے۔ نور میانصاحب
نے نقل کیا کہ ایک مجددی نے حضرت سے وحدت وجود و شہود کا
سوال کیا تہا آپنے فرمایا کہ ہمارے حضرت کے یہان ان باتون کا
ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فقط اسمین شک نہین کہ یہ دونون
مسئلہ مذہب اولیاء اللہ کے ہین ہماری فہم سے باہر ہین حقائق
کے مسئلہ مین مبتدی یکایک آپڑتے ہین باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسکے لیے مبعوث نہین ایمان اجمالی کافی ہے عشق و محبت
حضرت حق سے پیدا کرنا البتہ اتفاقی ہے جناب حضرت شاہ
امداد اللہ صاحب سے مین جب مکہ معظمہ مین مثنوی پڑہتا تہا تو آپنے
ایک روز جوش مین آکر مسائل حقائق کو نہایت ادب کے لباس
مین بیان فرمایا کہ اکثر کی سمجھہ مین نہین آیا کیونکہ لوگ اسکے قابل نتھے
گویا نابالغ تھے صفات کے ظہور مین آپنے فرمایا کہ ہادی اگر کوئی
تشکل اختیار کرے تو یہی صورت امدادیہ وغیرہ اختیار کرے اور پھر
کچھہ حقیقت کعبہ و حقیقت محمدی کا ذکر آیا کہ مولانا شاہ عبد الغنی علیہ
الرحمۃ نے مدینہ منورہ مین کسی اہل استفتا سے فرمایا تہا کہ شاہ امداد اللہ صاحب

سے بہی دستخط کروالو آپ کے پاس جب پہونچا آپنے پہلے معذرت کی
کہ ہماری استعداد اسکے سمجہنے کی نہین ہے جب اصرار ہوا تب آپکو غصہ
آگیا کہ حقیقت محمدی ہر حقیقت سے بڑہی ہوئی ہے ادنی نفس مومن
حقیقت کعبہ سے بڑھا ہوا ہے اور حدیث کا یہی مضمون ہی پہر جب
آپ پر حقیقت صلوٰۃ وصوم کہلے گی تو اوسوقت پہر اسکو سب پر بڑھا وینگے
یہ کہکر آپنے سکوت کیا ہان اوپر کے مسئلہ حقائق کے بیان کے وقت آپنے
یہ بہی فرمایا کہ اتنا کبہی مین نہین بولا تہا ہماری طرف اشارہ کرکے فرمایا
کہ انکی کشش نے اسقدر آج بلوایا بعد اوسکے ہند کے طالبونکی شکایت
بیان فرمائی کہ پہلے پہلے جب اس مسئلہ مین نیا آدمی آتا ہی چونکہ کوئی لفظ
اوسکو ملتا نہین کیونکہ یہ کیفیت ہی تب زندیق ہو جانیکا اوسکے خوف
ہے اس مسئلۂ وحدۃ الوجود کے لیے کوئی لفظ مقرر نہین آپنے اوپر کی
تقریر کے ساتہہ یہ بہی فرمایا تہا کہ قرآن نام معنی کا ہی مگر اوس معنی کا
اس شکل مین ظہور ہوا مثلاً معنے الحمد عالم امر مین تہا اب جب عالم خلق
مین آیا تو بصورت الف لام ح م دال کے ظہور ہوا اب اس لفظ کی بہی
عظمت ہو گئی اور قرآن کہلایا یہانتک کہ کاغذ جس مین ظہور لفظ
کا ہوا اوسکی بہی عظمت ہوئی فقط ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ صحابہ کا توکل
اس مرتبہ کا تہا کہ آٹہہ دن کے بہوکے تہے اور لڑائی سے واپس آتی تہی

گانو والون نے سمجھا کہ محمد صاحب کا لشکر ہوگا آتا ہی کھجورون کو
لوٹ لینگے مگر جب یہ لوگ گانو پر پہونچے تو باوجودیکہ درختون مین کھجورین
بھرین تھین مگر کسی نے نگاہ اوٹھاکر نہین دیکھا کیونکہ بغیر جہاد کے لوٹ
نہین کرتے تھے نفس کی غذا یعنی حرص سے بری تھے ایک مرتبہ فرمایا
کہ ایک درویش کی ملاقات کو ایک شخص آئے اونکے کوٹھون کی کھڑکیون
مین حسین حسین عورتون کو زیور سے مرصع کہ جھانک رہین تھین دیکھا انکو
کمال رنج ہوا بعد ملاقات کے یہ ذکر بھی کیا کہ آپ کے مکان کی عورتین
بڑی بے غیرت ہین کہ کھڑکی سے جھانکتی ہین درویش نے کہا کہ جائیے
دیکھیے اسمین کوئی عورت نہین مین اہل وعیال نہین رکھتا ہون جاکر دیکھا
تو کچھ نہین تھا تب وہ سخت پریشان ہوئے درویش نے کہا کہ حورین
میری ملاقات کو بہشت سے آئین تھین انکو ہمسے محبت تھی تمکو بھی
میرے سبب سے نظر آگئین آپ سے جب ہم لوگ اس قسم کی حکایت پر پوچھتے
تھے کہ یہ کیا نسبت ہے ہملوگو نکو کیسی حاصل ہوگی اوسکے جواب مین ہمیشہ
یہی فرماتے تھے کہ بغیر فضل آلہی کچھ نہین ہوتا ہے سنا ہے کہ حضرت مجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت باقی باللہ رح کی ملاقات کو آئے تو بعض
لڑکے حضرت مجدد صاحب اور بعض حضرت باقی باللہ رح کے نماز مغرب کے
وقت کہ نماز جماعت سے ہو رہی تھی لڑکون نے کھیل شروع کیا کہ نمازیون

کے جوتے برابر کرکے رکھو ایک لڑکے نے کہا کہ اسطرح سے نہین
بلکہ دوزخی کے جوتے کو نیچے سیڑھی کے رکھو اور بہشتی کے اوپر رکھو بعد
نماز حضرت باقی باللہ رح نے خادم سے کہا کہ دو پیسہ کی روٹی ان بچون کو
بازار سے لاکر کھلا دو جب کھلائی گئی وہ کشف جاتا رہا بتایئے کہ ان
بچون نے کون سی ریاضت کی تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بازار کی چیز
سخت مکروہ ہی اسیطرح جب شاہ امداد اللہ صاحب ہندوستان مین
حلقہ کرکے توجہ دیتے تھے تو ایک دہقانی کا لڑکا بھی بٹھلایا گیا اوسپر
مقام شہدا کھلگیا کتنے سر کٹے کٹے نظر آتے تھے وہ لڑکا چیخا اسکے افشا
پر ڈانٹ دیا گیا ایکدن ہمنے ذکر مراقبہ معیت و اقربیت کا کیا کہ اس زمانہ
مین لوگ نہایت فخر سے ذکر کرتے ہین کہ ہم لوگون مین مراقبہ معیت و اقربیت
وغیرہ کا ہوتا ہے اور تم لوگون مین کم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا وَاذْكُرْ
رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً پس یہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے
ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ جو ذکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے
نکلا او سکو سب پر فضیلت ہے جیسے اللہ الصمد پانچسو مرتبہ حضرات چشتیہ
مین مقرر ہے کہ بعد ظہر کے پڑھے فرمایا کہ پڑھنا جائز ہے مگر قل ہو اللہ احد
الخ پڑھنا حدیث سے ثابت ہی اسکا فیضان اور قسم کا ہی ہمنے بعد وفات
حضرت قبلہ رض کے خواب مین دیکھا کہ آپ مسجد سے چلے آتے ہین اور

پیچھے پیچھے جناب احمد میان صاحب میلا کپڑا پہنے ہوئے مثل ماتم زدون کے
ہین فرمایا کہ سب پرسے مین آئے مگر تم نہین آئے یہانتک کہ آپ مقبرہ
مین چلے گئے اور خواب مین ہم روئے اور جواب دیا کہ حضرت اسلیے نہین آئے
کہ خدانخواستہ آپکی عظمت نہین تہی بلکہ اسلیے کہ حضور کا مزار دیکہا نہین
جاویگا فقط آخرمین مزار پر حاضر ہوا پہلے حضرت احمد میان صاحب
کی زیارت ہوئی ہم وہ لپٹ کر خوب روئے ؎

کشتۂ کہ عشق دارد نگذارت بدینسان ۔ بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ کسی کا مرید اگر کسی دوسرے مشائخ کے پاس جاوے
جو شیخ اول سے دونون تعلق رکہتے ہون تو شیخ کا فیضان بواسطہ
اسکے آتا ہے چنانچہ ایکبار جناب مولانا احمد حسن صاحب نے جناب شاہ
امداد اللہ صاحب کو لکھا تہا کہ چونکہ آپ بہت دور رہتے ہین اور
حضرت مولانا صاحب قریب رہتے ہین اسلیے اگر آپکی اجازت ہو تو
مولانا مدظلہ سے بیعت و استفادہ کرین مجھسے بہی مولانا احمد حسن
صاحب نے حضرت مولانا رض سے کہلوایا تہا کہ مرید کر لین آپنے انکار فرمایا
بہرکیف جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے مجھسے فرمایا کہ مولوی احمد حسن
صاحب سے کہدینا کہ جہان تمکو نفع ہو وہان سے حاصل کرو اور تمنے جو لکھا ہے
کہ جب ہم مولانا صاحب کے یہان پہونچے تو ایک تجلی نظر آئی وہ تجلی برقی تہی

اور وہ فیضان بصورت تجلی حقیقت مین شیخ اول کا تہا یعنی حضرت شاہ محمد آفاق
صاحب رض کا۔ آپنی تفکر کی بہت تعریف کی کہ منازل توحید اس سے بہت طے
ہوتے ہین مثل اس آیت کے کہ آیة لهم الارض المیتة دوسرے والشمس
تجری لمستقر لها فرمایا کہ ہر کس و ناکس سے ملنے جلنے مین عالم ہی
کیونکہ قبض ہوجاتا ہے ناجنس سے ہرگز نہین ملے فقیر کو بجز شاہ امداد اللہ
صاحب کے کسی سے ملنے کی اجازت نہین دی ایک بار ہمنے عرض
کیا کہ دنیا کی واسطے ہمکو دعا مانگتے شرم آتی ہی ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
غریق بحر وحدت ام بگرداب در افتادہ + ہزاران موج از ان
خیزد بہر موجش گرفتارم + مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپوری فرماتے تہی
کہ ایک بار زمانہ قربانی کا تہا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اتفاق سے
کہانا آیا اور اوسمین گای کا گوشت بہی تہا فرمایا کہ آؤ یہ گوشت کہاؤ
کہ حلال ہے پہر دوسرے دن پنجشنبہ کا دن تہا کہانا آیا فرمایا کہ آجکے
دن بزرگان دین نے اسکے کہانے سے احتراز کیا ہے۔ ایکبار
ہم مرادآباد شریف پہونچے ہم نے مقبرہ مین چارپائی اوسی جگہہ
تبرکاً بچہائی جہان حضرت آرام فرماتے تہے بیس بائیس آدمی گورکہپور کے

حضرت کے مرید ہوئے مگر ہیبت سے کچھ ورد وظیفہ حضرت سے
پوچھہ نہ سکے وہان سے آکر آپس مین قیل و قال کر رہے تھے ہمنے پوچھا
کیون بحث کرتے ہو اونہون نے حال بیان کیا کہ ہم کچھہ نہین پوچھہ سکے
پھر ہمنے کہا کہ جس شخص کو جو بات پوچھنا ہو ہمسے پوچھے چنانچہ ہر شخص نے
مختلف باتین وظائف وغیرہ کی پوچھین ہمنے حسب حال ہر ایک کے
تعلیم کردیا بہت نذر جمع ہوگئی حضرت احمد میان صاحب اور حضرت قبلہ رض
کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ شاہ محمد مونگیری نے ہمسے بیان کیا
کہ حضرت نے علالت مین ایک مسئلہ شافعیہ پر عمل فرمایا جب ہم حاضر
ہوئے تو ہمنے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین حضور کے عمل کرنے سے ہمکو
خطرہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی ہمکو زیارت ہوئی
فرمایا کہ تم بیمار ہو اس مسئلہ مین ہماری طریقہ پر عمل کرلو ہمنے کہا کہ بہت
اچھا آداب اسوجہ سے ہمنے عمل کرلیا جب دوسری بار ہم حاضر ہوئے
تو پھر ہمنے اسی مسئلہ کو حضرت سے پوچھا کہ اس مسئلہ مین امام شافعی
رحمہ اللہ کو تفرد ہے اور قوی مسئلہ حنفیہ کا ہے فرمایا کہ اچھا ہوا تم آئی
ہمکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ وہ لڑکا اس مسئلہ
مین حق کہتا ہے پھر ارشاد ہوا کہ ہمنے بسبب علالت کے عمل کرلیا تھا
اب بطریق حنفیہ ہمیشہ عمل کیا کرینگے اور راقم کو حضرت نے کلمات حضرت علی رض

رضی اللہ عنہ سے ایسا کلمہ بہی فرمایا تہا جس سے ہمکو اپنے سید ہونیکا اور
اونکی محبت کا یقین ہوگیا ہمنے عرض کیا کہ اس کلمہ کو لکھدیجیے کہ قیامت
کے روز اسی کے ذریعہ سے بخشایش چاہینگے اسپر آپ بہت خوش
ہوئے اور ہمیشہ بعد اس حکایت کے بہت محبت سے پیش آتے تہے
یہانتک کہ ایکبار مجمع عام مین آپنے اپنی چار پائی پر مجھکو بٹھلایا اسیکے
بعد ایکبار شیخ احمد مکی صاحب سے آپنے فرمایا تہا کہ تم انسے بہی ملتے
ہو اونہون نے کہا محل مین رہتے ہین انسے کیونکر مل سکتے ہین اور باہر
بگھیون مین پہرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہین ہم تم سب انکی
رعیت ہین بعد ازان آپنے بمقابلہ مولوی سلیمان صاحب وغیرہ کے ہاتہہ
اوٹھاکر دعا فرمائی کہ الٰہی انکی بگہی اور جوڑی اور محل سب انکو ہمیشہ میسر رہے
بموجب وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے یہ سب لکھا گیا اور پورا سید
ہونا ہمارا اس سے واضح ہوا۔ ایکبار ہمنے وقت رخصت کے عرض کیا کہ کچھہ
نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا واذکر اللہ عند کل شجر وحجر یہ اشارہ
طرف ذکر دائمی کے تہا اور کتاب حدیث نسائی شریف کو کچھہ پڑھوا کر
مجھکو دیا اور فرمایا کہ ہر روز کچھہ پڑہ لیا کرو یہ کتاب حضرت
کے دست مبارک کی صحیح کی ہوئی ہے ایک مرید نے حضرت قبلہ رضہ
سے عرض کیا کہ آپ کتابین دیکھا نہین کرتے اور ہر ایک سوال کا فوراً جواب

شافی فرما دیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حضرت علی رض خود بتلا جاتی ہین

## وصل

باب ارشادات متفرقہ تمامی پر تہا کہ بعض روایات دیگر تحقیق مین آئین لہذا درج ہوتی ہین درالمعارف مؤلفۂ شاہ رؤف احمد صاحب مجددی مشتملبر ملفوظات حضرت شاہ غلام علیصاحب علیہ الرحمہ ہے اون ملفوظات مین یہ تذکرہ سردفتر اولیاء اللہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نظر سے گذرا در تعریف حضرت خواجہ ضیاء اللہ کہ از اعاظم خلفا حضرت قبلۂ عالم بودند فرمودند کہ ہرکہ دیدن نسبت مجددی مجسم خواہد حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ را ببیند ونیز فرمودند کہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ در آخر شب گریہ وزاری میکردند ومردمان را زجر و تنبیہا بیدار میساختند ومیگفتند کہ ای وای بر شما کہ دعوی محبت آلہی میز نید و یار ومحبوب شما بیدار ست ومتوجہ بشماست وشما خفتہ اید وغافل از و در دعوی محبت شما دروغگو اید والا حال عاشقان این ست ؎

| | |
|---|---|
| مجنون بخیال زلف لیلی در دشت | در دشت بجستجوی لیلی میگشت |
| میگشت بدشت بر زبانش لیلی | لیلی میگفت تا زبانش میگشت |

## تذکرۂ اعلیحضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالے عنہ

ایکبار اعلیحضرت رض کا اثنای سفر مین مکن پور سے گذر ہوا آپ مزار

شریف حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ پر ایک ایک پہر مراقب رہتے تہے کھانا اون دنون ترک ہوگیا تہا فقط اعلیحضرت رض سے مولوی محبوب علی صاحب دہلوی و مولوی نصیر الدین صاحب ثانی اور حضرات علما سے چار شخص اور یہ سب لوگ ایکوقت مین مرید ہوئے ایک عورت نے اعلیحضرت رض کی خدمت مین اولاد کی درخواست کے آپنے اگال پان کا عنایت فرمایا وہ عورت اگال وہین بوریے کے نیچے رکھکر چلی گئین پھر چار پانچ مہینے مین آئین اور اولاد کی درخواست کی حضرت نے فرمایا بوریا اوٹھاکر دیکھو اونھون نے بوریا اوٹھاکر دیکھا تو وہی اگال بچہ ایک بالشت کا بنکر رہ گیا تہا

| گفتۂ او گفتۂ اللہ بود | گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود |
|---|---|

شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب خلیفہ اعلیحضرت رض

| چو خود فرمود در قرآن نفخت فیہ من روحی | یقینم شد بحمد اللہ کہ من از روح یزدانم |
|---|---|

## حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ

برادر خرد حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب آپکو بیعت و اجازت جناب اعلیحضرت رض سے تہی تعلیم تلقین حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمہ سے پائی تہی آپ وعظ فرمایا کرتے تہے خود آپکا مدرسہ تہا درس حدیث و فقہ و تصوف کا دیا کرتے تہے حلقۂ توجہ بہی ہوتا تہا اوائل مین تیس تیس آدمی حلقہ مین بیٹھتے تہے حضرت کی گزران توکل پر تہی اور نواب چھتاری

آپ کی خدمت کیا کرتا تھا حضرت باقی باللہ رض کے مزار کے پاس سامنے
مسجد کے آپکے قبر شریف ہی۔ ایک شخص آپکو غائبانہ سخت و درشت کہا
کرتا تھا اور کسی بیشرع ننگے فقیر کا معتقد تھا حضرت سے جب کہا گیا
آپ ہنس دیتے تہے جب باصرار عرض کیا گیا فرمایا کہ اوسکو کسی طرح سے
یہان لے آؤ جب آپکے سامنے لائے اوسپر ایسی ہیبت طاری ہوئی
کہ فوراً مرید ہوگیا اور صاحب صوم وصلوٰۃ تمام عمر رہا کہتا تھا کہ جب
حضرت کو مینے چہرہ مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوئی شیر بیٹھا ہے ؎

| ہیبت حق ست این از خلق نیست | ہیبت این مرد صاحب دلق نیست |
|---|---|

ایکبار پانچ چھہ آدمی آپکے مارنے کے قصد سے آئے جب سامنا ہوا تو
فوراً مرید ہوگئے ایک روز قریب عصر کے ایک پیر مرد حاضر ہوئے اور
بیان کیا کہ میرا لڑکا کہین چلا گیا ہے اوسکی بیبی مین اور اوسکی والدہ سب
پریشان ہین حضرت رض نے فرمایا کہ اوسکو خدا لے آویگا عرض کیا کہ کچھہ پڑھنے کو
بتا دیجیے فرمایا کہ اچھا گیارہ بار درود اور پچیس بار سورہ والضحی مع بسم اللہ اور
پچیس بار یہ دعا اللھم رد علی ضالتی پھر پچیس بار سورہ والضحی مع بسم اللہ اور
درود گیارہ بار پڑھو صبح کو وہ صاحب آئے اور عرض کیا کہ شب عشا کے وقت
میرا لڑکا آگیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین بائیس میل چلکر آیا ہون عصر کے
وقت میرا جی گھبرایا اور یہی خیال آیا کہ گھر کو چلو راستہ مین تیز رفتار ہوگیا تہا

کہ اسوقت آن پہونچا۔ ایک مسماۃ نے اپنے فرزند کو آپکی خدمت مین بہیجا کہ
کہ میرا داماد خفا ہوکر چلا گیا آپ کچہہ وظیفہ بتلائین کہ وہ بغیر میرے بلائے خود چلا آئے
حضرت نے فرمایا بعد نماز عشا کے دوسو بار پڑہو یا مقلب القلوب والابصار
قلب قلبہ الی بالخیر اوسکے گھر کیطرف پڑہتے وقت مونہہ کرکے بیٹہنا اللہ تعالے
اوسکو لے آئیگا اول و آخر درود اسمین بہی بتایا تہا صبح کو اوسنے کہلا بہیجا
کہ حضرت کی برکت سے میرا داماد نماز کے وقت صبح کو آگیا اور مجہسے اپنی قصور کی معافی
چاہی حضرت ملا احمد صاحب دہلوی علیہ الرحمہ خلفاء اعلحضرت رض سے تہے
تہجد گزار اور جبتک طاقت رہی پنجگانہ نماز جامع مسجد دہلی مین ادا فرماتے تہے
آخر عمر مین حج کو روانہ ہوئے اور جدہ سے پیادہ پا مدینہ منورہ گئے اور وہان سے
بیت اللہ شریف لائے جب حج کرکے دہلی مین آئے وہین انتقال فرمایا لوگون نے بعد تجہیز
و تکفین کے کسی مقام پر ارادہ دفن کرنیکا کیا لیکن جب قبر کھودی گئی کوئی لاش
نکل آئی اور ایک قبر بعد کھودنیکے ڈہا گئی پہر ایک قبر کھودی گئی اوسمین بہی لاش
نکل آئی یہانتک کہ دن تمامی کے قریب آگیا آخر اونکی فرزند نے ظاہر کیا کہ انکی وصیت تہی کہ
پائین مزار حضرت باقی باللہ رض کی دفن کرنا لیکن اونہون نے پہلے سے اسوجہ سے ظاہر نہین کیا تہا کہ تکلیف
صرف کسیکو نکرنا پڑے بالجملہ وہان ایک شخص حاضر تہے کہ اونہون نے پائین مزار حضرت
باقی باللہ رض کے زمین قبر کے واسطے خرید لی تہی وہ شخص بولے کہ میلنے وہ زمین
خدا کے واسطے انکو دیدی چنانچہ وہین آپ کو دفن کردیا علیہ الرحمۃ

## باب پانچوان کرامات مین حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے

ایکبار ہم اور شاہ احمد سعید صاحب اور شاہ عبد اللطیف صاحب مونگیر سے
بعزم مراد آباد چلے راستہ مین آپسمین مشورت ٹھیری کہ حضرت کو کیا نذر
کرین راقم نے کہا کہ یہ شال چادر جو آپکے والد نے آپکے عقد مین دی ہے
اسی کو پیش کرین اسکے عوض کوئی کپڑا دولائی حضرت کی مانگینگے بعد
پہونچنے مراد آباد شریف کے یہ سب مشورہ بہول گئے بعد مغرب کے
شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد اللطیف پیر دبانیکو گئے آپنے وہی
ذکر نکالا اور فرمایا کہ بہت لوگ شال لاتے ہین مگر ہمکو روئی دار
کپڑے سے رغبت ہے کہ جاڑا جاتا ہے حیدرآباد سے کوئی شخص بہت کپڑے
شال کے میرے لیے لائے تھے مگر ہمنے پسند نہین کیا بعد اسکے حضرت قبلہ رض
نے اون دونون سے فرمایا کہ تمہارے مولوی صاحب کے پاس کیا دولائی
نہین ہے یہ دونون میرے شاگرد بھی ہین خیال انکا راہ کی تقریر کی طرف
نہین گیا جب یہ لوگ حجرے سے آئے تب ہم طلب ہوئے پھر ہمسے بہی
فرمایا کیا دولائی تمہارے پاس نہین ہے عرض کیا کہ بوجہ بار سفر کے
لحاف و دولائی نہین لائے ہین مگر متعدد کپڑے از قسم شال وغیرہ
ہین ہان یہ تمنا تہی کہ حضور ہمارا دوشالہ قبول فرماوین مگر میرے دلمین

دولائی لینے کی تمنا تھی الغرض آپ دولائی بغل مین لیے ہوئے مسجد مین
تشریف لائے اور مجھے پکارا اور فرمایا یہ دولائی کو کسی سے بیان نکرنا اور ہمنے
بہت برس اسکو اوڑھا ہے بعد ازان ارشاد ہوا کہ اسکو اوڑھ کر امامت کیا
کرو اور مراقبہ کیا کرو اور ہمنے تمکو یہ خرقہ دیا یہ بھی ارشاد ہوا کہ نجس جگہہ اسکو اوڑھکر
نجانا ایکبار چودہری حشمت علی صاحب مرحوم حضرت قبلہ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اونکے ساتھہ پچاس ساٹھہ آدمی تھے اور ایک ہاتھی بھی تھا
حضرت نے بنیون سے خوراک عمدہ ہاتھی کیواسطے دلوادی اور یہ سب لوگ
مسجد مین آکر بیٹھے اوسوقت کھانا اوسقدر موجود تھا حضرت رضؓ کی والدہ
صاحبہ علیہا الرحمہ نے آپکو پکار کر کھانا دیا دو روٹیان اور دو کریلے تھے
آپنے چودھری صاحب کے سامنے رکھدیا اور فرمایا کھاؤ اونھونے کچھہ تامل
کیا فرمایا کم ہے اس خیال سے نہین کھاتے ہو پھر رومال سے اوسکو ڈہانک دیا
اور رومال کے اندر سے نصف نصف روٹی اور نصف نصف کریلا اون
سب لوگون کو کہ پچاس ساٹھہ آدمی تھے بانٹ دیا بعد فراغ طعام کے
چودہری صاحب کو از بس تعجب ہوا عرض کیا رومال کو اوٹھا کر دیکھلون
آپنے فرمایا کیا مین منع کرتا ہون بالجملہ اونھون نے رومال کو اوٹھا کر دیکھا
تو دونون روٹیان اور دونون کریلے مسلّم موجود تھے چودہری صاحب پر
ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ بدن مین لرزہ آگیا ایسا ہی حضرت قبلہ رضؓ نے

ایک مٹی کی بدھنے مین شربت بناکر اون سب آدمیونکو پلایا اور شربت سے
وہ بدھنا ویسا ہی لبریز تہا ایکبار وزیر لکھنؤ پر عتاب شاہی ہوا وہ
ازبس متفکر تہے سیف الدولہ مرحوم کہ حضرت قبلہ سے عقیدت رکھتے تہے
اونہون نے وزیر صاحب سے کہاکہ اب کوئی چارہ کار نہین اندنون حضرت
لکھنؤ مین آئے ہوئے ہین اونسے اگر التجا کیجیے تو یہ کام ہو جائے بالجملہ
وہ حضرت قبلہ رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض مطلب کیا حضرت نے
بشارت فرمائی بادشاہ نے وزیر صاحب کو بلا کر اعزاز بخشا وزیر صاحب
دو ہزار روپیہ نذرانہ لائے حضرت نے فرمایا روپیہ ہم کیا کرینگے تم اس
روپیہ سے قرآن شریف چھپوادو پھر آپ لکھنؤ سے چلے گئے اور ایک
برس کے بعد پھر لکھنؤ آنیکا آپکو اتفاق ہوا وہان قرآن شریف چھپے ہوئے
طیار تہے وزیر صاحب کو خبر ہوئی ایک اونٹ پر تمام جلدین قرآن کی
لدوا کر اور بمزید انبساط ایک گھوڑا مع ساز و یراق ساتھ لیکر آئے اور نذر
کیا حضرت بہت خوش ہوئے اور وہان سے سندیلہ کیطرف روانہ ہوئے
اور سندیلہ تک سارے قرآن شریف بانٹتے آئے بلکہ اونٹ بہی دیدیا
اور محتاجونکو گھوڑے کا ساز و یراق تک تقسیم کردیا اور آخر مین گھوڑا
بہی کسیکو عطا فرمادیا مولانا محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت
قبلہ رض عالم سیاحت مین ایک گانوکے کنوین پر پہونچے وہان ایک لڑکا

پانی بہر رہا تہا آپنے اوس سے پانی طلب کیا اوسنے نہین دیا آپ زنخدان
مبارک عصا پر ٹیک کر کہڑے ہو گئے اوس کنوین مین جوش آیا اور سقدر
پانی نکلا کہ وہ لڑکا بہ گیا مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت
قبلہ رض کو عالم سیاحت مین ایک مقام پر دو شخص پیش آئے اونہوں نے عرض کیا
کہ ہمارا مقدمہ ضلع مین ہے اور آج ہمارے پاس سمن آیا کہ اسی تاریخ حاضر
کچہری ہو اور بُعد مسافت اسقدر ہے کہ آج ہم وہان کسیطرح پہونچ
نہین سکتے حضرت نے فرمایا آنکہین بند کرو اونہون نے آنکہین بند
کرلین جب آنکہین کہولین تو کچہری کے دروازے پر کہڑے تہے **مولوی**
عبد السبحان صاحب نے پٹنہ مین ابو سعید خانکی بیٹی سے خفیہ عقد کیا تمام لوگ
اونکی برادری کے اور اہل شہر اونکے درپے قتل کے ہوئے کیونکہ وہان
رواج نکاح ثانی کا نتہا اور اس سبب سے کہ اتنے بڑی رئیسہ سے کیون عقد کیا
حکام شہر بہی رنجیدہ تہے اور چاہتے تہے کہ کسی طرح وہ قید ہوجائین
اور ریاست پر قابض نہون مولوی عبد السبحان صاحب نے اپنے ایک
دوست کو حضرت قبلہ رض کیخدمت مین واسطے استمداد کے بہیجا حضرت
نے مجمع عام مین فرمایا اگر اونسے نکاح کیا ہے تو کسی کی عداوت سی
کچہہ نہوگا لوگ خود شرمندہ ہونگے اور اگر نکاح نہین کیا ہے تو البتہ
تباہ ہوگا اللہ کی قدرت کہ لاکہون روپیہ اوسکے رشتہ دارونکا صرف ہوا

اور سب حاکم ایکدل تھے اور قسم قسم کے جھوٹے مقدمات خونریزی
وغیرہ کے اونپر قائم کیے گئے لیکن مولوی صاحب و پسے رہے مولوی
عبدالسبحان صاحب نے اوسی زمانہ مقدمات مین حضرت قبلہ کو
جلد تفسیر کبیر اور تنبا کو بھیجی تھی آپکی خدمت مین پیش کی گئی تھوڑی
دیر آپ تفسیر دیکھتے رہے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
کہ تفسیر کبیر جو امام فخر الدین رازی نے لکھی ہے اس سے اچھا مین
لکھہ سکتا ہون یا نہین راقم متحیر ہوا کہ اسکا جواب کیا دون عرض کیا
کہ بیشک حضور بھی نکات علمی بیان فرما سکتے ہین مگر اس کتاب مین علوم
بلاغت وغیرہ ہین آپنے فرمایا ؎

| | |
|---|---|
| گر باستدلال کار دین بودی | فخر رازی راز دار دین بودی |
| علم منقولات علم انبیاست | علم معقولات علم اشقیاست |

پھر ہوا ایسی چلی کہ ورق اوڑ گئے حضرت نے فرمایا کہ ورق پراگندہ
کو تم ملا سکتے ہو جب ہمنے اوراق کو جمع کیا تو فرمایا کہ اسکا مطلب بھی
بیان کر سکتے ہو اون اوراق مین سے سورۃ انزلنھا و فرضنھا الخ
کو فرمایا کہ اسکے معنے کہہ سکتے ہو عرض کیا کہ ہمارے شاگرد طالب العلم
اسکے معنی مع تفسیر کہہ سکتے ہین فرمایا کہ اچھا کہو تمام علم ہمارا سلب ہوگیا
حتی کہ لفظ بھی سمجھہ مین نہین آتے تھے فرمایا کہ اسکی ترکیب ہی کہدو

آپ دست مبارک مونہہ پر رکھکر مسکراتی جاتی تہے ہمنے عرض کیا کہ یہ حضور
کی ولایت اور کرامت ہی ورنہ ہمارے شاگرد تفسیر بیضاوی کا مطلب
کہدیتے ہین حضرت قبلہ رض مقبرے مین آرام فرماتے تہے اخیر شب
قریب سحر کے ایک مرید آپکا مقبرہ مین گیا تو دیکھا کہ چارپائی پر لیٹے
ہین لیکن سر مبارک مونڈھے پر جدا رکھا ہی وہ گھبرا کر وہان سے مسجد
مین آئے اور بسبب خوف کے کسی پر ظاہر نکرسکے جب صبح کی اذان ہوئی تو
دیکھا کہ آپ مقبرے سے باہر نکلے حضرت سے یہ واقعہ دیکھا ہوا اپنا عرض کیا
آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ ہرگز کسی سے نکہنا لیکن فلان شخص سے کہدیا
ہم مونگیر سے مرادآباد شریف کو آئے غم رہا کرتا تہا کہ ہر ایک کو مکہ مدینہ
جانیکا شوق رہا کرتا ہے ہمکو کیون نہین ہوتا ہی کیا ہمکو ایمان نہین ہے
حضرت مسجد مین تشریف لائے اور حسب معمول مولوی عبدالکریم صاحب
کو فرمایا کہ قرآن شریف لاؤ عبدالرحمن خان بہی تہے مجہسے کہین پوچھبیٹھے
کہ اس لفظ کو قرای سبعہ نے کیسے پڑہا ہے ہمسے کب بیان ہوسکتا تہا آپ
خفا ہوئے کہ ہاے تمنے لکہا پڑہا سب چوپٹ کردیا اور فرمایا کہ ایسے
لوگونکو باندہ کر ہم یہ لفظ سنکر ڈرے کہ بددعا کرتے ہین مسکرا کر فرمانے
لگے کہ اور تہین بس انکو باندہ کر مکہ مدینے بہیجدے خدا کی قدرت کہ اوسی
جہینے یا کچہہ کم وبیش مین راقم کو سفر حجاز پیش ہوا اور زیارت حرمین نصیب ہوئی

چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ کہتے تھے کہ جب حضرت سندیلہ
مین تشریف لاتے تھے اوس وقت ایک مجذوب وہان ننگے پھرا کرتے تھے ہملوگ
کمسن تھے مجذوب صاحب سے ہمنے کہا کہ اس مکان مین چلیے حضرت سبب
سردی کی دولائی اوڑھے ہوئے دھوپ مین لیٹے تھے جب آپکی نظر پڑی
تو فرمایا کہ تمکو شرم نہین آتی ہی بڑے بیغیرت ہو اونکو ہوش آ گیا اور کپڑا پہنا
پھر کبھی چودھری صاحب سے اور اونسے ملاقات ہوئی تو کہتے تھے تم مجھکو
ہوش مین لائے - حضرت قبلہ رح ایک مقام پر کھڑے تھے سامنے سے
ایک جنازہ نکلا آپنے لوگون سے پوچھا کہ جنازہ کسکا ہے عرض کیا کہ یہہ
ایک لڑکی جوان تھی اوسکا جنازہ ہے حضرت نے فرمایا یہہ تو زندہ ہے
لوگون نے جنازہ رکھکر مونہہ کھولکر دیکھا تو سانس کی آمد و رفت معلوم
ہوئی گھر لیگئے پھر وہ لڑکی اچھی ہو گیی ایک شخص آپکے معتقد تھے آپنے
خواب مین اونکو کچھہ پڑھنے کو فرمایا لیکن سالہاسال گزر گئے بسبب
موانع کے حاضر خدمت نہو سکے جب حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ مجھکو
کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اتنے برس ہوئے ہمنے
تمکو بتلایا تھا اور وہی الفاظ پڑھکر سنائے جو خواب مین تعلیم فرمائی تھی
منجملہ کرامات آپکے یہہ ہی کہ قریب چار لاکھہ آدمیون کے آپکے مرید ہوئے
ساٹھہ برس تک آپنے ارشاد فرمایا آپکے مریدون مین بہت سے علما و فضلا ہین

ازانجملہ چند حضرات کے اسماء درج ہوتے ہین جناب مولوے
لطف اللہ صاحب مدظلہ فرماتے تہے کہ مین مراد آباد نہین حاضر
ہوا کہ آپ کا قلب نہایت صاف ہے ہماری ظلمت قلب سے فوراً مطلع
ہوتے اوسوقت ہمکو بڑی ندامت ہوتی اور فرمایا کہ ہمکو بیعت عثمانی
حضرت سے حاصل ہے اور مین اونکا مرید ہون پہر فرمایا کہ ایک روز
خواب مین دیکہا کہ آپ تخت پر بیٹہے ہین مسکرا کر کسی سے فرماتے ہین کہ
لوگ کہتے ہین کہ یہ بہی ہمارے مرید ہین اور اشارہ مرید ہونے کا ہماری
طرف فرمایا مولانا عبد الکریم صاحب کہ فی الحال ساکن مراد آباد شریف
ہین اور مدت دراز حضرت قبلہ رض کی صحبت مین رہے ہے مولانا نور محمد صاحب
مدرس اول فتحپور خلص مریدان حضرت قبلہ سے ہین مولانا حاجی سید
ظہور الاسلام صاحب مقیم فتحپور خواص مریدان حضرت قبلہ سے ہین
مولوی سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ انکے شاگرد سیکڑون
عالم ہین مولوی کمال صاحب مدرس پٹنہ انکے بہی صدہا شاگرد ہین
اور خود مولانا عالم علی مرحوم کے شاگرد ہین مولوی جان علی صاحب
محدث سنبہل مراد آبادی مہاجر مکہ معظمہ مولوی عبد الغنی صاحب
ساکن ڈمراوان ضلع عظیم آباد پٹنہ مولوی حکیم علی حیدر خان صاحب
کہ بڑے مست و مدہوش اور قدیم ارادتمندون مین ہین اہل بیت کی محبت انپر

غالب ہے مولانا عبد الشکور صاحب ساکن ہرگانوان ضلع عظیم آباد
مولانا محمد عمر صاحب ولایتی مدرس اول مونگیر مولانا حکیم لطف الرحمن
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولانا عبد الغنی صاحب مدرس اول
ریاست حیدر آباد انکے صدہا شاگرد ہین مولوی ابو سعید صاحب
ساکن ایرایان مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی مشاہیر
علما سے ہین مولوی امیر احمد صاحب مرحوم مولوی حفیظ اللہ
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولوی ظہیر احسن صاحب نیموی مناظر صاحب تصنیف
مولوی مسیح الزمان صاحب شاہجہانپوری استاد نواب نظام حیدر آباد
مولوی حکیم الدین صاحب بہاری مولوی وحید الزمان صاحب
جامع معقول و منقول مولوی حکیم رشید النبی صاحب ساکن ضلع عظیم آباد
پٹنہ مولوی محمد حنیف صاحب مقیم کانپور مولوی عبد الحکیم صاحب
ساکن آرہ مولانا التفات احمد صاحب بسوہ فتحپوری مولوی نور الدین
صاحب پنجابی مولوی نور محمد صاحب ثانی مولوی قاسم علی صاحب
فرزند اکبر مولانا عالم علی صاحب مرحوم مولوی عبد السبحان صاحب رئیس
مولوی عبد الصمد صاحب مدرس داناپور مولوی محمد ناظر صاحب
بہاری مولوی محمد رضا صاحب کانپوری مولوی رضا علی صاحب
بریلوی مولوی وصی احمد صاحب مدرس پیلی بھیت مولوی

عبد الغنی صاحب مرحوم بہاری اجلۂ علما سے تہے حضرت سے اجازت
رکہتے تہے صاحب تصنیف و ارشاد تہے مولوی محمد علی صاحب
مرحوم مراد آبادی صاحب کلمات طیبات مولوی محمد علی صاحب رودولوی
مولوی حکیم عظمت حسین صاحب کے صحبت مین حضرت قبلہ رض کے رہے
اور حدیث شریف پڑہی مولوی عین الدین صاحب مرحوم واعظ
مولوی لطف علی صاحب مرحوم عظیم آبادی اکثر علما اونکی شاگرد
تہے مولوی حیدر علی صاحب چاٹگامی مولوی عبد المنعم صاحب
سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ چاٹگام مولوی سید ذو الفقار احمد
صاحب بہوپالی ادیب صاحب تصنیف ہین حافظ علی حسین صاحب
خوشنویس خط نسخ و نستعلیق کاتب کتاب ہذا سید محمد قاسم خلف مصنف کتاب ہذا
ہم جب حاضر خدمت ہوئے تو عرض کیا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے دس برس کی اسکی عمر ہے
حضرت انس رض نے دس برس کی عمر مین آنحضرت صلعم سے بیعت کی تہی اسکو بہی مرید
کر لیجیے اور دعا کیجیے کہ عالم ہو جائے حضرت قبلہ رض نے سر پر ہاتہہ پہیرا اور
فرمایا مرید ہو گئے اور مولوی ہون یا نہون مگر متقی ضرور ہو جائین
ایک روز حضرت قبلہ رض نے ہمارے خطرہ پر مطلع ہو کر ارشاد فرمایا
کہ مین خدا نہین ہون میرا کام دعا کرنا ہے اور فرمایا خدا ہر جگہہ ہے اوسی
سے معاملہ رکہو ہمنے عرض کیا بہت اچہا اور چار قدم چلے پہر آپنے مسکرا کے

ارشاد فرمایا کہ سال مین دو مرتبہ آجایا کرو گندھی کی دکان پر آنیسے
کچھہ نہ کچھہ بو آہی جاتی ہے اور جاؤ یہان آئیمین تمہارا کبھی خرچ نہین ہوگا
چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا ؎ گلے خوشبوی در حمام روزے + رسید
از دست محبوبے بدستم + بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری + کہ از بوی دلاویز تو مستم +
بگفتا من گلی ناچیز بودم + ولیکن مدتے با گل نشستم + جمال ہمنشین
در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم + منشی منیر الدین صاحب
کہتے تہے کہ داناپور کے رئیس نے آپکو خط لکھا کہ ہماری لڑکی بہت بیمار ہے دعا
فرمائیے کہ صحت ہو آپکے پاس خط پہونچنے نہین پایا تہا کہ وہ لڑکی مرگئی
آپنے جواب خط مین لکھا کہ ہم اوسکے مغفرت کی دعا کرتے ہین نقل ہے
کہ جب چودہری حشمت علی صاحب مرحوم رئیس سندیلہ ملانوان مین تہے ہمراہ اونکے
چودہری نصرت علی صاحب بہی تہے یہ حضرت قبلہ رض سے مشکوۃ شریف
پڑہتے تہے ایک شب حضرت قبلہ رض نے چودہری نصرت علی صاحب سے
فرمایا کہ کل صبح کو یہان بہت شور و غل ہوگا کہ سندیلہ مین چودہری صاحب
کے مکان مین کوئی مرگیا ہے تو دیکہو سبق نہ چہوڑنا تمہاری چچی مرگئین
ہین اور کوئی نہین مرا ہے واقعی صبح کو کسی نے کہا کہ سندیلہ مین حادثہ
ہوگیا ہے ایک روز ہمنے عرض کیا کہ ہماری زوجہ آپسے غائبانہ بیعت
رکہتی ہین اونکی اطراف چشم سے ریم نکلتا ہے حضرت قبلہ رض نے یہ علاج ارشاد فرمایا

کہ کتھا پیشانی پر اور اطراف چشم پر لگا دین چلو اچھی ہو جاو نگی پھر اسی علاج سے اچھی ہو گئین نماز عشا کا وقت تھا جب سب وضو سے فارغ ہوئے تو حضرت نے تکبیر کا حکم دیا آپ بھی وضو کر رہے تھے پھر ایک نے عرض کیا کہ حسب الحکم ادہر کی دال حویلی مین بھیجدی آپ نے فرمایا کہ بغیر قیمت طے کیے ہوئے تو نے کیون بھیجا پھر آپنے ہدایہ کا حوالہ دیا کہ اوسمین لکھا ہے کہ بغیر قیمت طے کیے کوئی چیز نہ لے کہ نزاع کا احتمال ہے اور تکبیر مسجد مین ختم ہو گئی مگر حضرت اوسکے جزئیات کو ہم سبھو نکی تعلیم کے خیال سے وسیع فرماتے جاتے تھے ادہر ہمارا حال بسبب تاخیر تکبیر کے برا تھا آپ جب مصلے پر تشریف لائے تو عالمونکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر تکبیر ہو جائے اور مسئلہ ضروری پیش ہو تو مسئلہ کو طے کر لے کیونکہ تاخیر تکبیر سے معصیت نہین ہوتی اور یہ اسلیے کہدیا کہ انکو شیطان نہ بہکائے یعنی راقم کو بعد نماز کے مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپور نے ہمسے پوچھا کہ آپکو تردد تھا کہ کیون تاخیر کر رہے ہین ہمنے کہا کہ تردد کیا بلکہ بہت غصہ آرہا تھا اس مجمع مین قریب بیس عالمونکے تھے ایک روز بڑا مجمع اہل علم اور غیر اہل علمونکا تھا آپنے باواز بلند فرمایا کہ وہ واجد علی شاہ بخشا گیا سب کو تعجب ہوا کہ ابھی مرنیکی خبر کلکتہ سے آئی نہین اتنے مین ہمنے عرض کیا کہ بہت سستا چھوٹا آپنے فرمایا کہ اوسنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی تھی یہ اللہ کا

فضل ہے جسکو چاہے بخشدے دو ایک روز کے بعد خبر آئی کہ اونکا انتقال ہوگیا غالبا وہی وقت ہوگا جسوقت یہان حضرت نے فرمایا تھا راقم کو ایک شخص سے معلوم ہوا کہ قبل از انتقال عادت نماز و تلاوت قرآن کی اونکو ہوگئی تھی رسالہ سب و شتم وصحابہ کا بھی چاک کروادیا تھا ؎

| | |
|---|---|
| در راہ خدا جملہ ادب باید بود | تا جان باقیست در طلب باید بود |
| دریا دریا اگر بکامت ریزند | از غلبۂ شوق تشنہ لب باید بود |

ایک مرتبہ ابتدای زمانہ مین بعد مغرب کے مجہپر گریہ طاری ہوا کہ حضرت قبلہ سے بیعت توکرلی مگر جلال اس درجہ کا ہے کہ بات کرنا مشکل ہے آپ اس خطرہ پر آگاہ ہوئے اور خادم سے فرمایا کہ وہ جو مولوی صاحب آئی ہین اونکو بلاؤ وہ مراد آباد کے مولوی صاحب کو بلا لائے آپنے فرمایا انکو نہین پھر دوسرے آئے یہانتک کہ نو یا دس مولوی صاحب آئی پھر آپنے فرمایا کہ مونگیر کیطرف کے مولوی صاحب کو لاؤ مین سن رہا تہا حاضر خدمت ہوا آپ سورۂ یٰس کے معنے مع تفسیر بیان کرنیلگے اور پھر اوسمین نکتے اور لطائف بیان فرماتے جاتے تھے کہ کبھو امام فخر الدین رازی نے بھی ایسا بیان کیا ہے الغرض مغرب سے دس بجے رات تک بیان ہوتا رہا خلاف عادت دس بجے رات کو نماز عشا ہوئی پھر فقیر کو بخوبی تسکین ہوگئی ؎

| | |
|---|---|
| چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا | مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی |

# خاتمة الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب مستطاب فضل رحمانی مؤلفہ
ومصنفہ حضرت حاجی حافظ مولانا سید شاہ تجمل حسین
صاحب بہاری دسنوی عظیم آبادی مدظلہ کہ از اعاظم خلفای
حضرت قطب الاقطاب محبوب رب الارباب سیدنا ومولانا
حضرت شاہ فضل رحمن صاحب آفاقی قدس اللہ روحہٗ
بفرمایش جناب معلی القاب نواب ابوالخیر مولوی سید نور الحسن خان صاحب
عرف نور میان صاحب دام اقبالہ در مطبع شاہجہانی واقع شہر
بھوپال باہتمام حافظ کرامت اللہ صاحب مہتمم مطابع ریاست و
بکتابت کلک جواہر سلک کاتب لئیق ماہر خط نسخ ونستعلیق حافظ
علی حسین صاحب لکھنوی مطبوع گردیدہ نافع خاص وعام باد فقط

## تاریخ طبع از کاتب کتاب ہذا

یہ فتاوی ظاہر و باطن کا ہے — جامع علم و ولایت ہے کتاب
لفظ ہین مفہوم قرآن وحدیث — کھل گیا ہے عالم معنی کا باب
از سر برکات آفاقی کہو — فضل رحمانی چھپی کیا لاجواب

سنہ ١٣١٥ ھ

# صحت نامہ کتاب فضل رحمانی

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | ۱۴ | جانان پر | جانان بہ | ۳۰ | ۱ | نواب گنگوہی | نواب گنگوہی |
| ۱۳ | ۷ | قُل وَلَئِن | قُل لَّئِنِ ا | ۰ | ۰ | ۰ | شاگرد تہے |
| ۱۵ | ۱۰ | نبوت اور ولایت کہتے ہین | نبوت اور ولایت کہتے | ۳۳ | ۳ | کہ تمنے | کہ کیا تمنے |
| ۰ | | | ہین بجہوڑنا | = | ۵ | عفور الرحیم | غفور رحیم |
| ۱۷ | ۱۴ | اوربجاری | اونجیاری | ۳۵ | ۵ | مرقبہ | مراقبہ |
| ۱۷ | ۱۶ | شہر | شہرہا | ۳۹ | ۱۲ | اونکے بہی | اونکو بہی |
| ۱۸ | ۱۶ | نہمن | نہین | = | ۱۶ | خطرہ کے | خطرہ کا |
| ۱۸ | ۱۶ | کہ اور حضور | اور حضور نے | ۴۳ | ۱۴ | بیلنے بوڑہا | مین بوڑہا |
| ۱۹ | ۱۷ | ۰ | دیگر بالای شعر باید ۱۲ | ۴۴ | ۱۷ | اون | اوسوقت اون |
| ۲۰ | ۱۵ | ہوا ہوگا | ہوا | ۴۵ | ۴ | سبز ہو | سرسبز سبزہ ہو |
| ۲۱ | ۱۶ | جیکو | جہکو | ۴۸ | ۳ | سے ہے | ہین |
| ۲۲ | ۸ | نارنجی | تاریخی | ۴۸ | ۱۰ | نکتہ | نکات |
| ۲۳ | ۱۶ | کہان | کہان | ۴۹ | ۲ | اونکو | اونکو |
| ۲۴ | ۲ حاشیہ | ناندہ | باندہ | = | ۱۱ | اوسے | اونسے |
| = | ۱۳ | بین | مین | ۵۰ | ۹ | حاجی | حاجی |
| ۲۶ | ۱۱ | کوئین | کونی | ۵۲ | ۱۰ | آمدشد | آمدونشد |
| ۲۷ | ۷ | چودہریان | چودہریصاحبان | = | ۱۱ | فرقہ | ہر فرقے |
| ۲۸ | ۷ | حوآج | جوآج | ۵۳ | ۴ | پنہر | پتہر |
| = | = | آج جویلی | آج حویلی | = | ۱۶ | گویا کہ آنحضرت کو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تہا | اسلیے کہ آپ پر محویت اور النسیان ما سوا اللہ اکثر طاری ہوتا تہا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۵۷ | ۱۰ | جاہ جلال | جاہ وجلال |
| ۵۹ | ۳ | گاون | گانون |
| ۶۰ | ۱۰ | مطلاگ | مطلا |
| ۶۱ | ۴ | لے | سے |
| " | ۹ | دال | دل |
| " | ۱۲ | وجہ | وجہ کا |
| ۶۳ | ۲ | شاہ صاحب | دوسری قبر |
| ۶۵ | ۸ | حانان | جانان |
| " | ۹ | اولا | اولاد |
| ۶۷ | ۷ | کیطرف | کیطرف سے |
| ۶۹ | ۳ | برائیونیپہ | برائیونیپر |
| " | ۶ | بروی | برروی |
| " | ۷ | دیگر | دگر |
| " | ۹ | الغرض | اور |
| ۷۰ | ۱۰ | رحمہ اللہ | رحمۃ اللہ |
| " | حاشیہ ۴ | داہ اند | دادہ اند |
| " | ۱۱ | خفی اور اخفی | خفی اور اخفی |
| ۷۲ | ۱۰ | جاشدہ | جان شدو |
| ۷۳ | ۵ | رگ پا | رگ وپے |
| " | ۶ | تگ پوی | تگ وپوی |
| ۷۴ | ۱۷ | میں | سے |
| ۷۶ | ۵ | سطر حیبر | اسطرچیپ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۷۷ | حاشیہ سطر ۶ | بلندی | بلندیے |
| ۷۸ | ۳ | کبارے | کبارکے |
| ۸۰ | ۱۱ | اللہ | اللہ رکھے |
| ۸۳ | ۲ | مطلع | اوپر مطلع |
| " | ۱۳ | سے ملے | نہ ملے |
| ۸۶ | ۱ | صبح | صبح |
| " | ۹ | تعلیم | تعلیم |
| ۸۷ | حاشیہ سطر ۱۰ | بکا | کا |
| " | ۱۲ | سے | سے |
| ۸۹ | ۱۲ | کرامات | کرامت |
| ۹۰ | ۱ | معذرت بخط جلی چاہیے | |
| ۹۱ | ۱ | رحمہ اللہ | رحمۃ اللہ |
| ۹۳ | حاشیہ ۳ | اصحابہ | صحابہ |
| " | ۱۵ | طلبیدن | تپیدن |
| ۹۶ | ۱۳ | انس سے | انس |
| ۹۷ | ۹ | برقی کے طور | برقی طور |
| ۱۰۰ | حاشیہ ۴ | علیہ رحمۃ | علیہ الرحمہ |
| " | ۴ | مراقبہ صرفہ | مراقبہ صرفہ |
| " | ۸ | ۵ | الخ |
| " | ۱۳ | خود | × |
| ۱۰۱ | ۲ | تھی اور | تھی راقم کہتا ہے |
| | | | کہ سیر اسما اور |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| . | . | . | صفات مین |
| . | . | . | بعض اسما |
| . | . | . | اور صفات |
| . | . | . | کا عکس جب |
| . | . | . | طالب پڑتا ہے |
| . | . | . | تب اوسکے ظہور |
| . | . | . | کو اپنا ظہور |
| . | . | . | غلطی سے سمجھتا ہے کو |
| ۱۰۵ | ۴ | ہم | تم |
| ۱۰۶ | ۵ | سے تے | سے نے |
| ۱۰۹ | ۱۱ | امت ہی تو | امت ہی تو |
| . | . | . | قسم ہے تجھکو |
| . | . | . | رب محمد کی کہ |
| ۱۱۲ | ۱ | علحضرت | اعلحضرت |
| ۱۱۳ | ۵ حاشیہ | کیونکہ | کیونکر |
| ۱۱۵ | ۱۲ | ہوگیا | ہوگئے |
| " | ۱۳ | لگا | لگے |
| ۴۲ | ۱۳ | . | محمد حسین صاحب |
| ۴۳ | ۶ | محدث آدمی | محدث آوی |
| ۹۷ | ۴ | شعل | شغل |
| ۹۸ | ۳ | احسان | کہ احسان |
| اعلان | ۷ | بڑہ گیا | بڑہتا پایا گیا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۰ | ۱۷ | کہ نواسے | نواسے |
| ۱۳۲ | ۱۷ | اور اس | اور کہا کہ اس |
| ۱۴۴ | ۱۲ | دوسرا سبب | تیسرا سبب |
| ۱۴۵ | ۳ | کہلانیکا تہا | کہلانیکا |
| ۱۴۹ | ۹ | نہین | نہین ہوئے |
| ۱۵۰ | ۱۰ | خوف ہے | خوف ہوتا ہے |
| ۱۵۱ | ۹ | نہین رکہتا | نہین رکہتا |
| . | . | ہون | ہون نہ مکان |
| . | . | . | رکہتا ہون |
| ۱۵۳ | ۵ | فقط | فقط بعض |
| . | . | . | لفظ صریح اقم |
| . | . | . | گویا وہ نہین رہے |
| ۱۵۶ | ۷ | اونہون نے | اونہون سے |
| . | . | کہا | کہا کہ یہ |
| ۱۶۴ | ۹ | بیٹی سے | بی بی سے |
| ۱۶۷ | ۴ | لیٹے تہے | لیٹے ہوئے |
| . | . | . | مشکوۃ شریف |
| . | . | . | دیکہہ رہی تہے |
| ۱۶۸ | ۱۴ | مولانا عالم علی | حضرت مولانا |
| . | . | مرحوم | عالم علی محدث |
| . | . | . | دامت برکاتہ |
| ۱۶۹ | ۱۲ | ساکن آرہ | ساکن بنگالہ |